نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد شریف پر
نایاب کتاب

ذکرِ میلادِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ

مولد العروس

اردو۔ عربی

مصنفہ

علامہ ابن جوزی محدث علیہ الرحمۃ

ترجمہ

پروفیسر دوست محمد شاکر ایم اے

قادری کتب خانہ ۔ تحصیل بازار سیالکوٹ

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد شریف پر
نایاب کتاب

ذکرِ میلادِ رسول ﷺ

ترجمہ

مولد العروس

اردو۔ عربی

مصنفہ

علامہ ابن جوزی محدّث علیہ الرحمۃ

ترجمہ

پروفیسر دوست محمد شاکر ایم اے

قادری کتب خانہ ۰ تحصیل بازار سیالکوٹ

نام کتابت ـــــــــ مولد العروس
مصنف ـــــــــ علامہ محدّث ابن جوزی علیہ الرحمہ
مترجم ـــــــــ پروفیسر دوست محمد شاکر سیالوی ایم. اے
بار ـــــــــ اوّل
ناشر ـــــــــ قادری کتب خانہ تحصیل بازار سیالکوٹ
قیمت ـــــــــ

فہرست

فہرست ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴
محدث ابن جوزی علیہ الرحمہ کے حالات ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۵
خطبہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۷
نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ کی برکات ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۸
وقتِ ولادت معجزات کا ظہور ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۹
ترجمہ اشعار ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۰
حُلیہ مُبارک ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۲
اشعار کا ترجمہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۴
شبِ ولادت کے واقعاتِ عجیبہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۶
نُورِ مُحمدی کا پُشت در پُشت منتقل ہونا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۳۱
سیّدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی زبانِ مُبارک سے میلاد شریف ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۳۳
اشعار کا ترجمہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۳۵
نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات و معجزات ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۳۷
پیر کے دن کی اہمیت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۰
خصائص مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۱
نسب شریف ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۲
اشعار کا ترجمہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۳
نُورِ محمدی کی تخلیق ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۴

وسیلہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکات ———— ۴۶
اسماء شریفہ کی برکات ———— ۴۸
تقسیم نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ———— ۵۰
درود شریف کی برکات ———— ۵۲
نورِ محمدی کا منتقل ہونا ———— ۵۴
سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی شان ———— ۵۵
میلاد شریف کی خوشی پر تسبیح وتہلیل ———— ۵۹
دورانِ حمل انبیاء کی بشارات ———— ۶۵
قبلِ ولادت بارہ راتیں ———— ۷۰
وقت ولادت قیام اور صلوٰۃ وسلام ———— ۷۳
وقتِ ولادت معجزات کا ظہور ———— ۷۶
ولادت کے وقت آوازیں ———— ۷۸
شبِ ولادت معجزات کا ظہور ———— ۸۰
حلیمہ سعدیہ کا آنکھوں دیکھا بیان ———— ۸۱
قدم مبارک کی برکات ———— ۸۹
شقِ صدر ———— ۹۰
نبی پاک کی والدہ ماجدہ اور جدِ امجد کا انتقال ———— ۹۱
امیر الشعراء احمد الشوقی علیہ الرحمۃ کا قصیدہ ———— ۹۷
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں ———— ۱۰۱
شیخ برعی علیہ الرحمۃ کا قصیدہ۔

محدّث ابنِ جوزی علیہ الرحمہ کے حالات

نام ونسب :

مصنف کتاب حضرت علامہ امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کا اسم گرامی عبدالرحمٰن بن ابی الحسن علی بن محمد بن علی ابن عبداللہ بن حمادی بن محمد بن محمد بن جعفر الجوزی، کنیت ابوالفرج اور لقب ابنِ جوزی ہے۔

آپ کے اس مشہورِ زمانہ لقب کا سبب یہ ہے کہ آپ کے آبا میں آٹھویں پشت پر جعفر نامی شخص کو جوزی کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا۔ اور ابن عماد کے بقول جوز شہر بصرہ کا ایک محلہ ہے۔

امام الحدیث علامہ ابن جوزی علیہ الرحمۃ اپنی عمر کی بمشکل تین منزلیں طے کر پائے تھے کہ شفقت پدری سے محروم ہو گئے۔ مستقبل میں دنیائے اسلام پر آفتاب علم ودانش بن کر چمکنے والے اس نونہال کی پرورش والد کے بعد پھوپھی نے کی۔ جب آپ حدِ شعور میں داخل ہوئے تو پھوپھی آپ کو ابوالفضل ابن ناصر کی مسجد میں چھوڑ آئیں جو رشتہ میں اُن کے ماموں تھے۔ انہوں نے اس نہایت زیرک بچے کو اپنی تربیت میں لے کر پوری توجہ سے علوم دینیہ پڑھانے شروع کیے۔ آپ نے تھوڑے سے عرصے میں حفظِ قرآن، علوم قرأت اور تحصیل علم حدیث کی منازل طے کر لیں۔ آپ نے خود فرمایا۔

"علم کی محبت بچپن ہی سے میرے دل کی گہرائیوں میں جاگزیں تھی اور میں حصولِ علم کے لیے کسی بڑی سے بڑی مہم کو سر کرنے میں لذت محسوس کیا

کرتا تھا۔ چنانچہ اللہ نے مجھے مقام علم پر فائز کر دیا۔"

علم حدیث

یوں تو علامہ ابن جوزی جملہ علوم متداولہ میں بڑا اونچا مقام رکھتے تھے مگر جس علم میں انہیں ابدی و آفاقی شہرت حاصل ہوئی وہ علم حدیث ہے۔ اس علم میں آپ کی بہت سی تصانیف ہیں۔ حتیٰ کہ اپنے مقام علم و تجربہ پر اعتماد کی وجہ سے کہا کرتے تھے کہ:

"میرے زمانے تک رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت شدہ کوئی بھی حدیث میرے سامنے بیان کی جائے تو میں بتا سکتا ہوں کہ یہ صحت و ضعف کے کس درجے پر ہے۔"

اور یہ دعویٰ افتخار، غرور پر مبنی نہیں، اظہارِ حق و صداقت اور تحدیث نعمت کے طور پر ہے۔ فن حدیث میں آپ کی تصانیف کثیرہ اِس پہ شاہد عادل ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پاک سے عشق کی حد تک اپنے لگاؤ بلکہ وارفتگی کو ان الفاظ میں بیان فرمایا کرتے تھے۔

"مجھے نوعمری میں (جبکہ عام لڑکوں کو کھیل کود کے سوا کسی چیز کی خبر نہیں ہوتی)، جب کبھی گھر آنے کا اتفاق ہوتا چند خشک روٹیاں توشہ دان میں ساتھ لے کر سرورِ انبیا جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے حصول کے لئے نکل کھڑا ہوتا۔ متعدد مرتبہ ایسا ہوا کہ میں صبح ہی صبح نہر عیسیٰ کی طرف نکلا اور شام تک اُس کے کنارے بیٹھ کے احادیث کا متن یاد کرتا رہا مگر شام کا اندھیرا چھا جانے تک پاس رکھی ہوئی سوکھی روٹی کے دو لقمے منہ میں ڈالنے کی فرصت ہی نہیں ملی۔ بس دل میں یہی خیال اور دماغ میں یہی خمار تھا کہ بے ثبات زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی مجھے انہی الفاظ

میں یاد کیا جائے کہ ابن جوزی اللہ کے محبوب کی احادیث اور اُن کے جان نثار صحابہؓ کے احوال زندگی کا بہت بڑا حافظ تھا۔"

خلکان نے حضرت علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کے حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ عشق اور اس کے ساتھ وابستہ مچلتی ہوئی تمناؤں کے اظہار کا تذکرہ ایسے وارفتہ انداز میں کیا ہے جسے سن کر دردِ عشق رکھنے والے دلوں میں محبت کے نغمے چھڑ جاتے ہیں۔

وہ فرماتے ہیں کہ علامہ ابن جوزی علیہ الرحمۃ نے حالت نزع نحیف سی آواز میں پاس بیٹھے ہوئے لوگوں سے کہا کہ وہ سارے قلم اکٹھے کیئے جائیں جن سے میں نے تمام عمر شافع محشر محبوب داور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک احادیث لکھی ہیں اور اُن کے سروں پر لگی ہوئی روشنائی کھرچ لی جائے۔ جب آپ کے حکم کی تعمیل کی گئی تو اس سیاہی کا ڈھیر لگ گیا۔ پھر اُس پروانہ شمع رسالت نے بحر محبت کی گہرائیوں میں ڈوب کر یہ وصیت کی کہ مرنے کے بعد میری نعش کو غسل دینے کے لیئے تیار کردہ پانی میں یہ روشنائی ڈال دینا۔ شاید خدائے رحمان و رحیم اس جسم کو نارِ جہنم سے نہ جلائے جس پہ اُس کے محبوب کی حدیث کی روشنائی کے ذرے لگے ہوں۔"

وصیت کے مطابق آپ کو غسل دیا گیا تو کافی مقدار میں روشنائی پھر بھی بچ رہی تھی۔

مذکورہ بالا عبارت کو دیکھ کر اس عاشق جگر سوختہ کے حسن طلب پر صدِ آفرین کہنا پڑتا ہے کہ کس ادائے دل رُبائی سے فضل باری کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کی رحمت کے اس اعتمال اور نگاہِ قدرت میں حرمتِ مصطفےٰ کے اس وثوق پر کہا جا سکتا ہے کہ جس انداز پُر نیاز سے ابن جوزی نے مطالبہ مغفرت کیا ہے خدائے رحمان نے کیوں نہ آپ کو جنت کی وسعتوں کا مالک بنا دیا ہوگا۔

اے پروردگار! ہمیں بھی رُخ والضحیٰ اور سرمہ مازاغ والے اپنے پیارے

محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے بھی انداز عطا فرما۔

فن خطابت

خطابت کا شوق آپ کی طبع مستقیمہ میں شروع ہی سے تھا۔ عہدِ نوخیزی ہی میں اچھے واعظ تھے۔ وقت گزرنے کے ساتھ آپ کی صلاحیتوں میں روز افزوں نکھار آتا گیا۔ اور پھر اس فن میں آپ کو وہ ملکہ حاصل ہوا کہ چند لمحوں میں آپ کے چند کلمات سے لاکھوں کے مجمع میں آگ لگ جاتی، اور مجلس وعظ میں عوام الناس ہی نہیں، خلیفہ وقت بھی جملہ وزرائے سلطنت کے ساتھ پتھر کی تصویر بنا دم بخود بیٹھا ہوتا تھا۔ آپ کے وعظ سے متاثر ہو کر ہزاروں گم کردہ راہ فسق و فجور سے تائب ہو کر صراط مستقیم کے راہی بن گئے اور آپ کے دستِ حق پرست پر دو لاکھ سے زائد کفار کلمہ حق لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ کر حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ آپ کا دعویٰ تھا کہ "جو آنکھیں عدم ذوق اور کثرتِ گناہ سے پتھر بن گئی ہوں، دریائے وعظ کی سیلانی سے نالہ کناں ہو کر بہہ پڑتی ہیں"۔

حکمرانوں کی خوشنودی اور دربارِ شاہی میں رسائی کے لیئے آپ نے کبھی وعظ نہ کیا۔ خود کو ظلِ سلطانی اور مداہنتِ لسانی سے ہمیشہ دور رکھا، ساری عمر شمشیر وعظ اور نیزۂ قلم سے جہاد حق کیا اور اسی راہ میں جان، جان آفرین کے حوالے کر دی۔

صرف علم حدیث اور فنِ وعظ ہی میں نہیں، تمام علوم میں آپ کو منفرد مقام حاصل تھا۔

ابن جوزی کا مسلک

فہم قرآن وحدیث میں آپ کا روئے فکر و تدبر الفاظ کی ظاہریت کی طرف رہا۔ اور فطرت مستنبط عقلی استدلال کے بجائے نقل صحیح پر قناعت کناں تھی۔ یعنی آپ استخراج معانی مختلفہ کے بجائے تمسک بالالفاظ کی طرف زیادہ مائل تھے۔

مذہباً اگرچہ آپ حنبلی جانے اور پہچانے جاتے ہیں علتِ مذکورہ بالا کے باعث مختلف مذاہبِ فقہیہ اور مشہور مسالکِ اعتقادیہ میں سے کسی بھی مسلک و مذہب کو اس کی تمام تفاصیل کے ساتھ آپ نے اختیار نہیں فرمایا [1]

---

[1] یاد رہے کہ تمسک بالمعنیٰ التطبیق بین الآیتین اور ظاہر اً دو مختلف الدلالت حدیثوں کے درمیان مطابقت پیدا کرنے کے لیے ضروری ہے اور کسی اختلافی مسئلے پر نقصان فہم کے باعث کتاب و سنت و اجماع سے نصِ صریح نہ ملنے کے وقت کسی علت مشترکہ کی بنا پر فرع غیر منصوصہ پر اثبات حکم کے لئے تمسک بالمعنیٰ ضروری ہے۔ جیسا کہ نبی اکرم شارع علیہ السلام کا حکم پاک ہے۔ احادیث میں مسطور ہے کہ رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ کو قاضی یمن بنا کر بھیجنے کے لئے جب مدینہ شریف سے باہر تشریف لائے تو اُن سے ارشاد فرمایا اے معاذ! تم مسند قضا پر بیٹھ کر کس دلیل سے فیصلہ کرو گے۔ عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ کی کتاب سے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر کتاب سے نہ پاؤ تو؟ بولے، حدیث رسولِ خدا سے۔ پھر آپ نے آخری سوال کیا کہ اگر میری سنت سے بھی نہ پاؤ؟ حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ پھر میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا۔ تب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش ہو کر ان الفاظ میں اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی۔

الحمدللہ الذی وَفّقَ رسول رسول اللہ علی ما یحبُّ ویرضاہُ (رواہ الترمذی وغیرہ)

ترجمہ: "سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے اپنے رسول کے فرستادہ کو وہ علم عطا فرمایا جو موجب رضائے الٰہی ہے۔"

اس لیئے صاحب کتاب ابن جوزی اور دیگر متمسکین بالنظواہر بھی مواضع مذکورہ بہر تمسک بالمعنیٰ کے وجوب کے معترف ہیں۔ باقی ارتکاز نظر فی العبارت کی طرف زیادہ میلانِ خاطر بھی چنداں معیوب نہیں اور متن میں مذکور مسلکِ مصنف کا بھی یہی معنیٰ ہے۔

اسی لیئے حنبلی ہونے کے باوجود جماعت حنابلہ کے ائمہ آپ کی بعض آرار سے متفق نہیں۔ بلکہ یکے از ائمہ مسلک حنبلیہ علامہ ابن رجب حنبلی اپنی کتاب "طبقات الحنابلہ" میں اس طرح گویا ہیں۔

ہمارے مسلک حنبلیہ کے سربراہ اور وہ مشائخ مجتہدین و ائمہ مستنبطین نے علامہ ابن جوزی کے مائل الی تاویل ہونے کی تصریح کی اور پھر ان کی آرار کا سخت رد کیا ہے۔" انتہیٰ۔

لیکن ان تمام تصریحات کے باوجود علامہ ابن جوزی کا حقیقت شناس دل اور دانائے رموزِ محبت قلم، جب عشق رسالت کی معطر وادیوں سے گزرتا ہے تو علم وحکمت اور عشق ومحبت کے پھول یوں کھلا دیتا ہے کہ عقیدت کی نظریں انہیں چوم لینے کو تڑپ جاتی ہیں۔

اس دعوے کی تصدیق اس وقت بڑی صراحت سے ہو جاتی ہے، جب ہم "الوفا" کے وہ ابواب پڑھتے ہیں جن میں زیارتِ قبرِ نبی، روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے استفسارِ مطر، گنبدِ خضریٰ میں عدالتِ محبوب کبریار میں کائنات کے جملہ مسلمین ومسلمات کے افعالِ حسنہ واعمالِ سیۂ کی پیشی اور خواب میں سُرمہ مازاغ البصر والے حبیب کے دیدار جیسے عشق بھرے موضوعات کو پوری وارفتگی سے بیان کیا گیا ہے۔

استقامت وحق گوئی

کلام ابن جوزی میں پاسداریٔ حق وتبطیل باطل کا جو عنصر ہر جگہ پوری تابانی سے جلوہ گر نظر آتا ہے۔ اس کے پس منظر میں! معانِ نظر سے ہمیں اس دور کی خصوماتِ فکریہ وعداداتِ مذہبیہ کی ہلاکت خیزیاں اور کلام خدا وسنتِ مصطفےٰ سے گریز وفرار کی خوں آشامیاں دکھائی دیتی ہیں۔ ایسے دُور پُر فتن میں سیرت احمد مختار پر عمل کرتے ہوئے ابن جوزی جیسے وارثِ انبیار ومبلغ اسلام پر اعلارِ کلمۃ اللہ

اور تمسک بالسنتہ کا فریضہ بڑی شدت سے عائد ہوتا تھا جسے انھوں نے کمال بے خوفی و استقامت سے ادا کیا۔

پسِ دیوارِ زنداں

وحید العصر علامہ عبد الرحمان ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ اسلام کے سچے شیدائی اور اظہارِ حق کے لیے لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ کی عملی تصویر تھے، حافظ ذہبی صاحبِ 'میزان الاعتدال' کی کتاب تذکرۃ الحفاظ میں ہے۔

ایک بے راہرو شخص عبد السلام ابن عبد الوہاب حنبلی بڑا بد مذہب نام کا حنبلی، نہایت فتنہ خیز مگر مقرب دربارِ وزیر قصاب تھا۔ مجاہدِ اسلام علامہ ابن جوزی اس کی یہ فتنہ پردریاں برداشت نہ کر سکے اور تلاوت قرآن و تدریس حدیث کی غذا سے پروردہ تلامیذ کو عبد السلام کے متعلق تادیبی کاروائی کا حکم دے دیا۔ نتیجۃً اس کی کتب نذرِ آتش ہوئیں اور مدرسہ اس کے قبضہ سے اسلام کے خدمت گزار ہاتھوں میں آگیا اور یوں آپ اس سرچشمۂ فتنۂ و شر کو ہمیشہ کے لیئے بند کر کے بارگاہِ مصطفٰے سے سرخرو ہوئے۔

صاحبِ طبع شر خیز ابن عبد الوہاب نے اپنے مُربی وزیر قصاب شیعی کو آپ کے متعلق بھڑکانا شروع کیا کہ کبھی آپ نے ابن جوزی کی حرکات و سکنات کا بھی نوٹس لیا ہے وہ کٹر ناصبی اور اولادِ ابی بکر سے ہے اور آپ کے منصب جلیلہ کے لیئے کسی وقت بھی نقارۂ اجل وکوس رحلت بن سکتا ہے۔

بس اسی جرم لاجرم کی پاداش میں آپ کی ساری جائداد، گھر اور اس کا مکمل اثاثہ ضبط کر لیا گیا۔ اہل خانہ اور جگر کے ٹکڑے یعنی بچے بچیاں آنکھوں سے جدا کر کے دور دراز علاقوں میں پھینک دیے گئے اور آپ کو پابجولاں کشتی میں ڈال کر جیل خانہ شہر واسط کی طرف بھیج دیا گیا۔ جہاں آپ نے زنداں کی تنگ و تاریک کوٹھڑی میں پورے پانچ سال کمال صبر و استقلال سے یوں گزارے

کہ خود کھانا تیار کرتے اور اپنے ہاتھوں سے کپڑے دھوتے اور زبانِ شکر سے یہ کہتے جاتے۔

اے پروردگار! تو نے مجھ ناتواں سے اپنے دین کی اتنی خدمت لی ہے۔ میں کس زبان سے تیرا شکرادا کروں۔

تصانیف

قدرت نے آپ کو تصنیف کا ملکہ اور موقعہ بڑی فیاضی سے عطا کیا تھا، یہاں تک کہ کثرتِ تصنیف میں آپ کا نام بطور ضرب المثل مشہور ہو گیا ابن عماد کا کہنا ہے۔

علامہ ابن جوزی سے ایک مرتبہ ان کی تعدادِ تصانیف کے متعلق سوال کیا گیا تو ان کا جواب یہ تھا کہ میری تصنیفات تین سو چالیس سے کہیں زیادہ ہے۔ جن میں کئی کتابیں بیس بیس جلدوں میں پھیلی ہوئی ہیں

اسمائے رجال کے امام فن علامہ ذہبی فرماتے ہیں کہ میں نے زندگی میں ابن جوزی جیسا صاحب تصانیف کثیرہ نہ دیکھا نہ سنا ہے۔ ابن خلکان تو یہاں تک کہہ گئے کہ حکایت کرنے والے اگرچہ ابن جوزی کی تعداد کتب کے بارے میں مبالغہ سے بھی کام لیتے ہیں لیکن پھر بھی آپ کی تالیفات کو احاطۂ تحریر میں نہیں لایا جا سکتا۔ مگر افسوس صد افسوس کہ آپ کے حالات میں رقم شدہ تعداد مصنفات ایک سو کے عدد سے تجاوز نہیں کر پائی باقی کتب کے بارے میں یہی کہا جا سکتا ہے کہ صرصرِ زمانہ نے ان پہ گردِ نسیان ڈال دی ہے۔

۱۔ المغنی، فی علوم القرآن
۲۔ فنون الافنان، فی عجائب علوم القرآن
۳۔ زاد المسیر، فی علم التفسیر
۴۔ المجتبیٰ فی علوم تتعلق بالقرآن
۵۔ التفسیر الکبیرہ ۲ جلد اور
۶۔ اخبارُ اہل الرسوخ، بمقدار الناسخ المنسوخ۔

علم حدیث میں آپ کی یہ تصانیف ملتی ہیں۔

۱۔ الکشف، فی احادیث الصحیحین ۲۔ تہذیب المسند
۳۔ المختار، فی اخبار المختار ۴۔ مشکل الصحاح
۵۔ جامع المسانید ۶۔ الموضوعات
۷۔ الواہیات ۸۔ الضعیفا اور
۹۔ تلقیح فہوم اہل الاثر۔

اسی طرح تنقیدِ سیاسی و دینی میں آپ کی دو کتابیں، فن وعظ میں بارہ تاریخ میں تیرہ، علم کلام کے متعلق چار اور لغت و ادب کے بارے میں نو کے قریب کتابوں کی نشاندہی کی گئی ہے جن میں سے بعض دستیاب اور دوسری صرف نام کی حد تک معروف ہیں۔

تبلیغی جماعت کے مولوی زکریا صاحب سہارنپوری حکایاتِ صحابہ صت ۹۸-۹۹ پر محدث ابن جوزی علیہ الرحمہ کے متعلق رقم طراز ہیں کہ۔
ابن جوزیؒ مشہور محدث ہیں تین سال کی عمر میں باپ کی مفارقت کی یتیمی کی حالت میں پرورش پائی لیکن محنت کی حالت یہ تھی کہ جمعہ کی نماز کے علاوہ گھر سے دور نہیں جاتے تھے۔ ایک مرتبہ منبر پر کہا کہ میں نے اپنی ان انگلیوں سے دو ہزار جلدیں لکھیں ہیں۔ ڈھائی سو سے زیادہ خود ان کی اپنی تصنیفات ہیں، کہتے ہیں کہ کوئی وقت ضائع نہیں جاتا تھا چار جز روزانہ لکھنے کا معمول تھا۔ درس کا یہ عالم تھا کہ مجلس میں بعض مرتبہ ایک لاکھ سے زیادہ شاگردوں کا اندازہ کیا گیا۔ امراء، وزراء، سلاطین تک مجلس درس میں حاضر ہوتے تھے۔ ابن جوزیؒ خود کہتے ہیں، کہ ایک لاکھ آدمی مجھ سے بعیت ہوئے اور بیس ہزار میرے ہاتھ پر مسلمان ہوئے ہیں۔ اس سب کے باوجود شیعوں کا زور تھا۔ اس وجہ سے تکلیفیں بھی اٹھانا پڑیں۔ احادیث لکھنے کے وقت میں قلموں کا تراشہ جمع کرتے رہتے تھے۔ مرتے وقت وصیت کی تھی کہ میرے

نہانے کا پانی اسی سے گرم کیا جائے۔ کہتے ہیں کہ صرف غسل میت کے پانی گرم کرنے ہی کے لیے کافی نہ تھا۔ بلکہ غسل کرنے کے بعد بچ بھی گیا تھا۔

محدث ابن جوزی علیہ الرحمہ کے متعلق علامہ ذہبی نے لکھا ہے کہ

کان من الاعیان وفی الحدیث مِنَ الحفاظ ما علمت ان احدًا من العلما صنف ما صنف ھٰذا الرجل

محدث ابنِ جوزی علیہ الرحمہ علوم قرآن اور تفسیر میں بلند پایہ تھے اور فن حدیث میں بہت بڑے حافظ تھے۔ ان کی تصانیف اتنی کثیر اور ضخیم ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ ان جیسی تصانیف علمائے اُمّت میں سے کسی کی ہوں (تذکرۃ الحفاظ جلد ۴)

غیر مقلدین کے ماہنامہ "الاسلام" دہلی میں ہے کہ محدث ابنِ جوزی (علیہ الرحمۃ) چھٹی صدی کے اکابر و اعیان میں ایک عظیم و جلیل محدث اور خطیب کی حیثیت سے ہوتا ہے۔ آپ کے دست حق پرست پر ایک لاکھ سے زائد انسان تائب ہوئے اور ایک لاکھ سے زائد اسلام کے دامن رحمت میں آچکے ہیں۔

(الاسلام ص ۱۴،۱۳ ، فروری ۱۹۵۶ء)

زیر نظر رسالہ "مولد العروس" بیروت کے دار الکتب الشعبیہ نے شائع کی ہے ۔ اصل کتاب عربی بھی ادارہ نے ساتھ ہی شائع کر دی ہے۔

علامہ محدّث ابن جوزی علیہ الرحمۃ کا میلادِ نبوی پر ایک رسالہ بیان المیلاد النبوی پہلے شائع ہو چکا ہے۔ جس کو فاضل جلیل عالم نبیل حضرت علامہ غلام معین الدّین صاحب نعیمی علیہ الرحمۃ نے شائع کیا۔ ایک کالم میں عربی اور دوسرے کالم میں اردو ترجمہ۔

محدث ابن جوزی علیہ الرحمہ کے ان ہر دو رسالوں کا مطالعہ کرنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ حضرت کو میلاد جیسے مستحسن عمل سے کتنی عقیدت اور محبت ہے۔ بلکہ محدث ابن جوزی علیہ الرحمہ کے زیرِ نظر رسالہ "المولد العروس" کے صفحہ ۹ کی یہ تحریر بھی اس حقیقت کی عکاسی کرتی ہے۔

جَعَلَ لِمَنْ فَرِحَ بِمَوْلِدِهٖ حِجَابًا مِنَ النَّارِ وَسِتْرًا وَمَنْ اَنْفَقَ فِیْ مَوْلِدِهٖ دِرْهَمًا کَانَ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَهٗ شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا۔

جو نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف کی خوشی کرے وہ خوشی دوزخ کی آگ کے لیے پردہ بن جائے گی اور جو نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد شریف پر ایک درہم بھی خرچ کرے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی شفاعت فرمائیں گے اور ان کی شفاعت قبول ہوگی۔

ادارہ پروفیسر دوست محمد شاکر سیالوی۔ ایم۔ اے کا شکر گذار ہے۔ جنہوں نے اس رسالہ کا اردو ترجمہ کرکے اردو خواں حضرات کے لیے اس کے مطالعہ سے لطف اندوز ہو کر میلاد شریف کی برکات سے مالا مال ہوں۔

غیر مقلدین اہلحدیث حضرات کی مقتدر شخصیت نواب صدیق حسن بھوپالی نے بھی اپنی کتاب "الشمامۃ العنبریہ من مولد خیر البریہ ص" پر واضح الفاظ میں لکھا ہے کہ

"جس کو حضرت کے میلاد کا حال سن کر فرحت حاصل نہ ہو اور شکر خدا کا حصول پر اس نعمت کے نہ کرے وہ مسلمان نہیں "۔

نواب صدیق حسن خاں بھوپالی اس کتاب کے صد۵ پر رقمطراز

ہیں کہ :۔

" اس میں کیا بُرائی ہے۔ کہ اگر ہر روز ذکر حضرت نہیں کر سکتے تو ہر اسبوع یا ہر ماہ میں التزام اس کا کرلیں کہ کسی نہ کسی دن بیٹھ کر ذکر یا وعظ وسیرت ومت و دل و ہدیٰ و ولادت و وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کریں۔ پھر ایامِ ماہ ربیع الاوّل کو بھی خالی نہ چھوڑیں "

دیوبندی مکتبِ فکر کے اکابر کے پیر ومرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکیّ فیصلہ ہفت مسئلہ صہ مطبوعہ دیوبند میں واضح الفاظ میں فرماتے ہیں کہ :۔

" مشرب فقیر کا یہ ہے کہ محفل مولود میں شریک ہوتا ہوں بلکہ ذریعۂ برکات سمجھ کر منعقد کرتا ہوں۔ اور قیام میں لطف ولذت پاتا ہوں"

الغرض اُمتِ مسلمہ کے مسلمہ اکابر محدثین، مفسرین محققین حضرات نے اپنی مستند کتب میں محافل میلاد شریف کی برکات تحریر فرمائی ہیں۔

ادارہ کا پروگرام ہے کہ میلادِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر اکابر کی نایاب کتابوں کو اصلی شکل میں مع ان کے اردو تراجم کو شائع کرے گا۔ انشاء اللہ المولیٰ۔

ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمۃ کی تصنیف لطیف المورد الروی فی مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم شائع کر رہا ہے۔ جس کا ترجمہ دنیائے اسلام کی مشہور علمی شخصیت استاذ العلماء علامہ مفتی گل احمد صاحب عتیقی زید مجدہ نے فرمایا ہے۔

قارئین کرام ! اپنے اپنے گھروں میں محافل میلاد شریف کا انعقاد کریں۔ سب اہلِ خانہ، عزیز واقارب میں بیٹھ کر اس کتاب کو سنیں۔ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بھی اضافہ ہوگا اور میلاد شریف کی برکات بھی حاصل ہوں گی اور ناگہانی مصائب وآلام اور آفات سے بھی محفوظ رہینگے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ

سب تعریفیں اس ذاتِ والاصفات کے لئے ہیں کہ جس نے ابتدائی اور عظیم عروسِ حضرت سے صبح مستنیر کو ظاہر اور واضح اور افلاکِ کمال پر جمال و جلال کے ستونوں پر چمکتے دمکتے سورج اور چاند کو طلوع فرمایا، اور سب تعریفیں اس ذاتِ والاصفات کیلئے ہیں کہ جس نے قدم یار روزِ ازل سے ہی سید الکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ والاصفات کو حبیب، نجیب اور سفیر متعین فرمایا۔ اللہ سبحانہ، نے حضور نبی محتشم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و توقیر کو ثبت و ضبط دوام بخشتے ہوئے آپ کی بے مثل رسالت کو وجود و کائنات کی تمام مخلوقات سے عہد لیا اور تسلیم کرایا

نیز اللہ سبحانہ، نے حضور نبی معظم کے نور مکرّم کے جلال و جمال کمال کی رونق اور بھرپور آرائش کے لئے مقدس منزّہ بطون وارحام کو منتخب و مختص فرمایا تاکہ یہ مقدس بطون حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مقدس کو اٹھائیں اور ظہور نورِ ازل ان کے ذریعے قرار پایا۔ اللہ سبحانہ، نے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لے کر حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا تک مقدس بطون وارحام کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نفس نفیسہ اور نور ساطعہ کے موتی اور خالص شفاف چمکدار ہیرے کی رونق وارزاں بہجت کو محفوظ و مصوّن اور یوں اختیاط سے مستور و در پردہ رکھا جیسے صدف، موتی اور نگینے کی نگہداشت کیلئے سمندر کی تہہ میں ہوتا ہے گویا جہاں جہاں یہ نور مقدس مستور رہا وہ بطون مبارکہ ارحام منزّہ اور اصلابِ مطہرّہ سمندروں کی مانند تھے۔ اور یہاں بے مثل موتی محفوظ رہا۔ پھر اللہ

سبحانہ نے اِس سمندر میں سے شیریں ولذیذ دریا اور کڑوے وکھاری دریا جاری فرمائے جن کے شیریں وتلخ ہونے میں اسکی حکمت اور تقدیر کا تقاضا و فیصلہ تھا۔

اللہ سبحانہ نے حضور نبی مکرم ومعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی قدر کو ہر طرح کی آلائشوں کی ڈھول تک سے بھی محفوظ رکھا اور اپنا منتخب ومصطفیٰ بنا کر ہر طرح کی رجس ونجاست کے تخیّل وتصوّر سے بھی مبرّا ومنزہ رکھ کر آپ کو طاہر وپاکیزہ، انتہائی پاک ومطہر رکھا۔

اللہ سبحانہ نے اِس طہارت وپاکیزگی کے ساتھ نور مقدّس کو حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صُلب مقدس سے حضرت نوح کی صُلب اطہر میں وہاں سے حضرت شیث علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس پھر حضرت ابراہیم واسماعیل علیہما الصلوٰۃ والسلام کے پاس ارسال فرمایا اور ہر نبی معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو ملجأ وماویٰ اور وسیلہ، واسطہ بنایا نیز تمام رسل عظام وجملہ انبیاءِ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے اللہ کی بارگاہ میں یہ عہد ومیثاق لیا گیا کہ وہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر ضرور ضرور ایمان لائیں گے اور لازمی طور پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت و امداد فرما کر سعادت حاصل کریں گے اِس اہم عہد ومیثاق کو بطور ریکارڈ محفوظ کتاب اللہ میں ثبت کرکے لکھا جا چکا ہے۔

گر نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم را نیاوردے شفیع آدم
نہ آدم یافتے توبہ، نہ نوح از غرق نجینا

پس حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم گرامی اور نام نامی "محمد" کی حُرمت وتوقیر اور عزت کے واسطے اور جلیل القدر وسیلے سے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی لغزش قبول ہوئی۔ آپ کے جلیل القدر جاہ وبے مثل مرتبہ کے طفیل حضرت ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ سبحانہ نے اپنی بارگاہ میں رفعتِ مرتبت عطا فرمائی۔ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کشتی "محمد" صلی اللہ علیہ وسلم

کے واسطے اور وسیلے سے ہی غرق ہونے سے بچی۔ حضور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ جہاں پناہ کا واسطہ حضرت ھود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پکڑا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس کو حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے وسیلہ بتایا اور حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی دعاؤں، تفرع اور الحاح میں آپ کا واسطہ دیا۔ حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی قوم کو حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی قدر کے ساتھ مشرف بہ کلام ہونے کی اطلاع و خبر دی۔ نیز آپ نے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کی خوشخبری سنائی۔ اور اللہ سبحانہٗ سے اس امر کی دعا فرمائی اے اللہ مجھے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی اور غلام بنا دے۔ اور اے اللہ مجھے حضور نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم کا وزیر و نائب متعین فرما!

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود مسعود اور ظہور کی بشارت قبل از ظہور دے دی۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلوٰۃ نے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ پاک تک مہلت طلب کی اور اس کی دعا فرمائی تاکہ حضرت عیسیٰ حضور کی مدد و نصرت کر کے خوش بخت ہو سکیں۔ بہت بڑے و جلیل القدر علمائے کرام نے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق خبر و اطلاع قبل از وقت دے دی۔ کاہنوں نے آپ کے ورود مسعود اور آمد کی خوشخبری کا اعلان بہت پہلے کر دیا آپ کے ظہور سے بھی پہلے جنّوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لایا اور تصدیق کی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی اور اسم گرامی کے ظہور ہونے سے قبل کئی آیات اور علامات رونما ہوئیں۔

آپ کے نور پاک سے فارس کی آگ بجھ گئی دنیا کے تمام بادشاہوں اور حکمرانوں سمیت لرزنے لگے اور ان شہنشاہوں کے سروں کے تاج گر پڑے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے وقت بحیرہ طبریا خشک ہو گیا۔

وقت ولادت معجزات کا ظہور

آپ کے وجود مسعود کے ظاہر ہوتے ہی بہت سے چشمے پھوٹ کر بہنے لگے ایوان کسریٰ پھٹ گیا۔ اس کے محل کے کنگرے ریزہ ریزہ ہو کر گر پڑے۔ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی میلادِ مبارکہ سے سات آسمانوں کے فرشتوں نے نہ صرف باہم بشارت و خوشخبری سنائی بلکہ آپ کے ظہور سے باہم مبارک باد بھی دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکریم عزت اور شرف و توقیر کے باعث آسمان کی حفاظت اور نگہداشت کر دی گئی۔ اور آسمان پر وحی و اخبارِ غیب سننے کے لئے جانے والے شیاطین کو شہاب ثاقب مار کر ڈرایا گیا تا کہ یوں حضور پر نور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی عزت و تکریم کی جا سکے نیز ابلیس چلایا اور اس نے اپنے آپ کے بارے چیخ کر کہا ہائے میں تباہ و برباد اور ہلاک ہو گیا۔ اس نے اپنی ہلاکت و بربادی کا اعلان کیا۔

ترجمہ اشعار | کیا آپ کو علم ہے ایسی عظیم ہستی کے متعلق کہ جو عمدہ اور شاندار براق پر سوار ہوتے اور جن کو حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ندیم اور دوست بنایا حتیٰ کہ آپ بڑھتے بڑھتے سات آسمانوں سے بھی بلند تر ہو گئے۔ آپ کو قرب خداوندی حاصل ہوا آپ نے اپنے پروردگار کے ساتھ گفتگو اور کلام فرمائی تم حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی قدر پر بکثرت صلوٰۃ و سلام پیش کرو۔

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم وہ ذاتِ گرامی قدر ہیں کہ جو روز ازل ہی نبوت و رسالت سے مخصوص و مختص ہیں۔ آپ کی رسالت و نبوت اس وقت بھی ثابت ہے جب کہ سیدنا حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تخلیق کا گارا بھی مکمل نہ ہوا تھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہ ذات اقدس ہیں کہ جنھوں نے بہت بلندیاں اور رفعتیں پائیں حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم شرف و عظمت کے اعتبار سے بلند ہو گئے۔ آپ نے فخر و ناز اور تفخیم و شان و شوکت حاصل کی۔

تم حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت صلوٰۃ و سلام پیش کرو۔ بلاشبہ

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے لخت جگر، بشیر و منذر ہیں کہ جو صادق مزمل اور مدثر ہیں آپ یقینا سابق، متقدم و متاخر ہیں جو کہ آخر اور قدم و ازل ہر اعتبار سے مفاخر و عظمتوں کے حامل ہیں۔

تم سب حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات با برکات پر بکثرت صلوٰۃ و سلام پیش کرو

اللہ سبحانہ' نے کہ جو بلندیوں و رفعتوں والے آسمانوں کا پروردگار ہے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا مختار و مصطفیٰ بنایا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکرمات و فضل کے ساتھ مخصوص فرمایا۔ اللہ سبحانہ' نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی قدر کو اپنے فضل و کرم وحی شریف کے ذریعے رہنمائی بخشی۔

لہٰذا تم بکثرت حضور پُر نور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذات گرامی قدر پر صلوٰۃ و سلام پڑھو۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم بلا شبہ اللہ سبحانہ' کے منتخب برگزیدہ اور چُنے ہوئے مصطفیٰ ہیں اور اللہ کے رسولوں علیہم الصلوٰۃ والسلام کے خاتم ہیں اور اللہ کے فضل و کرم سے اس کے امین و مخصوص ہیں۔

اس میں کوئی مبالغہ نہیں بلکہ شاعری میں کوئی خوبی و بھلائی ہی نہیں جب تک کہ میں ان اشعار کو لڑی میں پروئے ہوئے موتیوں کی مانند حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح و توصیف اور منقبت و ثنا رنہ لکھوں۔

تم بکثرت حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام پڑھو۔

اے ذاتِ پاک مصطفیٰ کہ جن کو اللہ سبحانہ' نے کائنات کے لئے نور اور روشنی بنا کر ارسال فرمایا اور کائنات کے جمیع عالمین میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم منذر و بشیر قرار پائے۔

بلا شبہ یہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جود و سخا کا قد آور و لا منتھی و لا محدود درخت رفعت کے لحاظ سے قاب قوسین تک ہے جب کہ

گہرائی کے اعتبار سے تحت الثریٰ تک پہنچا ہوا ہے۔ اور کل ہم سب مخلوق اِس جود و سخا کے درخت کے نیچے مجتمع ہوں گے۔

تم سب حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت صلوٰۃ وسلام بھیجو۔

جب تک دنیا میں شان و شوکت اور اس کا قیام رہے تب تک میری طرف سے آپ پر صلوٰۃ وسلام ہو۔ اور میری طرف سے آپ کی ذات گرامی کی خدمت میں بکثرت صلوٰۃ وسلام جب تک کہ کائنات کے تنکے اور پتے متحرک رہیں۔

اس وقت تک میری طرف سے صلوٰۃ وسلام جب تک بیابان کے درختوں کے جھنڈ پر قمریاں چہچہاتی اور نغمے الاپتی رہیں اور اس وقت تک میرا صلوٰۃ و سلام آپ کی بارگاہ جہاں پناہ میں پیش ہوا کرے جب تک کہ آپ کا نور مقدس آسمان کے ستاروں کو آب و تاب بخشتا رہے۔ اور وہ آپ کے نور سے کسب ضیاء کرتے رہیں گے۔

تم سب بکثرت حضور پر نور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ والاصفات پر صلوٰۃ وسلام پیش کرو۔

اللہ سبحانہٗ جس کا امر غالب ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی قدر پر اس تعداد و مقدار میں صلوٰۃ وسلام بھیجے کہ جتنی مقدار و تعداد میں اس وجود و کائنات کے مخلوق اور لوگ ہیں۔

واللہ باللہ اے عاشق لوگو کہ جو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی قدر کے ذکرِ پاک سے لذت، سرور اور خوشی پاتے ہو اے محبانِ مصطفیٰ تم خواہ عازم سفر ہو خواہ مقیم بہرحال حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس پر بکثرت صلوٰۃ وسلام بھیج کر سعادت مند بنو!!!

حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی صاحبِ ناموس کی جب ولادت با سعادت ہوئی اور بارگاہ الٰہی میں آپ نے دولہے کی طرح ظہور فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے انور ضو فشانیاں اور تابانیاں چاند کی آب و تاب

کو مات کیئے ہوئے تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موئے (بال) مبارک سیاہی اس قدر تھی کہ اس کے مقابلے میں شب دیجور کی سیاہی ماند پڑ جاتی، آپ کی ذاتِ اطہر و اقدس کی جبینِ مبارک سے روشنی اور ضیاء پھوٹ کر منور و روشن کر رہی تھی۔ آپ کا قد مبارک اس قدر مناسب و معتدل تھا کہ حسن و جمال میں یہ معیار و ضرب المثل قرار پایا بلکہ ایسا لاجواب کہ اس کی مثال دینا ممنوع و ناجائز آپ کی ناک اس طرح مشہور و معروف ہے کہ تیز کاٹنے والی تلوار کی دھار سے بھی کہیں بڑھ کر حسین و جمیل تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ہونٹ عقیق کی مانند دانت جڑے ہوئے موتیوں سے بھی عمدہ آپ کی مبارک پیشانی چاندی کی طرح رونق نور اور بہار ظاہر فرمائی تھی۔ آپ کا سینہ اطہر ایمان سے معمور و بھرپور تھا۔ آپ کے مبارک ہاتھوں سے جنت الفردوس کے شیریں پانی والے چشمے اُمنڈ آئے آپ کے مبارک پاؤں کو قدم صدق کا وہ عالی رتبہ حاصل ہے کہ جس کو سعی سعادت میں کافی تاثیر اور بے مثل استقلال حاصل ہے کائنات ساکت و منجمد اور جامد تھی لیکن حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت سے لرزنے کانپنے اور جھومنے لگی اہلِ کائنات کی طرف بشیرِ وحی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ قاری وصل نے شرفِ باریابی میسحانہ، مژدہ پڑھا اور کائنات کے جم غفیر کو صدا و ندا کے ذریعے آپ کی تشریف آوری کی اطلاع دی۔

چنانچہ قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں ہے:۔

ترجمہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ

یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ	اے غیب کی خبریں بتانے
شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا	والے (نبی) بے شک ہم نے
وَّ نَذِیْرًا وَّ دَاعِیًا	تمہیں بھیجا حاضر ناظر اور خوشخبری
اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ	دیتا ڈر سناتا اور اللہ کی طرف
وَ سِرَاجًا مُّنِیْرًا وَبَشِّرِ	اس کے حکم سے بلاتا اور چمکا

الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِیْرًا وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِیْنَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَدَعْ اَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِیْلًا ۝

دینے والا آفتاب اور ایمان والوں کو خوشخبری دو، کہ انکے لئے اللہ کا بڑا فضل ہے۔ اور کافروں و منافقوں کی خوشی نہ کرو اور ان کی ایذا پر درگزر فرماؤ اور اللہ پر بھروسہ رکھو اللہ بس ہے کارساز۔

آیات ۴۵ تا ۴۸ پ ۲۲، سورۂ احزاب)

سراپا ہدایت و رشد کی صبح نے ساری کائنات اور عالم کو سرور و خوشی سے بھر دیا خصوصاً جب کہ حبیب معظم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور منیر اور منور ہو کر ظاہر و باہر ہوا اے بہار کے مہینے (شہر ربیع) تو مشرف و سعید ہوا ہے اس امر کے ساتھ کہ تو نے ایسا چاند طلوع کیا کہ جو کمال کے ساتھ کئی چاندوں سے فائق و برتر اور عظیم و جلیل القدر ہے۔ موسم بہار کا ماہِ مقدس وہ مطہر و منزہ مہینہ ہے کہ جس کے اندر حضور نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی کی ولادت با سعادت ہوئی۔ اور یقیناً یہ ماہِ مقدس ہمارے پاس آیا ہے خوشی فرحت و سرور کے ساتھ خوشخبری بشارت اور مبارک دیتا ہوا۔ بلاشبہ پرندوں نے مترنم آوازوں کے ساتھ اس وقت ترانہ گایا اور چہچہایا جب کہ حضور پرُنور صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا۔ اس وجہ سے کہ پرندے آپ کے وجودِ مسعود سے بہت خوش ہوئے۔ اور ٹہنیوں نے لپک کر تیزی کے ساتھ حضور پرُنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عالی قدر ذاتِ بابرکات کی بارگاہ میں مودبانہ و محترمانہ جھک کر سلام عرض کیا۔ اسی دوران بادِ نسیم مبشر و معطر ہو کر چلی کیونکہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کی آمد آمد تھی آپ اس کائنات میں بشیر و نذیر بن کر تشریف لائے۔ اور حوروں نے جنتوں کے اعلیٰ مکانات میں باہم خوشخبری و مبارکباد دی اور

انہوں نے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے بعد اپنی منتیں اور نذریں مانی ہوئی پوری و مکمل کیں جب حبیبِ معظم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ اقدس واطہر ظاہر ہوا تو ردئے زمین کے تمام کونے اور مقامات روشن و منور ہو گئے اور یہ سراپا تشکر و امتنان ہو کر چمکنے دمکنے کے بعد بے اختیار پکار اور بول اُٹھے۔ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اطہر کو میلاد کے وقت سجدہ ریز پایا۔ اور یہ کہ آپ اپنی انگشت اطہر کے ساتھ آسمان کی طرف اشارہ فرما رہے تھے۔ اور حضور پُر نور صلی علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے وقت اونچی آواز کے ساتھ ایوان کسریٰ دھماکے کے ساتھ پھٹ گیا۔ اور یہ کائنات میں مضموم ورنجیدہ باقی رہ گیا جو ٹوٹ پھوٹ کر ریزہ ریزہ ہو چکا تھا۔ اور حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ با سعادت کے وقت تمام بت پرست دھڑام سے گر پڑے اور کاہن تمام کے تمام اپنی موت آپ مر گئے۔ اور جب حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلۂ جلیلہ سے دعا فرمائی تو اللہ سبحانہ نے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شفاعت جلیلہ کو شرفِ باریابی بخشا۔ اور بلاشبہ اللہ سبحانہ بہت بخشنے والا غفور رحیم ہے۔ اور اسی طرح حضرت نوح علیہ السلوٰۃ والسلام نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلۂ جلیلہ سے نجات پائی اور تم اس امر کی تصدیق و توثیق کے لئے اللہ سبحانہ سے پوچھ لو۔ اگر حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی قدر نہ ہوتی تو موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب مختلف امور کے معلومات اور دریافت کے لئے کوہ طور پر جب اللہ سبحانہ سے مخاطب ہونا چاہا تھا تو آپ اس مخاطبہ اور مکالمہ میں کامیاب نہ ہوتے اگر ذات پاک مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتی تو سیدنا حضرت عیسیٰ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آسمان کی بلندی و رفعت پر نہ اُٹھایا جاتا اور آپ کی برکت عالیہ کے باعث ہی حضرت عیسیٰ روح اللہ مجاہد اور نذیر ہو کر اُتریں گے جو ڈرانے والے ہیں اور جہاد کو جاری

فرمانے والے ہیں۔

اور تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے حضرت احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کی بشارت وخوشخبری کہہ سنائی یعنی کہ ان تمام ہستیوں نے ظہور پذیر ہوتے ہی سب سے پہلے آپ کی آمد آمد کا مژدہ سنایا۔

مجوسیوں کی آگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری کے باعث ذلیل وخوار ہوکر ماند پڑ گئی اور بارش برسانے والا بادل آپ کے وسیلۂ جلیلہ کے باعث بہت بارش پانی والا ہوگیا۔

کتب الہامی ودینی میں حضرت نبی معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اطہر واقدس کی اخبار ومعلومات متواتر موجود ہیں چنانچہ حضرت آحمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی قدر کے بارے اخبار ومعلومات کے بھید اور راز کو سب سے پہلے بحیرا راہب نے طشت ازبام کر دیا۔

اے ہادی اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت تمہیں بشارت ومبارک ہو کیونکہ تم نے حضرت نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ عالیہ اور جلیلہ کے باعث وبرکت سے جنت پالی اور اہل جنت کے عمدہ لباس ونعمتیں پالیں۔

میرا پروردگار اور پالنہار حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی قدر پر ہمیشہ ہمیشہ اور دائمی طور پر صلوٰۃ وسلام بھیجے جب تک کہ یہ دنیائے فانی موجود ہو اور اللہ سبحانہٗ اس میں اضافہ وکثرت وزیادتی فرمائے۔

شبِ ولادت کے واقعاتِ عظیم

چنانچہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کے مبارک موقعہ کی رات کو ایوان کسریٰ پھٹ گیا اور کسریٰ پر انواع واقسام کی محن وآلام اور مصائب ونوائب لوٹ پڑے۔ نیز شیاطین کو اس امر سے سختی سے روک دیا گیا کہ وہ آسمان کی جانب بلند ومرتفع ہوسکیں بلکہ رفعتوں اور بلندیوں کے احوال وآثار سننے کی فطری قوتِ سماع جو شیاطین لعینہ کو رسواکن عذاب دے کر شہابِ ثاقب مارے جاتے ہیں۔ نیز ان کے مقدر میں دائمی عذاب لکھ دیا گیا ہے۔ ایسا

سب کچھ حضور نبی معظم رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حرمت عزت و توقیر کے باعث ہے۔ کہ جن کے بارے میں اے اللہ تو نے اپنی کتاب محکم اور قرآن عزیز میں یہ حکم نازل فرمایا ہے:۔

ترجمہ اعلیٰ حضرت بریلوی رضی اللہ عنہ

إِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِزِينَةٍ الْكَوَاكِبِ ۔	اور بے شک ہم نے نیچے کے آسمان کو تاروں کے سنگار سے آراستہ کیا۔

(پ ۲۳، سورۃ صٰفّٰت، آیت ۶)

واہ کیا رتبہ اور شان مصطفیٰ نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ جب کبھی کوئی مشتاق اور ملتجی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں ذوق و شوق اور محبت و الفت رکھے اور دور دراز کے ناہموار و دشوار گزار بیابان طے کرنے کے بعد بارگاہ مصطفوی میں حاضر ہو عمدہ ترین اور لاجواب گھوڑوں کے اوپر سوار ہو جائے۔ جب کبھی حدی خوان اور گنگنانے والا دور کا مسافر بارگاہ مصطفیٰ جہاں پناہ میں حاضر ہونے کے لئے چلے اور اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ انور و اقدس کے آثار و علامات دکھائی دیں تو از خود رفتہ، نفس گم کردہ عاشق مصطفیٰ کے عشق و محبّت کی فراوانی یوں اوج ثریا تک پہنچی ہے کہ وہ آپ کی بارگاہِ اقدس میں لپکتا اور تیزی سے حاضر ہوتا ہے۔ اس کے وجد میں بے پناہ اضافہ و کثرت ہوتی ہے۔ کہ اس کو مقصودِ کائنات باعث تخلیق کون و مکان صلی اللہ علیہ وسلم کی عالی بارگاہ میں حاضری نصیب ہو گی۔ اور اس کی زبان سے بے ساختہ یہ الفاظ نکلتے ہیں۔

اے شب و روز کے تھکے ماندے مسافر حدی خوان عمدہ سواریوں کو آہستہ آہستہ سوئے منزل لے چلو کیونکہ رکابوں کے پیچھے پیچھے میرا دل بھی اڑا جاتا ہے۔ میرا دل محبت مصطفیٰ اور آپ کے عشق کے سوز سے پگھل چکا ہے اور اس شوق و محبت کے باعث میں نحیف و ناتواں ہو گیا ہوں کہ جو حضرت احمد مجتبیٰ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کی ذات والا صفات کے ساتھ مجھے میسر ہے۔

کیا مجھے کسی میدان میں حضور سرور سروراں صلی اللہ علیہ وسلم سے شرف باریابی حاصل ہو گا؟ کیوں میری آنکھوں سے بادل برسنے کی مانند آنسوؤں کی جھڑی لگی ہوئی ہے۔

اگر حسن اتفاق اور خوش قسمتی سے گردشِ دوراں مجھے بارگاہ رسالت ماٰب صلی اللہ علیہ وسلم میں وصل کی نعمت غیر مترقبہ سے نواز دے تو میرے تمام مقاصد اور جملہ اغراض و مطالب شرمندہ تعبیر ہو جائیں گے۔ میں نازاں شاداں فرحاں ہو کر حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ منورہ کی خاک پاک کو بوسے دوں گا۔ اور اپنے موسلا دھار بارش کی مانند بہنے والے آنسوؤں سے اس خاک پاک کو سیراب کر دوں گا۔

بس اِس مقدس وادی اور اس کے مبارک مکینوں و اقامت گزینوں سے لطف اندوز ہوتا رہوں گا اور اس ذات سے مستفیض و مستفید ہوں گا کہ جو اِس روضہ انور کو منور فرما کر براجمان ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

یہ وہ روضہ انور (کعبے کا کعبہ) ہے کہ جو اپنے جلو میں "بدر منیر" لئے ہوئے ہے جو جب کبھی شب دیجور کی گھپ اندھیری زلفوں سے نمودار و ظہور پذیر ہو کر کائنات بھر کو بقعۂ نور بنا دیتے ہیں، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

اگر ہم روزانہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عید میلاد منائیں تو یہ ہمارے لئے واجب ہے (کیونکہ حضور ہمارے لئے نعمت عظمیٰ ہیں اور تحدیثِ نعمت

وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ واجب ہے

اس لئے فحدّث امر ہے اور قاعدہ ہے الامر للوجوب والاستحباب مترجم)

مشرق و مغرب کی جملہ اطراف و جوانب میں حسن کے حامل اور جمال سے آراستہ چودھویں کے چاند آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذات اقدس شوق و محبت اور عاجزی و انکساری کے ظہور کے لئے سجدہ ریز ہوتے ہیں اللہ سبحانہ کہ جو مھیمن

کی طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عالی قدر ذات پر اس وقت تک بکثرت صلوٰۃ وسلام اور درود ہو جب تک کہ کائنات کے ستاروں کی آب وتاب باقی ہے۔

جب حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عالی قدر ذات بابرکات کی ولادت باسعادت ہوئی تو ملائکہ نے آہستہ اور اعلانیہ ہر دو طریقوں سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ باسعادت کا اعلان کیا چنانچہ سیدنا حضرت جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی بشارت لائے، نیز آپ کی بعثت کی خوشی وسرور سے عرش جھوم جھوم اُٹھا۔ اور آہو چشم حوریں اپنے اپنے محلات سے نکل کر آپ کی ولادت باسعادت کے جشن میں نکل پڑیں اور وہ سرور وانبساط کے ساتھ عطر ومہک نچھاور کر رہی تھیں۔

ایک خاص فرشتے رضوان سے فردوس اعلیٰ کے آراستہ پیراستہ کرنیکا حکم فرمایا گیا۔ اور یہ حکم دیا گیا کہ فردوس اعلیٰ وعمدہ ترین محل سے پردے اٹھادو نیز حضرت سیدہ آمنہ امینہ رضی اللہ عنہا کے بابرکت گھرانے میں "جنات عدن" کے مخصوص پرندے ارسال کرو کہ جو اپنی چونچوں کے ذریعے موتی اور جواہرات بکھیریں۔ جب سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے ایک ایسا نور اور روشنی ملاحظہ فرمائی کہ جو اپنی لپیٹ میں محلّات لیتے ہوئے تھی اور حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے اس روشنی و نور بصرہ میں محلّات ملاحظہ فرمالیئے۔

ان مبارک ومسعود لمحات میں فرشتے دائرے کی صورت میں سیدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے ارد گرد کھڑے ہو گئے انہوں نے خوشی اور فرحت کے ساتھ حضور نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے لئے اپنے پر پھیلائے چنانچہ تسبیح وتہلیل کرنے والے فرشتگان یوں قطار اندر قطار امڈ اور اُتر آئے کہ انہوں نے بحر وبر اور نشیب وفراز تمام مقامات کو بھر دیا۔ اللہ کا درود وصلوٰۃ ہو جو کہ ہمارا پروردگار اور بدیع مخلوقات ہے نور ہدیٰ طٰہٰ کی رفیع المرتبت اور عالی قدر ذات اقدس پر۔

کمال کا چودھویں کا چاند تمام لوگوں پر ظاہر و منکشف ہوا۔ اور حسن بدیع کی حامل ذاتِ اقدس و اطہر کا نور۔ اور روشنی خوب خوب چمکی اور پھیل گئی۔ منور و روشن شدہ کائنات و عالم رونق و خوشی سے جھوم جھوم رہا ہے کیونکہ فصل ربیع اور ماہ بہار میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی میلادِ مبارکہ ہوئی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت باسعادت کی مہک و خوشبو کستوری کی مانند پھیل گئی ہے جس کی خالص اور عمدہ نوع و قسم سے اعلیٰ مہک و عمدہ عطر پھیل جاتا ہے۔ اور مشرق و مغرب کے تمام کونوں اور وسیع مقامات پر آپ کے نور کی چمک و دمک عام پھیل رہی ہے۔ بلکہ کائنات بھر میں شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی آب و تاب چمک دمک جاری ساری ہے۔

روم و شام کے محلات بصریٰ کے ہمراہ منور و روشن ہو چکے ہیں جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے نور کی بلند و مرتفع روشنی کائنات بھر میں آب و تاب رکھتی ہے آپ کے نور سے سورج کسب ضیاء و فیض کرتے ہوئے سورج بلحاظ حسن و جمال فائق ہو گیا جو کہ منیر روشنی و ضیاء بخشنے والا سفیدی بکھیرنے والا اور گم گشتہ راہ کا راہنما ثابت ہوتا ہے۔

اور یوں آپ کے نور سے کسب فیض کرنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوش بختی اور سعادت کے اوقات کو طلوع کرنیکا باعث و سبب اور یقیناً آپ صلی اللہ علیہ وسلم سراپا بہار ہیں جو کہ بہار کے موسم اور ربیع الاوّل کے ماہ مقدس میں نمودار ہو گئے۔

اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس وقت تک صلوٰۃ وسلام بھیجے کہ جب تک موسم بہار کی لدی ہوئی شاندار شاخوں کے اوپر فاختہ اور قمری مختلف قسم کے راگ الاپتی و گاتی رہے۔

اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آل پاک۔ صحابہ کرام علیھم الرضوان اور آپ کے صحابہ کرام کے گروہ مقدس پر صلوٰۃ وسلام ہو کہ جو کماحقہ فضل و

فضیلت کے اہل اور عالی مرتبت و شاندار قدر والے ہیں۔

چنانچہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عالی قدر ذات سے نسبت اور تعلق کے باعث اکثر طرب خوشی اور فرطِ انبساط سے بے اختیار کہنا پڑتا ہے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر اللہ سبحانہٗ بدیع کا صلوٰۃ وسلام اور درود ہو نیز حضرت علامہ ابن جوزی نے فرمایا۔

جب اللہ سبحانہٗ نے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تخلیق فرمائی تو حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مستور کو عیاں و آشکار فرمایا تو آپ کا نام نامی واسم گرامی "محمد" (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک سطر میں ساقِ عرش پر مکتوب و مرقوم تھا اور جب یہ مقدس و مطہر نور حضرت شیث علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات بابرکات میں منتقل ہوا علیہ الصلوٰۃ والسلام تو اس نور نے اپنا جمال و حسن ظاہر و عیاں فرمادیا جب یہ نور حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منتقل ہوا تو حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس نور کی برکت سے کوہ جودی پر استقرار و ٹھکانہ پایا اور جب نور پاک مصطفیٰ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صلب میں منتقل ہوا تو آپ پر آگ کا پہاڑ اور الاؤ اس نور پاک کے برکت سے گل و گلزار اور دریا بن گیا۔ جب یہ نور پاک حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منتقل ہوا تو اس نور پاک کی برکت سے حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فدیہ دیا گیا اور حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے باعث صبر و تحمل پالیا۔ جب یہ نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت عبد المطلب کے پاس منتقل ہوا تو آپ کو تنگدستی و فقر کے بعد غنا اور امارت میسر آئی۔

اور حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے نور پاک کی برکت سے ابرھہ کے ہاتھیوں سمیت لشکر نے منہ کی کھائی۔ دیئے بھوسے کی مانند کر دیا گیا جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ظہور پاک کی خوشی میں بیت اللہ الحرام جامے میں پھولے نہ سمایا اور فرطِ انبساط سے جھومتے جھومتے رقص کرنے لگا۔ نیز نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ

نور محمدی کا پشت در پشت منتقل ہونا

وآلہ وسلم کی برکت سے ہر طرف اور چہار سو سپیدی پھیل گئی یہ سب کچھ محض جمال و جلال کے مستور دولہے صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت با سعادت کا جشن و عید منانے کی رنش سے تھا۔ یا رسول اللہ! یا حبیب اللہ! آپ اس وقت میرے معین و معاون اور دست گیر اعظم ہوں گے جب کہ میں بارگاہِ ربّ العزت میں حاضر ہوں گا۔

ہم پیدل اور سوار ہو کر اس بادشاہی و عظمت کے مالک کی طرف گامزن ہوئے تو ہمارے پاس زادِ راہِ مغفرت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی منزلت و جاہِ عظیم ہی تھا۔

اے حدی خواں اور نعت کو اس وادی میں نعت مصطفیٰ الاپنے کی سعادت حاصل کرو اور تمام مخلوق میں سے افضل فائق و عمدہ حضرت رسول معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہادی برحق کا ذکر کرو۔

جب تم حضور پُر نور کی نعت شریف کہو گے تو جسم اطہر و اقدس کے ڈھانچہ کو خوشی طرب و نازگی نصیب ہو گی جب کہ روحیں شکر و مدہوشی میں ہوں گی۔ اور اور ابن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح و ثنا رہوائیں بھی بیان کریں گی اہل عقل و دانش کے لئے عمدہ عمارتیں اور قبے دور ہیں اور احباب و رفقاء حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کے ذکر پاک سے از حد لطف اندوز و خوش ہیں۔

جب وہ آپ کے ذکر و نعت پاک سے سعادت مند ہوئے تو ان کی زبردست و سخت پیاس بجھ گئی وہ اپنے پیدائشی ممالک و اوطان کو فراموش کر بیٹھے اور یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آپ کے وجودِ مسعود کی برکت سے ان کے سب غم غلط ہو کر کافور ہو گئے۔

اِن عاشقانِ پاک طینت اور محبین صالحہ سرشت نے آپ کے روضۂ انور کی خاک کے ذروں کو از حد بوسے دیئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس کی زیارت سے مستفید ہوئے اور حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی عالی مرتبت

بارگاہ اقدس میں انہیں اپنے احباب و رفقاء بھی یاد رہے۔ ان سچے اور سچے محبین مخلصین نے اظہار خشوع کے لئے اپنے آنسو بہائے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر اسی لیئے تو درخت کے خشک تنوں اور خشک لکڑی نے بھی اپنے وفورِ شوق اور محبت و الفت کی فراوانی کو عیاں کرنے کیلئے آوازیں نکالیں۔

اے برادران بنی عدنان صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ جہاں پناہ میں بکثرت صلوٰۃ وسلام پیش کرو آپ وہ ذات والا صفات ہیں کہ جو منجانب اللہ قرآن مجید اور فرقانِ حمید لے کر تشریف لائے

سیدہ آمنہ کی زبان مبارک سے میلاد شریف

سیدہ حضرت آمنہ امینہ رضی اللہ عنھا فرماتی ہیں جب میرے لخت جگر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت با سعادت ہوئی تو اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک آنکھیں سرگیں، اطہر و اقدس جسد نورانی پر تیل لگا ہوا اور آپ انتہائی خوش مسرور و مطمئن ہستی تھے۔ آپ کو خوب خوشبو لگی ہوئی تھی آپ ناف بریدہ تھے یوں اللہ سبحانہ نے آپ کی ذاتِ اقدس کے سینۂ گنجینہ کو کشادہ علوم و معرفت کا خزینہ بنایا تھا چنانچہ حضرت جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت نبی معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ بابرکات کو اٹھالیا اور آپ کو ہمراہ لے کر بر و بحر خشکی و تری کا طواف کرایا چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائیں جانب سے فرشتوں نے آپ کو گھیر لیا بائیں طرف سے بھی بکثرت فرشتے مجتمع ہو گئے۔ اور انہوں نے وہ مبارک ماتھا وجبین اطہر ملاحظہ فرمائی اور اس حاجب و ابرو کو دیکھنے کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے کہ جو اپنے حسن و جمال نور و ضیاء اور روشنی چمک دمک کے اعتبار سے اور عطر و مہک کے لحاظ سے بدرجہاں بہتر فائق اور برتر تھی۔ آپ کے مبارک موتیوں جیسے دانت ایسے تھے کہ جن کے اندر بلاشبہ اللہ سبحانہ نے عاشقین و محبین کے لئے شراب طہور کا سا نشہ اور سرور و کیف رکھ دیا تھا اور سیدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنھا نے آفاق کی رفعتوں سے ایک بلند آواز سماعت فرمائی جو آپ سے یوں مخاطب تھی۔

اے آمنہ! آپ کو بشارت و مبارک ہو۔ بلاشبہ آپ کی کوکھ سے جنم لینے والے یہ نور مجسم جد الحسنین اور ابو الزاہر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔

ولادت باسعادت کی مبارک گھڑیوں سے بھی بہت بہت پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے شکم انور میں اللہ سبحانہٗ کی تسبیح و تقدس بیان فرماتے تھے پس پاک ہے وہ ذات کہ جس نے ایسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اطہر کو عدم سے منصۂ شہود پر لا کر آپ کا ظہور فرمایا جو بلاشبہ اور لاریب سلطان الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں اور اللہ جل مجدہ نے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قدر و منزلت اور ذکر و نعت پاک کو ملکوت میں بلند و بالا اور مرتفع فرمایا۔

اور ہر اس مسلمان کے لئے جہنم کی دہکتی بھڑکتی آگ سے پردہ و ستر بنایا کہ جو حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادتِ باسعادت سے مسرور و خوش ہوتا ہے اور عید میلاد النبی کا انعقاد کرتا ہے (علامہ ابن جوزیؒ نے یہ روایت بالفاظ عربی یوں رقم فرمائے ہیں)

وَمَنْ اَنْفَقَ فِیْ مَوْلِدِہٖ دِرْهَمًا كَانَ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَہٗ شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا وَاَخْلَفَ اللّٰہُ عَلَیْہِ بِکُلِّ دِرْهَمٍ عَشَرًا۔ (ص۹)	جس نے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد میں ایک درہم خرچ کیا تو حضرت احمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لئے شافع مشفع ہوں گے اور میلاد میں خرچ کئے گئے ہر درہم کے عوض اللہ سبحانہٗ اس کو دس درہم زیادہ ثواب عطا فرمائیگا۔

لہٰذا اے امتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم!!! بلاشبہ تمہیں بشارت اور مبارک ہو

کیونکہ تم نے حضور نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی بن کر دنیا و آخرت میں خیر کثیر پالی ہے۔ اور تم اس نعمت غیر مترقبہ کے مستحق ہوئے ہو؟

کس قدر خوش قسمت و خوش نصیب ہے وہ شخص کہ حضور احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میلاد مبارکہ کی عید مناتا اور جلسوں کا انعقاد کراتا ہے یوں وہ اپنے لئے بے انتہا خوشیاں و فرحتیں سمیٹ لیتا ہے بے پناہ عزت وقار اور منزلت حاصل کرتا ہے۔ خیر کثیر حاصل کرتا اور فخر لایزل کا مستحق قرار پایا ہے۔ یوں وہ جنات عدن کا بجا طور پر استحقاق پایا ہے۔ اور عمدہ باغوں میں ایسا تاج پہن کر وارد ہوتا ہے کہ جو موتیوں سے بنا ہوا ہوتا ہے اِن موتیوں کے نیچے سبز و شاداب عمدہ خلعتیں ہوتی ہیں اس کو اتنی مقدار میں محلات اور شاندار مکانات بخش دیئے جاتے ہیں کہ جو
اور واصف کے بیان و وصف سے زائد !!

جب کہ ہر ایک محل میں ایک پاکباز نیک طینت خوبصورت ترین حور رہتی ہے پس سب بکثرت بارگاہ خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم میں صلوٰۃ وسلام پیش کرو کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کے باعث نیکیاں حسنیٰ اور اچھائیاں و بھلائیاں پھیلائی گئی ہیں۔ اور جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں ایک مرتبہ صلوٰۃ وسلام پیش کرتا ہے اللہ اس کا اجر دس گنا زائد عطا فرماتا ہے۔

شعر | لگاتار و مسلسل بہنے برسنے والی پر رونق وادی اور سلیقہ دار رحموں کی جگہ کے شفا خانے میں ایک انتہائی حسین و جمیل محبوب ہے کہ جنہوں نے مجھ پر اپنی مہک دعطر اور خوشبو لبسا د مہکا رکھی ہے۔ آپ کی ذات والاصفات ظریف دانا حسین و جمیل اور انتہائی خوبصورت ہے جن کے ہاتھوں سے سخاوت و کرم موسلادھار لگاتار برستا ہے اور آپ کی سرشت و طینت مبارکہ میں کرم و کرامت اور بخشش و سخاوت ودیعت کردہ ہے۔

آپ کی عالی قدر ذات لطیف و عمدہ ترین ہے اور چودھویں کا یہ چاند کس قدر خوشگوار و پرکشش ہے۔ جب اس کی ہیئت کذائی پر نظر کی جاتی ہے تو یہ انتہائی خوبصورتی سے کنڈلی مارے ہوئے ہوتا ہے۔

آپ ایسے رئیس و سردار ہیں کہ جو تمام عیوب و نقائص سے ثابت سالم اور منزہ ہیں آپ کی ذاتِ بابرکات انتہائی پُررونق چمکدار اور علامت و نشانی والی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی قدر کے مبارک پاؤں کے نشانات سخت ٹھوس چٹانوں میں واضح نکھر کر نمایاں ہوئے لیکن اس کے برعکس ریت کے میدان میں آپ کے مبارک پاؤں کی کوئی نشانی و علامت باقی نہ تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی قدر کے بال سخت سیاہ اور کالے تھے اور آپ کے موئے و گیسوئے تابدار اس قدر سیاہ تھے کہ جیسے اندھیری رات اپنی زلفیں لٹکائے اور پھیلائے تو اس کی سیاہی و کالی زلفیں بہت زیادہ سیاہ ہوتی ہیں آپ نازو انداز سے چلنے والی ہستی ہیں جو سراپا منور و روشن اور آپ کی جبینِ مبارکہ و مطہر ما نتھا قیامت کے روز چمکے گا۔ اور اپنی تابانیاں و ضوفشانیاں بکھیرے گا۔

آپ کے ابرو مبارکہ لمبے اور ناک مطہرہ بلند بانسے والی تنگ نتھنوں کی اعلیٰ خصوصیات کی حامل تھی۔ آپ کی آنکھوں کے اردگرد انتہائی خوبصورتی اور حسن و جمال سے سُرمہ لگایا ہوا تھا۔ آپ کے مبارک دانتوں کی آب و تاب چمک دمک یوں واضح ہے کہ آپ ان مبارک دانتوں کو ہمیشہ ہنس مکھ اور مسکراتا ہوا پائیں گے اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت عشق و الفت میں مجھے کوئی لعن طعن و ملامت ہے۔

آٹھو صفت محبوب اعلیٰ زمین پر چل رہے ہیں اگر یہ اپنی گردن اور چہرے کو آگے بڑھائیں تو شکاری شیروں کو شکار و زیر دام کر لیں۔

ادھر اونٹ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں شکوہ کرتے ہوئے حاضر ہوا اور حبیب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس اونٹ کو ظلم وستم سے نجات وچھٹکارا دیا۔

جب کہ ہرنی نے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شوق ومحبت کی فراوانی کے ساتھ ندا وصدا لگائی دو اے شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ مجھے قیامت کے روز اجر وثواب دے دیں اور مجھ کو اپنی شفاعت کے ساتھ مستفیض ومستفید فرمائیں۔

اور شکاری نے جب شکار کردہ ہرنی کو پابند وفا و پیمان دیکھا تو اس نے جلدی جلدی اسلام قبول کرلیا اور اپنا گوہر مقصود پالیا۔

حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ جہاں میں درخت دوڑتے ہوئے حاضر ہوئے تو ان کے اوپر پوری شاخیں پتے اور پرندے تھے اور سارے جہان کے درختوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرمانبرداری واطاعت کرلی۔

مکڑی کے جالوں نے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی کو اپنے پردے میں لے لیا اور کماحقہ اپنے پردے میں رکھا جب کہ دروازے کے اوپر قمریاں اور فاختائیں چہچہائیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ والاصفات پر دائمی اور ہمیشہ ہمیشہ صلوٰۃ وسلام ہو جب تک کہ یہ کائنات وعالم موجود ہے اور یہ صلوٰۃ وسلام تا قیامت جاری ساری رہے اور حدیثِ مصطفیٰ میں سیدنا حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ایک روایتِ مبارکہ ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تواضع اور انکساری کی بعض روایات اور امثلہ یوں تھیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی جوتی مبارک خود گانٹھ لیا کرتے تھے آپ اپنے کپڑوں کو بنفسِ نفیس جوڑ کر سی دیا کرتے تھے۔

اپنی بکری کا دودھ خود دوہتے تھے آپ نوکرانی کے ہمراہ چکی پیسنے میں امداد فرمایا

کرتے نیز اس کے ہمراہ مل کر کھانا بھی تناول فرمایا کرتے تھے آپ کی طبع مبارکہ نرم اور انتہائی مخلصانہ طور پر شرافت وعظمت کی پیکر تھی۔ آپ کا دستِ اقدس بہت ہی زیادہ سخی تھا آپ کے اخلاقِ عالی انتہائی عمدہ و بہترین تھے آپ کے بازوئے اطہر کی کہنیاں تک انتہائی مناسبت اور اعتدال سے لپٹی ہوئی تھیں۔ آپ بہت ہی حیادار ہستی تھے۔ حتیٰ کہ خشک تنے نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اپنے وفور شوق اور ازحد محبت کا اظہار کیا۔ اور گوہ وغیرہ جانوروں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ عالی مرتبت میں سلام پیش کیا۔ علاوہ ازیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مبارک قدموں کے نیچے پہاڑ لرزنے اور کانپنے لگا چنانچہ آپ کا نور سب سے زیادہ اور آپ کا سرِ انور سب پر واضح ہوا آپ کی قدرومنزلت اعلیٰ ترین ہے جب آپ کا ذکر پاک شیریں ترین ہے آپ کی آوازِ مبارکہ سب سے زیادہ حسین وجمیل اور خوبصورت تھی نیز آپ کا دین متین سب سے بڑھ کر کامل مکمل اور اتم تھا۔ آپ کی زبان فیضِ ترجمان سب سے بڑھ کر فصیح ترین آپ کی دعا سب سے بڑھ کر بارگاہ رب العزت میں شرف قبولیت پانے والی ہے۔ آپ کی امداد و نصرت سب سے بڑھ کر مؤیّد و تائید کنندہ ہے آپ کا اسم گرامی اور نام نامی آسمان پر احمد ہے اور زمین پر محمد ہے صلی اللہ علیہ وسلم بلاشبہ یہ نبی وفیؐ عفیف، لطیف، راکع ساجد انتہائی حسین وجمیل ھیئت کذائی کے حامل صاحبِ عمامہ مدوّرہ مالک ھمت شریفہ، عالی درجہ و رتبہ پر فائز صادقِ لہجہ اور واضح حجت و برہان کے مالک ہیں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ آپ کے مبارک سانس اور انفاس طیب و پاکیزہ ہیں آپ کی زبان صِدق وسچائی کی حاملہ ہے۔ آپ کی ذات والا صفات نہ تو قد کی بہت زیادہ طویل ہے اور نہ ہی آپ کا مبارک قد چھوٹا و قصیر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مولد پاک مکہ مکرمہ ہے۔ آپ کی مبارک سواری کا خچر دلدل ہے۔ آپ کی اونٹنی کو عضباء کہا جاتا تھا۔ آپ چاند سے بھی زیادہ حسین وجمیل اور خوبصورت ہستی تھے یعنی آپ طلوع و درود مسعود چاند سے بھی بڑھ کر حسین رنگ وسماں

رکھتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہیبت رُعب اور دبدبہ کے باعث بھیڑیوں نے کلام وگفتگو کی۔ جب کہ درخت اور پتھر آپ کی بارگاہِ اقدس میں دوڑ کر حاضر ہوئے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی شفاعتِ عظمیٰ کو اپنی امت کے لئے منتخب فرمایا۔ حضور نبی معظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دستِ اقدس کی مبارک مٹھی اور ہتھیلی میں کنکروں نے تسبیح پڑھی۔ اور آپ کے مبارک ہاتھوں کی مطہرہ انگلیوں میں سے پانی کے فوارے چھوٹنے لگے چنانچہ لکڑی کے خشک تنے نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں شوق ومحبت کا اظہار کیا جب کہ مکڑی نے آپ کی ذات اقدس کے مخفی ہونے کی خاطر اپنے جالے پھیلائے۔ کبوتری نے غار کے منہ پر انڈے دے دیئے تاکہ کفار کی آنکھوں میں دھول وگرد ڈالی جا سکے۔ جب کہ اللہ سبحانہٗ جو کہ پروردگار وپالنہار ہے، نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ اقدس پر بکثرت صلوٰۃ وسلام ارسال فرمایا۔

اے مکی اے مکہ مکرمہ کی ہستی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مدح وثنا اور تعریف ونعت مجھ پر مشکل وانتہائی نازک مسئلہ ہے۔

میرے دل کا حبیب ومحبوب میری عقل ودانش کا مالک ومتصرف ہو چکا ہے۔ چنانچہ اے میرے چارہ گر وچارہ ساز بھائی مجھے میرے مکی آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں لے چلو۔

مجھے محبوب کی بارگاہِ اقدس میں لے چلو ممکن ہے کہ مجھے یہ سعادت وخوش قسمتی حاصل ہو کہ میں اپنے محبوب ومقصود کو پورے جلال اور آب وتاب میں دیکھ لوں۔

کیونکہ محبوب کو محبوب کرنا پورے جلا اور روشنی بخشے گا۔ اور ان کو ملاحظہ کرنا آنکھوں کیلئے انتہائی شیریں ولذیذ اور میٹھا ہے جس طواف کرنے اور گامزن ہونے کے لئے آنکھوں پر چلوں گا اور آنکھوں کے بل حاضر ہوں گا۔ تم صبح سویرے سویرے علی الصبح حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مزار پرانوار پر چلو جن کی ذات اقدس کے انوار وتجلیات لاتعداد ولاتحصیٰ ہیں اور آپ کی

نیت مبارکہ صالحہ وعمدہ ہے اور یوں عرض کروالے ہادی میرے دل وقلب کے مالک ، آپ کی محبت والفت مجھ میں از حد بڑھ چکی ہے لہٰذا مجھ پر نظر کرم وشفقت فرمائیے !!

موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مرتبہ بلند ہوا نیز حضرت عیسیٰ نے بھی بہت زیادہ مجد و بزرگی پائی لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ گرامی قدر تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے کہیں بڑھ کر سعادت منداور خوش بخت ہے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان بلند وبالا ہے اور آپ کا نور مبارک یقیناً ظاہر ہو چکا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن مجید کے ساتھ مبعوث ہوئے کہ جو کائنات بھر کو ہدایت ورشد عطا فرماتا ہے یہ بھی درست ہے کہ :۔

مقام ابراہیم یقیناً محل تعظیم ہے جہاں پر میں اپنے کریم پروردگار کو حسنِ نیت کے ساتھ پکارتا اور دعا کرتا ہوں میدان سعی میں جاؤ اور کعبہ معظمہ کا طوائف میرے لئے سات دفعہ کرو لیکن میرا قصد وارادہ یہ ہے کہ میں اپنی آنکھوں کے بل چلوں اور گامزن رہوں۔

میرا مقصود ومطلوب یہ ہے کہ میں حضور پرُ نور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو جاؤں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور پاک سے مستفید ومستفیض ہونے کی سعادت پالوں۔ آپ کے شکر گزار غلام بننے کی ایسی کیفیت پالوں کہ مجھے حضور پرُ نور صلی اللہ علیہ وسلم کا شکر گزار بندہ کہا جانے لگے۔ اور اس لئے کہ حضور نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم میری شفاعت فرمائیں۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ وکرم اللہ وجھہ سے مروی ہے، آپ رضی اللہ نے ارشاد فرمایا۔ بلاشبہ حضور نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت بروز پیر ہوئی آپ کو نبوت ورسالت بروز پیر ملی۔ پیر کے دن ہی حضور نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح فرمایا۔ چنانچہ حضور پرُ نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بروز جمعرات اور پیر کو روزہ رکھتے

پیر کے دن کی اہمیت

نیز حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات گرامی قدر کا وصال سوموار کے دن ہوا۔ چنانچہ حضور نبی معظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ والا صفات سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

مَنْ عَسُرَتْ عَلَيْهِ حَاجَةٌ فَلْيُكْثِرْ مِنَ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ عَلَيَّ۔

جس شخص کے لئے اس کی کوئی ضرورت وحاجت مشکل ومحال ہو جائے تو وہ مجھ پر بکثرت صلوٰۃ وسلام بھیجا کرے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً تُكْرِمُ بِهَا مَثْوَاهُ وَتُشَرِّفُ بِهَا عُقْبَاهُ وَتُبَلِّغُهُ مِنَ الشَّفَاعَةِ رِضَاهُ وَمُنَاهُ،

اے اللہ سیدنا حضرت محمد کی بارگاہ اقدس میں ایسا صلوٰۃ وسلام پیش فرما کہ جس سے تو آپ کے ٹھکانے کو قابل تکریم وعزت بنائے اور آپ کے عقبہ کو اس صلوٰۃ وسلام کے ذریعہ مشرف فرمائے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ گرامی کو شفاعت کے مقام پر پہنچا جو آپ کی رضامندی اور آبرو ہے اور بہت بڑا عالی مقام

پس بلا شبہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوق وکائنات میں سے بلحاظ نفسِ مبارکہ عمدہ وخیر اور بہترین ہستی ہیں۔ اور اے انسانو آپ کا نفس نفیس تم سب وتمام لوگوں سے افضل وعمدہ ہے۔ آپ کا قلب اطہر تم سب سے عمدہ فائق اور برتر ہے۔ آپ قول وفرمان کے اعتبار سے تم سب سے زیادہ سچے اور سچے ہیں آپ کا ہر فعل مبارکہ تم سب سے زیادہ ازکیٰ وپاک ترین ہے۔ آپ

نصاب النفس مصطفیٰ

اپنے اصل کے اعتبار سے خالص ترین اور انتہائی صاف شفاف ہیں۔ اے لوگو! بلاشبہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم تم سب سے بڑھ کر اور کہیں زیادہ وعدہ وفا فرمانے والی ہستی ہیں۔ آپ کی مجد و عظمت اور بزرگی تم سب لوگوں سے بڑھ کر مستقل پائیدار اور بڑھ کر ہے۔ آپ کا نفس نفیس و اطہر تم سب سے بڑھ کر وقار و عظمت حاصل کرنے والا ہے۔ آپ خلق مبارک اور خلق اطہر کے اعتبار سے تم سب سے بڑھ کر احسن و عمدہ اور اچھے ہیں۔ آپ کی فرع شاخ تم سب سے کہیں زیادہ اور بڑھ کر طیب پاکیزہ اور عمدہ ہے آپ کی مبارک و اطہر کلام تم سب لوگوں بڑھ کر شیریں و لذیذ اور مسرور کن ہے۔ آپ کے اعضاء مبارکہ اور افعال مقدسہ تمام لوگوں سے بڑھ کر پاکیزہ ترین ہیں۔ آپ تمام انبیاء کرام رسل عظام علیہم الصلوٰۃ و السلام اور جمیع مخلوق میں سے قدر و منزلت اور رفعتِ مقام کے اعتبار سے جلیل القدر ہیں۔ اور تمام مخلوق و کائنات میں سے آپ تمام لوگوں سے بڑھ کر فخر و ناز فرمانے والی ہستی ہیں۔ آپ تمام بنو آدم میں سب سے بڑھ کر شکرِ الٰہی فرمانے والی ہستی ہیں۔ آپ تم تمام جمیع اور سب لوگوں میں سے اعلیٰ و ارفع ذکر پاک رکھنے والی ہستی ہیں آپ کا صبر و تحمل تمام مخلوق میں سے بڑھ کر حسین و جمیل اور خوبصورت ترین ہے۔ آپ آسانی یسر اور آسائش کے اعتبار سے تم تمام مخلوق کے نزدیک ترین ہیں آپ کا مقام تم سب لوگوں سے بڑھ کر افضل و اعلیٰ ہے آپ تمام لوگوں میں سے سب سے پہلے مشرف بہ ایمان ہوئے۔ آپ بلحاظ بیان ذکر کے تم سب لوگوں سے بڑھ کر وضاحت و تشریح فرمانے والی فصیح و بلیغ ہستی ہیں۔ غرضیکہ اے مخلوق آپ ہر اعتبار سے تم سے بڑھ کر خوبصورت ترین دقائق ترین ہیں نیز آپ اپنی حیاتِ طیبہ اور مزار پُرانوار ہر کیفیت میں تم سب لوگوں سے بڑھ کر منور ترین اور سب سے زیادہ روشن ہیں۔

یہ عالی مرتبت اور رفیع القدر حضرت محمد بن عبد المطلب ابن ہاشم بن مناف بن قصی بن کلاب بن مرۃ بن کعب ابن لوی بن غالب بن مالک بن النضر

بن کنانہ بن خزیمتہ بن خزیمتہ بن مدرکتہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان کہ جو حضرت اسماعیل بن ابراہیم علیہما السلام کی اولاد امجاد میں سے ہیں۔

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی عالی قدر و رفعت ذاتِ اطہر کا نسب عالی وہ نسب ہے کہ جس نے ہمہ صفت موصوف ہو کر کمال اور عظمت کو پالیا ہے۔ اور اس کائنات کے اندر آپ کی ذات گرامی قدر کا حسن و جمال اس قدر زیادہ ہے کہ اس حسن و جمال کی فراوانی و کثرت کے باعث دیکھنے والوں کی عقلیں اس کی قیدی ہیں۔

حضور پرنور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی عالی مرتبت ذاتِ اطہر کا نسب اور خاندانِ عالی وہ ہے کہ جس کے ہمراہ جمال اور حسن مکمل ہوا۔ اور رب العلیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عالی قدر ذات کو فخر و ناز کی خلعتِ فاخرہ پہنائی و زیبِ تن کرائی۔ زہے نصیب و بختِ آمنہ رضی اللہ عنہا کہ انہیں حضور پرنور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حسن مبارک دیکھنے کی سعادت و خوش قسمتی حاصل ہوئی جب کے بیابانوں اور صحراؤں کے جانوروں نے آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تشریف آوری اور ظہور پرنور کی مبارک و بشارت دی۔ اور حضرت جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے باآوازِ بلند آسمانوں کی فضاء میں یہ اعلان کیا یہ ہیں حضرت محمد مصطفٰی احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہ جو لوگوں کے درمیان مرسل و رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم متعین ہوئے ہیں۔ اور اللہ سبحانہٗ نے حضرت محمد مصطفٰی احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذاتِ گرامی قدر کو فضائل و مناقب کے ساتھ مختص و مخصوص فرمایا ہے اور آپ کے فضائل کے نور روشنی سے ہی نور شریعت بلند و بالا ہوا۔

بلاشبہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نور مبارک سے ہی عرش کے تمام ستاروں و سیاروں نے کسبِ نور اور روشنی پائی ہے۔ اور آپ کے نورِ ابد کے باعث قدیم و پرانے زمانے سے کرسی نے روشنی اور نور حاصل کیا تھا۔

اللہ سبحانہٗ جل جلالہٗ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی پر دائمی درود و سلام

بھیجئے جب تک کہ دنیا قائم اور موجود ہے اور اللہ سبحانہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی افضیلت وعظمت میں بے پناہ اضافہ فرمایا ہے۔

بلاشبہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ گرامی کا نسب عالی ہے اور آپ کی مثل ومانند کوئی بھی دوسرا حسیب نسیب محسن ومتکرم نہیں ہے۔

میں ہر مدح وثنا گستری میں حضور حضرت احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کو فضیلت دیتا ہوں کیونکہ اگر مدح کی جائے تو صاحبِ فضیلت اور عالی حسب ونسب رکھنے والی ہستی کی کی جائے۔ اور حسب ونسب والی ہستی کو مقدم رکھا جائے۔

بلاشبہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی عالی قدر ذات تاج کے ساتھ جلیل القدر سے حسن وجمال کے عظیم الشان تاج کے ہمراہ مختص ومخصوص ہے آپ رونق کی نعمتوں سے حسن وجمال ہیں جو کہ آپ کی ذات والا صفات کے لئے عام ہے۔ کائنات وحلہ عام ایک حلّے کی (پوشاک) مانند ہے جب کہ حضرت احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کا قیمتی نقش ونگار ہیں اور آپ کے جسد اطہر کے اوپر ہدایت کے نشانات وعلامات ہیں۔

پس تم تمام رُسلِ کرام پر صلواۃ وسلام کا نذرانہ پیش کرو بلکہ حضور نبی معظم ومجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت صلواۃ وسلام کے تحائف پیش کرو۔

سیدنا حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب اللہ سبحانہ نے مخلوقات کی تخلیق کا ارادہ فرمایا نیز اس کی منشا وقضاء کا فیصلہ ہوا کہ وہ زمینوں کو بچھائے آسمانوں کو بلند ومرتفع فرمائے تو اللہ سبحانہ جل جلالہ نے اپنے نور سے ایک مٹھی بھر نور لیا اور اس کو ارشاد فرمایا اے نور تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس میں بدل جاؤ تو بھر نور کی مٹھی نور کے جلیل القدر ستون میں بدل گئی پھر حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عالی مرتبت ذات اقدس نے سجدہ فرمایا اور سجدہ سے سر مبارک اٹھایا

نورِ محمدی کی تخلیق

اور آپ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: "الحمد اللہ"

تو اللہ سبحانہٗ نے ارشاد فرمایا میں نے اسی غرض قصد اور وجہ سے آپ کی تخلیق فرمائی ہے اور آپ کا اسم گرامی "محمد" صلی اللہ علیہ وسلم رکھا ہے۔ میں آپ کی ذات کے وسیلے واسطے سے ہی مخلوق کو پیدا کروں گا۔ اور آپ کی عالی قدر ذات پر سلسلہ انبیاء و رسل ختم کروں گا۔

بعد ازاں اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ جل مجدہ نے حضرت جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم فرمایا کہ اے جبرائیل آپ میرے پاس وہ مٹی لے کر آئیں کہ جو حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مکرم میں سے ہے۔ اللہ سبحانہٗ نے اس مٹی کو پکڑا بعد ازاں اس مٹی کو اللہ سبحانہٗ نے لے لیا اور اس کو جنت کے دریاؤں و انہار میں ڈبویا و ہلایا تو ملائکہ کو بخوبی علم ہو گیا کہ بلاشبہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی عالی قدر ذاتِ اطہر و اقدس سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم ہے۔ نیز یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم سید الاولین و آلاخرین ہیں یہ اس عرصہ سے بھی قبل کا ذکر ہے جب کہ حضرت آدم کی پیدائش نہ ہوئی تھی اور آدم کی پیدائش سے ایک ہزار سال پہلے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا فرمایا۔

بعد ازاں اللہ سبحانہٗ نے نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت آدم علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشانی مبارکہ میں اُجاگر و ظاہر فرما دیا۔

اشعار | بلاشبہ اور یقیناً رب العرش جل مجدہ کے نور اور جلوہ سے ہی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا نور بنایا گیا۔ جب کہ لوگ مٹی سے تخلیق ہونے اور اس سے پیدا ہونے کے لحاظ سے مادی ہیں۔

حضور پُر نور صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی ذاتِ بابرکت کے وسیلۂ جلیلہ سے ہی مقام ابراہیم چاہِ زم زم، کوہ صفا، منیٰ بیت اللہ اور وادی بطحا مشرف کے مقامات مشرف معزز و مکرم ہوئے۔

بلاشبہ حضرت نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم سید الکونین اور سید ہاشم ہیں چنانچہ

اس سلسلے میں حضرت احمد مجتبیٰ نبی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیادت میں کوئی شک اور پردہ نہیں ہے۔

بلاشبہ حضرت نبی معظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ بابرکات کے وسیلہ جلیلہ سے ہی حضرت آدم صفی اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی لغزش وخطاء بخشوانے کے لئے وسیلہ واسطہ پکڑا اور حضرت حوا علیہا الصلوٰۃ والسلام نے بھی حضرت احمد مجتبیٰ کی شفاعتِ عظمیٰ سے کسب فیض فرمایا جناب مصطفیٰ کی بارگاہ عالیہ سے۔

حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے طوفان کے دوران حضور نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی قدر کا واسطہ وسیلہ پیش کیا اور جب پانی زبردست سیلاب کی صورت میں حضرت نوح پر طغیانی کرنے لگا تو حضرت احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے حضرت نوح کی دعا کو شرفِ قبولیت عطا ہوا۔

بلاشبہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے واسطہ عالیہ اور وسیلہ جلیلہ کے باعث اس ہلاکت خیز خطرناک آگ سے بچ گئے جو آپ کے اعداء اور دشمنوں نے بھڑکائی تھی تاکہ وہ آپ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اذیت دیں۔

حضرت ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وسیلہ جلیلہ اور واسطہ عالیہ سے دعا فرمائی تو یوں حضرت ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا رتبہ ودرجہ اللہ سبحانہٗ کی بارگاہ اقدس میں بلند وبالا مرتفع واعلیٰ ہوگیا۔ اور حضرت ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رتبہ عالیہ حاصل ہوا۔

حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے واسطہ عالیہ اور وسیلہ جلیلہ سے ہی حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقام پر بطور فدیہ مینڈھا لایا گیا۔ اور جیسے کہ کتاب اللہ قرآن مجید کی گواہی ہے حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بجائے فدیہ دیا گیا۔ یہ حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا واسطہ عالیہ اور جلیل القدر وسیلہ ہی تھا کہ جس کے باعث حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ

والسلام وہ طور پر اللہ رب العزت کے ساتھ ہم کلامی کا شرف اور عزت پائی خصوصاً اس وقت کہ جب جناب کلیم اللہ کو اللہ سبحانہٗ کی جانب سے ندا و صدا لگائی گئی۔ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہونے والی انجیل اور دوسری الہامی کتاب زبور نے حضور پُرنور کی فضیلت کی شہادت و گواہی دی چنانچہ حضرت احمد مجتبیٰ نبی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی قدر کے لئے بے شمار فضائل و مناقب اور بلندیاں و رفعتیں ہیں۔

حضور نبی معظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت مکرمہ کی شہادت و گواہی کے بارے تورات کے الفاظ بولنے لگے جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس کے بارے میں تھے۔ اور حضرت نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح و ثنا تورات میں موجود و ثبت ہے۔

اللہ اکبر حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا افتخار اور ناز و بلندی کتنی مرتفع و اعلیٰ ہے۔ اور ہر لحاظ سے آپ کے بے مثل خصوصیات عقلاء عالم کو ورطۂ حیرت میں ڈالے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کی وہ مخلوق حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عالی قدر ذات پر صلوٰۃ والسلام پر ابدی و دائمی صلوٰۃ و السلام بھیجے کہ جو سات آسمانوں کے اندر موجود ہے آپ کی عالی قدر ذاتِ والاصفات پر اس وقت تک صلوٰۃ وسلام ہو جب تک اِس دنیا میں صبح و شام کا وجود باقی رہے۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں مجھے اس امر کی خبر پہنچی ہے کہ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک صلب میں حضرت احمد مجتبیٰ اور سیدنا حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نور کے ساتھ مخصوص و مختص تھا جب کہ حضور پر نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے "نور" کی صفت و خصوصیت یہ تھی کہ آپ کے نور مقدس و مطہر میں کما حقہٗ نور کمال بہار رونق فنازگی) نبوت، شفاعت، قرآن، شہامہ (ذکی القلب ہونا) علامہ نحامہ خوبصورت حسین زلفیں جمعہ جماعت مقام محمود حوضِ مورود اور قضیب

معاملات سلجھانے والے قادر الکلام تھی جو مخص حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذات قدس کے ساتھ متعین و مختص تھی۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنھما سے مروی ہے تو اللہ سبحانہ جل جلالہ کی طرف سے ایک منادی و اعلان کرنے والے زور سے پکارے و بلائے گا خبردار و ہوشیار! مخلوق میں سے جس بھی شخص کا نام محمد ہو تو اس کو کھڑا ہونا چاہئے اور مخص حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ گرامی کے اکرام و تعظیم کی خاطر اِس کو جنت میں داخل کیا جاتا ہے۔

جب کہ حدیثِ صحیح میں ہے کہ وہ مکان یا گھر جہاں پر "محمد" یا "احمد" کے اسمائے گرامی قدر ہوں گے تو ملائکہ و فرشتے اِس گھر یا مکان کی زیارت کے لئے ہر دن یارات میں ستر مرتبہ حاضر ہوتے ہیں۔

• اشعار | اللہ اللہ اللہ اللہ ہمارا کوئی پروردگار نہیں ہے سوائے اللہ سبحانہ کی ذاتِ اقدس و اطہر کے۔ میں جب کبھی اللہ سبحانہ کو پکاروں اور بلاؤں تو اللہ جل مجدہ یہ ارشاد فرماتا ہے اے میرے بندے میں اللہ ہوں۔ ربیع کے موسم میں اللہ نے چاند کو طلوع فرمایا ہے اور اِسی مقدس ماہ ربیع الاوّل میں اللہ کی دو نصرت من جانبہٖ آپہنچی واہ ربیع الاوّل شریف کا ماہِ مقدس کس قدر عظیم و جلیل القدر ہے۔ اور شرافت سے بھرپور و مملو ہے کہ جس میں اللہ سبحانہ نے تمام کائنات اور جمیع مخلوقات پر کرم گستری فرمائی ہے جس کرم اور بخشش سے ہم نے از حد فرحت و سرور پالیا نیز ہم اپنے مقصود و مراد کو حاصل کرنے میں کامران اور فائز المرام ہوگئے۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم ہم طیب پاکیزہ عمدہ اور خوشگوار زندگیاں پاگئے اور ہم پر اللہ سبحانہ کا خصوصی فضل و کرم احسان واکرام ہوگیا ہے۔ بلاشبہ وہ دین ظاہر اور آشکارا ہوگیا ہے کہ جو سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور سے موید و مستحکم ہے۔

اے بشارت و مبارک ہو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد آمد کی جن

کی ولادتِ باسعادت محض فضل الٰہی اور اس کا کرم و بخشش ہی ہے۔

۱۲ بارہ ربیع الاوّل شریف کو حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی میلاد مبارکہ ہوئی جن کا مرتبہ منزلت اور قدر و وقعت بہت ہی اعلیٰ و ارفع ہے بلاشبہ آقا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید و توثیق اللہ سبحانہ جل مجدہ نے فرمائی۔

ایسی عظیم ہستی کا میلاد ہوا ہے کہ جن کی قدر و منزلت بہت بلند و مرتفع ہے۔ اور جن کی ولادتِ باسعادت، سے بُت آواز نکال کر دھڑام سے اوندے جا گرے۔

بلاشبہ حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ گرامی قدر کے وسیلے جلیلہ سے ایوان کسریٰ پھٹ گیا۔ اور جب نبی تہامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادتِ باسعادت ہوئی جو کہ بلاشبہ رسل کرام کے خاتم ہیں صلی اللہ علیہ وسلم دارالسلام جنت کو خوب خوب آراستہ پیراستہ کیا گیا۔ ادھر اللہ کی نصرت اور مدد آپہنچی حضور نبی معظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ بابرکات کو سبع مثانی عطا فرمائی گئیں جو آپ کا منفرد خاصہ ہیں۔ اور تمام آیاتِ قرآنی معانی لطیفہ دقیقہ کی حامل و حاوی ہیں حسن و جمال میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ اقدس کا کوئی ثانی و مثل نہیں ہے۔ اور حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وہ ذات ہیں کہ جن پر اللہ سبحانہ نے وحی نازل فرمائی آپ اپنے عالی قدر اخلاق کے اعتبار سے تمام عالم اور دنیا میں سے بہترین و عمدہ ترین ہیں اور اپنی تخلیق فطرت پیدائش کے لحاظ سے تمام لوگوں سے زیادہ جلیل القدر ہیں۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات گرامی قدر کا شجر طیبہ مشرق و مغرب کے کونے کونے میں پھیلا ہوا ہے۔ اور حضرت ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ کی بارگاہِ اقدس سے صلوٰۃ و سلام پیش ہو۔

اے اللہ! اپنے معظم و مکرم نبی محتشم بشیر النبی الھادی، نذیر کا واسطہ اور وسیلہ ہمارے لئے خطرات و مشکلات کے دن (روز محشر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم

کے وسیلے سے آسان وسہل فرما!!! اور اے اللہ ہماری خطائیں وغلطیاں بخش دے۔

جس شخص نے بھی سید تہامہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح کہی اور نعت گو یا ہوا تو اس نے میرے پروردگار سے کرامت عزت وتوقیر پالی۔ نیز ایسے شخص کو اللہ سبحانہ، کی طرف سے بروز قیامت ہر طرح کی خیرات وبھلائیوں سے نوازا جائیگا۔

پھر اللہ سبحانہ، نے نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دس اقسام میں منقسم وتقسیم فرمایا۔ چنانچہ نور کی قسم اوّل سے اللہ سبحانہ، نے عرش کی تخلیق فرمائی دوسری قسم سے کرسی کی تخلیق فرمائی نور کی تیسری نوع اور قسم سے لوح بنائی نور کی چوتھی قسم سے قلم کی تخلیق فرمائی پانچویں قسم سے شمس یا سورج کی تخلیق فرمائی چھٹی نوع سے قمر کو تخلیق فرمایا ساتویں قسم سے کواکب یا ستارے پیدا کیئے نور کی آٹھویں قسم سے نور مؤمنین کے تخلیق فرمائی نور کی نویں قسم سے نور قلب کی تخلیق فرمائی اور اس کی دسویں نوع سے روح محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تخلیق وپیدا فرمایا۔ راوی فرماتے ہیں کہ جب اللہ سبحانہ، جل مجدہ نے قلم کی تخلیق فرمائی تو اس کو ارشاد فرمایا لکھو۔ تو قلم نے دریافت کیا میں کیا لکھوں؟ تو اللہ نے قلم کو ارشاد فرمایا: تم میری مخلوق میں میری توحید کے بارے لکھو۔ "لا اِلٰہَ اِلاَّ اللہ" چنانچہ قلم نے اللہ سبحانہ، کے کلام کو ایک سو سال تک لکھا۔ اور پھر قلم مذکور ساکن ہوگیا۔ پھر اللہ سبحانہ، نے قلم کو حکم ارشاد فرمایا لکھو؛ قلم نے دریافت کیا کہ میں کیا لکھوں؟ تو اللہ سبحانہ، نے ارشاد فرمایا؛ لکھو محمد رسول اللہ قلم نے دریافت کیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسی جلیل القدر اور عظیم ہستی کون ہے کہ جن کے اسم گرامی کو آپ نے اپنے نام مبارک کے ساتھ مقرون ومتصل فرمایا ہے۔ تو اللہ سبحانہ نے قلم سے ارشاد فرمایا۔ اے قلم ادب واحترام سیکھو مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم اگر حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی قدر نہ ہوتی تو میں اپنی مخلوق میں سے کسی کی تخلیق وپیدائش نہ فرماتا۔ تو اس دوران قلم دو حصوں

ہیں منقسم و تقسیم ہو گئی۔ کیونکہ اس کے اوپر ہیبت الہیہ طاری ہو چکی تھی۔ اور حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی عالی قدر ذات کی صفاتِ عالیہ کا اثر ہو چکا تھا۔

حتیٰ کہ اس قلم کو لرزتا کانپتا ہوا دیکھا گیا جیسے کوندتی کڑکڑاتی اور لرزتی ہوئی زوردار بجلی تھی۔ پھر قلم نے لکھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے برگزیدہ رسول ہیں اور جس مسلمان نے حضور نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی قدر پر درود شریف پڑھا اس کو اس امر کی سعادت حاصل ہو گئی کہ وہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں پہنچے گا۔

اے میری جان تو نے اپنی آرزوئیں اور مرادیں پالی ہیں لہذا تمہیں بشارت ہو اور خاطر جمع رکھو یہ ہیں حبیب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ ذاتِ سید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم ہے یہ ہیں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہ جن کی الفت و محبت نے میرے دل کو بھر دیا ہے۔ اور آپ ہی وہ ذاتِ پاک ہیں کہ جن کی وجہ سے میری آنکھیں بیدار اور جاگتی رہیں یہ ہیں ذاتِ پاک مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہ جو مقام حشر میں ہمارے شفیع ہوں گے جب کہ ہم شدتِ عذاب اور سختِ کربناک حالت میں حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس سے استغاثہ و امداد طلب کریں گے۔

یہ ہے وہ ذاتِ پاک مصطفےٰ کہ جو سخت کڑوے اور کھاری سمندروں کیلئے تشریف لائی اور آپ نے یہاں ان کے پانیوں میں اپنے دست اقدس سے بھگویا تو ان کا سخت کڑوا پانی شہد جیسا شیریں و لذیذ بن گیا۔

یہ ہیں مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ جنہوں نے اکھڑی ہوئی آنکھ کو صحیح و سالم اس کے مقام پر رکھ دیا اور آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لعابِ دہن مبارک نے حضرت امام علی رضی اللہ عنہ کی مبارک آنکھ کو شفا و صحت بخش دی۔

اے انبیاء کرام کے لازوال اور بیش قیمت موتی اے علماء کے روضہ اور باغ اے ملجاء غرباء یا سید الرسل صلی اللہ علیک وسلم!!

اے میرے آقا آنے والے کل آپ میرے لئے صاحب شفاعت بنیں کل قیامت اور حساب کے دن اور مجھے دوزخ کی اس آگ کی حرارت سے بچائیں کہ جس میں پتھر پگھلیں گے نوان کے اندر سے شعلے نکلیں گے۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنھما سے مروی ہے آپ نے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی قدر سے یہ روایت مروی فرمائی ہے۔ کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے مجھ پر ایک دفعہ درود و سلام پڑھا تو اللہ سبحانہ اس سے بڑھ کر اس پر دس گنا زیادہ رحمت بھیجے گا اور جس شخص نے مجھ پر دس دفعہ درود بھیجا تو اللہ سبحانہ اس پر سو دفعہ زیادہ رحمت نازل فرمائیگا۔ اور جس شخص نے مجھ پر ایک سو دفعہ صلوٰۃ وسلام بھیجا اللہ سبحانہ اس پر ایک ہزار دفعہ صلوٰۃ وسلام بھیجے گا اور جو شخص مجھ پر ایک ہزار دفعہ صلوٰۃ وسلام بھیجے گا تو اللہ سبحانہ اس درود شریف پڑھنے والے کے بالوں اور جسم پر آتش دوزخ حرام فرما دے گا۔

درود شریف کی برکات

نیز حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے جو شخص مجھ پر بکثرت صلوٰۃ وسلام بھیجے گا جنت میں اس کی ازواج اور اس قدر بہت زیادہ اور اکثر ہوں گی۔ اور حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اپنی مزار پُر انوار میں زندہ حیّ اور تر و تازہ و شگفتہ ہوں جس شخص نے مجھ پر صلوٰۃ وسلام پڑھا میں اُس کو سلام فرماتا ہوں۔

لہذا اے مسلمانو! تم [illegible]ت حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس پر بکثرت صلوٰۃ وسلام عرض کرو۔

ترجمہ اشعار اے لوگو! تم حضرت خیر الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی پر صلوٰۃ وسلام عرض کرو۔ اس ذاتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہ جو بدرِ تمام اور کامل چودھویں کے چاند ہیں۔ تم حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ با برکات پر صلوٰۃ وسلام عرض کرو کہ جو سخت مشکلات کی گھڑیوں میں ہماری شفاعت فرمائیں

گے اے کاش مجھے معلوم ہوتا کہ کیا میں اس روضۂ النور کی زیارت سے مستفیض و مستفید ہو سکوں گا۔ کہ جو نورانی بقعۂ مبارکہ ہے۔ یعنی وہ مزار پر انوار کہ جس کے اندر حضرت خیر الوریٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات گرامی قدر موجود ہے اور اپنی وفات سے قبل بارگاہ مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو سکوں گا اور صلوٰۃ وسلام عرض کر سکوں گا۔

میرا شوق اور محبت تو وہ حبیب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس ہی ہے۔ اور میری موت بھی ان کے وجد سے طیب و عمدہ ہو گی۔

لہٰذا اے مصطفیٰ صلی اللہ علیک وسلم اپنی بارگاہ اقدس میں حاضری کو میرا مقدر بنا دیجئے! اے خاتم رسلِ کرام صلی اللہ علیک وسلم! اگر میں اس حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ جہاں پناہ میں حاضری نہ دوں تو میری زندگی میں کوئی خوشگواری اور لطف وکرم مزہ نہیں ہے۔ چنانچہ میری آنکھوں سے آنسو مسلسل بہہ رہے ہیں اور اگر میں نے بارگاہِ مصطفیٰ جہاں پناہ میں حاضری نہ دی تو میری آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگی رہے گی۔

جب مکہ مکرمہ سے مہد اور پنگھوڑے میں حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ گرامی قدر نے ظہور فرمایا تو چاند آپ کی ذات گرامی قدر کے باعث بے قرار ہوتا متحرک و رقص کناں تھا۔ اور حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات گرامی قدر کے ساتھ آلِ مضر نے تمام کائنات اور جمیع مخلوقات پر فخر وناز فرمایا۔

چنانچہ جب حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا نے ان انوار و تجلیات کو ملاحظہ فرمایا کہ جو حضور کی ذات بابرکات سے واضح و نمایاں ہوئے۔

تو حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی قدر کی طرف مائل ہوئی اور آپ رضی اللہ عنہا نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے بار بار معانقہ فرمایا نیز حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا نے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک جسد اطہر کے بار بار بوسے لئے۔

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا بے اختیار و بے ساختہ پکار اٹھیں اپنے خاوند کی خدمت میں عرض کرنے لگیں کہ ہم نے اللہ کی بارگاہ اقدس میں شرفِ قبولیت اور مراد و مقصود کو پا لیا ہے۔ اس رسول معظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات گرامی قدر میں کوئی شک و شبہ نہیں کیونکہ آپ کی ذات گرامی قدر کے اوپر بادل نے سایہ کر رکھا ہے۔

حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ والاصفات ہر حال میں بے مثل رہی چنانچہ بچوں میں سے کوئی بھی آپ کی مثل نہ تھا اور بروز قیامت بھی آپ کی مثل و مانند کوئی دوسرا شخص نہ ہوگا۔ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات بابرکات نے بچپن میں ایک ہی پستان سے دودھ نوش فرمایا۔ یہ آپ کا لطف و کرم اور شان و شوکت و عظمت، رعب و دبدبہ تھا۔ اے سیدی! میرا پروردگار جو کہ آسمان کا خالق و مالک ہے اللہ سبحانہٗ آپ کی ذات اقدس پر صلوٰۃ وسلام ارسال فرمائے۔

نیز آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آل و اصحاب پر صلوٰۃ وسلام ہو رضی اللہ عنھم جب تک بادل موسلا دھار بارشیں برسایا کریں!!

نورِ محمدی کا منتقل ہونا

جب اللہ سبحانہٗ جل جلالہ نے ارادہ فرمایا کہ وہ اس درّۂ یتیم کو منصۂ شہود پر لائے تو اللہ سبحانہ نے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذاتِ اقدس کی تخلیق فرمائی اور ملائکہ نے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ وسلام کو سجدہ کیا پھر اللہ سبحانہ نے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام میں اپنی روح پھونکی تو سیدنا حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے رب العزت کی بارگاہِ اقدس میں عرض کیا اے میرے پروردگار میں اپنی پیشانی میں چیونٹیوں کی سی سنسناہٹ سنتا ہوں تو اللہ سبحانہٗ جل مجدہ نے ارشاد فرمایا یہ آپ کے معنوی صاحب زادے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تسبیح کی آواز ہے۔ لہٰذا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس کے بارے یہ عہد و میثاق لیجئے اور پختہ وعدہ کیجئے کہ تم حضرت احمد

مجتبیٰ کے نور کو اصلاب طاہرات اور امہاتِ زاکیات پاکیزہ طاہر کے ارحام میں ہی باقی رکھو گے۔ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبارک پیشانی میں یوں چمک دمک رہا تھا کہ جیسے سورج اپنے کمال پر روشن و منور ہوتا ہے یا جیسے چاند اپنے پورے جوبن پر چمکتا و مکتا ہے۔ پھر یہ نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت حوا علیہا الصلوٰۃ والسلام کی طرف منتقل ہوا اور حضرت حوا حضرت شیث علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات گرامی قدر کے ساتھ حاملہ ہوئیں یہ نور ازلی مسلسل منتقل ہوتا اور اصلاب طاہرہ میں پھر تا رہا حتیٰ کہ سیدنا حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ تک آپہنچا۔ چنانچہ سیدنا حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ جب شکار پر نکلتے تو شیر آپ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوتے اور عرض کرتے اے عبدالمطلب ہم پر سوار ہو جائیں تاکہ ہم نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت و سعادت سے مشرف ہوں پھر عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے یثرب (مدینہ) کی ایک خاتون کے ساتھ نکاح فرمایا جن سے آپ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ حاملہ ہوئیں ـ جو کہ حضور نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم کے والد گرامی قدر ہیں تو اس دوران سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا حسن و جمال بڑھنے لگا۔ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے چہرہ انور میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا نورِ مقدس موجود تھا جیسے کہ قمر (چودھویں کا چاند) اپنے کمال پر ہو چنانچہ اس دوران حضرت عبدالمطلب نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی شادی حضرت آمنہ بنت وھب رضی اللہ عنہا سے کر دی چنانچہ کہا جاتا ہے کہ جب جناب حضرت عبداللہ نے حضرت آمنہ امینہ سے شادی کر لی تو مکہ کی خواتین میں سے ایک سَو خواتین اس افسوس کے باعث فوت ہوئیں کہ ان کا نکاح حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کیوں نہ ہو سکا اور ان کو نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ازحد شوق و محبت تھا۔

ترجمہ اشعار | اے آمنہ آپ کو بشارت و مبارک ہو اور آپ ازحد قابل ستائش

ہیں کیونکہ عنقریب آپ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی قدر کے ساتھ حاملہ ہوں گی کہ جو سید الاکوان صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اے آمنہ آپ کو بشارت د مبارک ہو کہ آپ نے مرادیں اور آرزوئیں پالی ہیں محض اس لئے کہ آپ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ ماجدہ ہیں کہ جو اولاد عدنان کے آقا سید د سردار ہیں۔

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے لئے جنت کی نوکرانیاں آگے بڑھیں اور انہوں نے آپ کی دائیں جانب سے آپ کا دامن تھام لیا۔ وہ سب آپ کو لے کر مراتب رضوان تک لے چلیں حضرت آمنہ امینہ رضی اللہ عنہا آگے بڑھیں تو آپ کے جسد مبارکہ پر سنہری حُلّہ رکھا ہوا تھا جس کا رنگ سرخ تھا جو اپنے ارد گرد سے چمک دمک رہا تھا۔

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے نقش و نگار والے بہترین دو حُلّے زیب تن فرما لئے جو کہ رضا اور خوشنودی الٰہی کے تھے جب کہ اللہ سبحانہٗ نے آپ رضی اللہ عنہا کو دنیا کی باقی خواتین اور عورتوں پر فضیلت عطا فرمائی۔

جب آپ کی سفید پوشاک نے جلوۂ ظہور فرمایا تو یوں معلوم ہوتا تھا کہ گویا سیدہ آمنہ سخت اندھیری رات میں چودھویں کا چمکتا دمکتا چاند ہیں اور یہ چاند کمی اعتبار سے تا حال ذرا بھر بھی کہنہ یا قدیم نہیں ہوا۔

اور پھر حضرت سیدہ آمنہ نے جب سبز و سرخ رنگ کا قیمتی وارزاں حُلّہ زیب تن فرمایا اور اس کے اندر جلوہ افروز ہوئیں تو آپ عمدہ ترین اور بہترین خواتین سے بھی فائق و برتر دکھلائی دینے لگیں۔ اور مختلف شاخوں سے بھی بلند و بالا نظر آنے لگیں اس دوران سیدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے خدام اور نوکر آپ کے سامنے آ پہنچے۔ جن کے پاس سونے اور عقیان کے اگر بتیاں اور مہکنے والی خوشبو و عطر تھا۔ تو ان سنہری تھالوں میں بھری ہوئی خوشبو و مہک کو ترک کیا گیا اور اس کی مہک و خوشبو جب پھیلنے لگی تو اس کے یہ الفاظ مبارکہ تھے پاک

ہے وہ ذاتِ اقدس کہ جس نے مجھے اس ہستی کے پاس پہنچایا اور چھوڑا ہے۔

ان خادماؤں نے جب حضرت سیدہ آمنہ امینہ رضی اللہ عنہا کی مینڈھیاں کھولیں اور آپ رضی اللہ عنہا کے مبارک بالوں کو لٹکایا تو آپ کا مبارک حسن و جمال بان کی ٹہنیوں اور شاخوں سے بھی بڑھ کر جمیل و حسین تھا۔

ان نوکرانیوں نے سیدہ حضرت آمنہ امینہ رضی اللہ عنہا کی مجالس اور مبارک نشست گاہوں کو رضا و خوشنودی کے تختوں کے اوپر رکھا تو آپ وہاں پر ایک قیمتی حور کی مانند سب سے فائق برتر و برگزیدہ ہوگئیں۔

حضرت آمنہ امینہ رضی اللہ عنہا کی شادی میں ملائکہ آسمان سے اُترے تاکہ وہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کو مرجان کے قیمتی موتی پہنائیں۔

اے ابن عبدالمطلب آپ اُٹھیں اور کھڑے ہو جائیں اور خوبصورت ملاحت حسن رکھتی والی زوجہ مطہرہ کے چہرہ انور سے گھونگھٹ اُٹھائیں۔

اُٹھیں اور حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کو "سیفِ رضا" عطا کردیں چنانچہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے "سیف رضا" کو امان کے ساتھ تھام لیا۔

اے آمنہ آپ کو بشارت و مبارک اور تمہارے لئے رونق ہے کیونکہ آپ سیدالاکوان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عالی قدر ذاتِ والا صفات کے ساتھ حاملہ ہیں۔

آپ حاملہ ہیں حضرت خیرِ خلق صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ایسی ہستی کے ساتھ کہ جو اندھیروں کے چراغ ہیں اور وہ ذات آپ کے شکم انور میں ہے کہ جو تنزیل اور فرقان کے ساتھ مخصوص و متعین ہے۔

بلاشبہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی قدر کا حمل خفیف اور انتہائی ہلکا ہے جس کے ساتھ آپ کو ذرا برابر درد نہ ہوگا۔ اور سیدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے جب حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ بابرکات کو جنا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (بغیر ختنہ کئے ہوئے) قدرتی طور پر مختون پیدا ہوئے۔ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عالی قدر ذاتِ اقدس نے سرمہ لگایا

ہوا تھا آپ کے جسدِ الزور پر تیل ملا ہوا تھا۔ اور جسد الزر سے خوشبو مہک رہی تھی۔ نیز یہ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تمام رنگوں کے ساتھ اور عطرات کے ہمراہ معطر اور خوشبو دار تھے اے علم الھدیٰ صلی اللہ علیک وسلم! آپ کی ذات بابرکات پر بے پناہ صلوٰۃ وسلام ہو جب تک کہ قمری عالمین اور کائنات میں قمری چہچہاتی یا گاناگاتی رہے پھر حبیب اللہ سبحانہٗ کا کلمہ تمام ہو چکا اور اس کی مشیت نافذ ہوئی کہ اس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی قدر کو ظاہر فرمایا جائے اور ان کو منصۂ شہود پر لایا جائے جو کہ بشیر، نذیر، سراجِ منیر سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی اور نام نامی سے معنون و مسمی ہیں یعنی سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اے اللہ پاک کریم حضرت احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ہمارا شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم بنا دے۔

یقیناً سیدہ آمنہ رضی اللہ عنھا آزووں اور امالی میں امینہ اور معانی کے اعتبار سے ملیحہ ہیں آپ نے تجلی فرمائی اور کماحقہ آپ منور و روشن ہوگئیں ہیں نے اللہ سبحانہٗ سے اس امر کی دعا کی کہ اللہ سبحانہٗ انہیں حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس مبارک فرمائے۔ حضرت آمنہ رضی اللہ عنھا نے بروز سوموار شادی کی اور آپ آراستہ پیراستہ باعثِ زینتِ کونین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی گرامی قدر ذات کے ساتھ حاملہ ہوگئیں تم یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات گرامی قدر کے ساتھ کہ جو حسنین کریمین رضی اللہ عنھما کے جدامجد ہیں کہ جنہوں نے دنیا کی زمین کو مشرف و مکرم فرمایا ہے۔ حضرت آمنہ امینہ رضی اللہ عنھا بدھ کی رات کو تجلی فرمائی اور آپ نبی انیس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات اقدس کے ساتھ حاملہ ہوئیں

چنانچہ اہل علم و تدریس کے ذریعے ہم نے آپ کے پروردگار کے آپ پر فضل و کرم اور احسان کو پہچان لیا چنانچہ جمعرات کو حضرت آمنہ رضی اللہ عنھا تجلی فرما کر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات گرامی قدر کے ساتھ بسرعت

حاملہ ہوئیں اور حمل شریف نے قرار پکڑا محمد رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نمودار اور طلوع ہونا بہت فخر و ناز کے ساتھ ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کی زمینوں کو مشرف معزز و مکرم فرمایا۔

قبا میں ایک خوشبودار پھول نے تجلی فرمائی جن کے اندر سے کستوری جیسی مہک اور خوشبو پھیلتی چلی گئی چنانچہ سیدہ حضرت آمنہ نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاملہ ہوئیں اور دنیا کے عظیم ترین جلیل القدر ترین بے مثل نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے حاملہ ہوئیں۔

آپ کے زرد سرخ گلہائے رنگارنگ نے جب قبا میں تجلی فرمائی تو اس مقدس و منزہ مقام سے کستوری اور عنبر کی سی مہک و خوشبو آنے لگی اور حضرت آمنہ امینہ رضی اللہ عنہا جب نبی ازھر پر رونق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی قدر کے ساتھ حاملہ ہوئیں تو میں نے یوں دعا کی اللہ سبحانہ کی جانب سے آپ کا حمل آپ کو مبارک اور بشارت ہو۔

راوی کا بیان ہے کہ پھر ملائکہ نے تسبیح، تہلیل، تکبیر کا اچانک شور بلند کیا اور یہ تسبیح و تہلیل ملکِ جلیل جل جلالہ کی تھی۔ پھر جنت کے دروازے کھول دیئے گئے اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے گئے ایسا سب کچھ اس لئے محض ہوا کہ سید الاکوان سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت با سعادت ہونا تھی اے اللہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی جاہ و منزلت اور عالی مرتبہ کا واسطہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارا شفیع بنادے یا کریم یا کریم "آمین" اور جب جناب حضرت سیدہ آمنہ امینہ رضی اللہ عنہا کے شکم انور میں آپ کا حمل مبارک پورا اور کامل ہو چکا تو ہر ماہ ایک منادی یہ ندا اور صدا لگایا کرتا تھا حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حمل میں آتے ہوئے فلاں فلاں ماہ مبارکہ گزر چکے ہیں اور اس قدر عرصہ بیت چکا ہے۔

ترجمہ اشعار اے سیدہ آمنہ امینہ آپ کو بشارت و مبارک ہو اور پاک

ہے وہ ذاتِ اقدس کہ جس نے آپ کو حضرت محمد مصطفٰی اور احمد مجتبٰی صلی اللہ علیہ وسلم جیسی نعمت عظمٰی عطا فرمائی ہے کہ آپ حضرت آمنہ کے شکم الوزیں داخل ہوئے اللہ جو کہ آسمانوں کا پروردگار نے آپ کو بہت ہی زیادہ مبارک اور قابل رشک نعمت سے نوازا ہے۔

یقیناً حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی قدر کے ساتھ آپ کی سعادت اور خوش قسمتی بہت ہی زیادہ ہو گئی ہے جب آپ خوف اور تعظیم کی صورت میں ماہ رجب میں حاملہ ہوئیں۔ اور آپ نے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے حمل مبارک سے مشقت نہ پائی اس پاکیزہ نبی معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی قدر کے ساتھ شعبان دوسرا ماہ ہے اس نبی عدنانی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی قدر کا بلاشبہ حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم صاحب قرآن مجید ہیں جن کی شفاعت کے حصول کے لئے ہم عاجزی والحاح کریں گے کہ ہماری شفاعت فرمائیں۔

رمضان المبارک بھی خوش قسمتی اور مبارک تہنیّت کے ساتھ آپہنچا اور اعلان کر رہا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہماری شفاعت فرمائیں گے۔ اللہ کی قسم آپ کی ولادت باسعادت عید اور خوشی کی تہنیّت ہے اور یہ نعمت غیر مترقبہ اے آمنہ آپ ہی کو ملی ہے۔

شوال آپ کے لئے خوش بختی اور خوش قسمتی کا پیغام لایا ہے جب کہ آپ حضرت احمد مجتبٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ گرامی قدر کے ساتھ حاملہ ہوئیں اور اے آمنہ آپ کو حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی سے کچھ بھی تکلیف نہیں پہنچی چنانچہ آپ کو آپ کے پروردگار نے مخصوص و مختص فرما لیا ہے۔ ذوالحجہ مبارکہ آپ کے حمل مبارکہ کا چھٹا ماہ ہے۔ اور اے آمنہ آپ کس قدر بخت مقدر اور قسمت والی خاتون عالیہ ہیں اللہ آپ کے امور کو سنوارنے اور سنبھالنے والی ذات اقدس ہے اور سیدی

حضرت احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات انور کے ساتھ آپ کو کامل مکمل فرمایا ہے۔

ماہِ محرم مبارکہ خوشیوں اور مبارکبادیوں کے ساتھ وارد ہوا ہے اور آپ کے قلبِ انور کو ماہ محرم نے آرزوؤں کے ساتھ مختص و مخصوص فرمالیا ہے اور آپ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عالی قدر ذات اقدس کے ساتھ حاملہ ہونے میں کوئی مشقت، وتکلیف اور اذیت نہ پائی کیونکہ ذاتِ پاک مصطفیٰ پاک وصاف زکی اور مطہر ہے۔

جب کہ ماہِ صفر المبارک میں حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق کہ جو نبی مفتخر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں خبر واطلاع آئی نیز یہ کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ گرامی قدر کے واسطے اور وسیلے سے چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا اور آپ کے پروردگار نے آپ کو مبارکبادی تہنیت اور خوشی عطا فرمائی ہے۔ جب کہ ربیع الاوّل شریف میں حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی عالی قدر ذات کی ولادت باسعادت ہوئی لہذا آپ زیبائش و آرائش اور زیب وزینت حاصل کریں۔

اور اے آمنہ ذرا غور فرمانا کہ آپ کو کس قدر عمدہ بیش قیمت نور کی خلعت فاخرہ پہنائی گئی بلاشبہ حضرت نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم مختون پیدا ہوئے یوں کہ آپ کو سُرمہ لگا ہوا تھا اور آپ کے جسد انور پر تیل بھی مَلا ہوا تھا۔ آپ کی ذاتِ گرامی کی ابرو مقرون و متصل تھی اور آپ کا حسن بے مثال مکمل پورا و بھرپور تھا۔

بلاشبہ یہ ہیں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہ جو نبی امت ہیں جو کہ ہمارے پاس رحمت کے ساتھ تشریف لائے ہیں ہم آپ کی فضیلت اور کرم کے باعث جنت میں مقام حاصل کریں گے۔ اور جو آپ کا بے ادب منکر ہو گا اس کو ذلت وخواری سے دوچار ہونا پڑے گا۔

راوی فرماتے ہیں کہ جب سیدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کا حمل مبارکہ چھٹے ماہ میں داخل ہوا تو سیدنا حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صاجزادے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو بلایا کہ جو حضور نبی معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی قدر کے والد ماجد تھے اور فرمایا اے میرے بیٹے اس مولود مسعود کی ولادت باسعادت کے ایام نزدیک آپہنچے ہیں لہذا آپ شہر کی طرف چلیں اور ہمارے لئے کھجور خرید لائیں تاکہ ہم اس مبارک صاحبزادے کی میلادِ مبارکہ اور ولیمہ منعقد کریں۔ چنانچہ سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفر کے لئے تیار اور آمادہ ہوئے۔ اور آپ نے رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان وصال فرمایا پس پاک مطاہر ہے وہ ذاتِ اقدس کہ جو کبھی فنا نہیں ہوتی ہے۔

ترجمہ اشعار روحیں ہمیشہ ہمیشہ آپ کی ذاتِ بابرکات کے لئے شوق محبت اور الفت رکھتی ہیں نیز یہ کہ آپ بلندیوں کی جانب کبھی تو شام کو تشریف لے جاتے ہیں اور بعض اوقات صبح کے وقت روانہ ہوتے ہیں۔

اے راہنماؤ اور سردارو اگر حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی عالی قدر ذاتِ گرامی قدر نہ ہوتی تو اُفقِ مکارم اور عمدہ اخلاق کی بلندیوں پر فلاح کامرانی اور کامیابی کی صبح کبھی بھی طلوع نہ ہوتی۔ فضیلت اور عظمت آپ کی محبت کے باعث ہی ملی ہے۔ اور یہ کہ حضور کے نور پُر نور کا چراغ ہی تمہارے لئے مفید وکارآمد اور بہترین ہے۔

اے اہل فضیلت قریشیہ (قریشیو!) کون ہے کہ جو آپ کے فخر و ناز میں آپ کا ہمسر و مقابل ہو کیونکہ آپ کو قریشی اور خاندان وعصبۂ قریش سے متعلق ہیں نیز آپ کی خوشبو ومہک معطر کرنے والی اور ازحد پھیلنے والی ہے۔

تمہارے پاس ایک سراپا عزت وحرمت شخصیت تشریف لائی ہے جو نجات کا ملجا و ماویٰ ہیں چنانچہ آپ کے خاندان کی اس ہستی کا قصد کرنے

والا اور معافی کا خوستگار وہ خوش قسمت ہے کہ جس کو یہاں پناہ و سکون حاصل ہوتا ہے۔

اے وہ لوگو کہ جن کو حضور پرُ نور صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے خاندانِ عالی سے منسوب ہونے کا فخر حاصل ہے۔ تم پر ہی تمام فضائل و مناقب منتہی و مختتم ہیں چنانچہ اس امر کے متعلق تو احادیثِ صحیحہ اس کی تصدیق و تائید کرتی ہیں۔

اے آل طٰہٰ! تمہارے لئے یہ فخر کافی ہے کہ رفعت علو اور بلندی تمہارے ساتھ متصل عقد ہے اور یہ کہ عزت و افتخار تمہاری مرصع کمان اور تلوار ہے۔

اللہ سبحانہ، نے تمہیں سب سے زیادہ بلند و اشرف رتبہ کے لئے مخصوص و متعین فرمالیا ہے۔ اور ملاحت بلاغت عبقریت اس عظیم و جلیل القدر مرتبہ کے ادراک سے قاصر و عاجز ہے۔ میں آپ کا ذکر پاک اور نعت پاک کہنے سے کبھی بھی کمزور نہ ہوں گا اور تمہاری الفت و محبت کا حق لعن طعن کرنے والوں نے چھپا رکھا ہے یا پھر ظاہر عیاں و آشکارا کر دی ہے۔

جب پوری کائنات اور انام آپ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی ذاتِ اقدس کی محبت و الفت کے ساتھ مترنم ہو کر گنگنائیں تو میری وہ زبان کہ جو شکر یہ ادا کرنے والی ہے آپ کی مدح و ثنا کے ساتھ زور زور سے چیخنے چلانے والی ہے۔ اے اہل بیتِ نبوت تم ہمیشہ ہمیشہ سے ہی اہل مکارم اور اہل تقویٰ ہی رہے ہو۔ اور تمہارے پاس ارشاد و اصلاح ہے۔

تم بہت ہی عمدہ طیب و پاکیزہ رہے ہو تمہاری جناب بھی پاکیزہ و عمدہ رہی ہے اسی لئے کہ مدیح اور موصوف کی ذات خوشگوار و عمدہ ہے تو مداح و نعت خوان بھی عمدہ اور بہترین ہی ہو گا۔

راوی کا بیان ہے فرماتے ہیں کہ جب سیدنا حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا وصال شریف ہو گیا تو ملائکہ اور فرشتوں نے زور سے چیخ لگائی اور پروردگار عالم کی بارگاہِ اقدس میں عرض کیا اے ہمارے الٰہ پروردگار

ہمارے آقا مولیٰ و سردار (آپ کی مخلوق میں سے آپ کے) مصطفیٰ و مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے و منفرد رہ گئے ہیں! اسی طرح جانوروں وخوش جنات... اور انسانوں نے بھی کہا۔ اور فرشتوں جنات و جانوروں میں سے تمام یوں حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس کو اکیلا دیکھ کر رنجیدہ وغمگین اور محزون و مفہوم ہو گئے! کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِس طرح حالتِ یتیمی میں رہ گئے ہیں۔ تو اللہ سبحانہ' نے ارشاد فرمایا اے میرے فرشتو! اب ٹھہر جاؤ اور اے میرے بندو! خاموش و مسکت ہو جاؤ۔ یہ سب کچھ میری قدرت کے مطابق ہوا ہے۔ اور یہی میری تمنا وارادہ تھا۔ کیونکہ میں حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی ماں اور باپ رضی اللہ عنہما سے بھی بہت زیادہ محبوب وعزیز رکھتا ہوں۔ بلاشبہ میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا خالق و ناصر ہوں۔ اور آپ کے دشمنوں کے خلاف آپ کا معاون و مددگار ہوں۔ نیز میں حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عالی قدر ذاتِ والاصفات کا رازق، حافظ، نگہبان اور دھیان رکھنے والا ہوں۔ موت میرے بندوں کے لئے حتمی لازمی اور ضروری ہے لہٰذا تم موت کا سامان وتیاری کرو کیونکہ کوئی شخص یہاں باقی نہ رہے گا اور نہ ہی کوئی زندہ رہے گا۔ پس پاک وہ ذات اقدس کہ جس نے اپنے بندوں کی قضاء قدر میں موت اور فوت لکھ دیا۔

ترجمہ اشعار: مجھے آپ کے فراق اور جدائی کا خدشہ تھا اور پس ہم جدا و الگ ہو گئے ہیں اور اگر میں آپ کے بعد مر بھی جاؤں تو مجھے اس امر کا کوئی خوف وخطرہ نہیں ہے۔ کون ہے وہ کہ جو دُرِ یتیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگہداشت وحفاظت کرے اور میرے خاوند وصال فرما چکے ہیں اور ہائے افسوس مردوں کی وفات و وصال پر!!! جب خدائی اور افتراق سے قبل ہی میرا صبر بہت قلیل اور تھوڑا ہے۔ تو جدائی وافتراق کے بعد میری حالت وکیفیت کیسے ہو گی؟ ان نازک حالات میں ہماری جدائی اور افتراق مناسب نہ تھی لیکن یہ

میرے پروردگار ذوالجلال کا حکم اور فرمان ہے جو کہ قضا و قدر میں لکھا جا چکا۔
ہمارے محبوب عزت و وقار و توقیر پا گئے جن کا وصال ہو چکا اور فراق و جدائی ہمارے مقدر میں لکھا جا چکا تو ہمارا حیلہ جوئی کیا کر سکتا ہے؟ زمانے نے بہت ستم ڈھایا کہ ہم علیحدہ و جدا ہو گئے تو اب ہم نے زندہ یا باقی رہ کر کیا کرنا ہے؟ اگر محبوبوں کی ملاقات کی خوشخبری و بشارت آ بھی جائے۔ تو میں اس طرح کی خوشخبری اور بشارت دینے والے پر اپنی روح اور مال بھی بخش دینے کے لئے آمادہ و تیار ہوں۔

اب ہم حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی پر صلوٰۃ وسلام بھیج کر قصہ مختصر کرتے ہیں بلاشبہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسمِ گرامی مخلوق میں اعلیٰ وارفع ترین اور انتہائی ارزاں و قیمتی ہے۔

دورانِ حمل انبیاء کی بشارات

راوی فرماتے ہیں کہ حضرت آمنہ کے حمل شریف کے پہلے ماہ آپ کے پاس حضرت آدم صفی اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خیر الانام کے بارے مطلع فرمایا۔ حضرت سیدہ آمنہ امینہ رضی اللہ عنہا کے حمل شریف کے دوسرے ماہ حضرت آمنہ کے پاس سیدنا حضرت ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے۔ اور سیدہ حضرت آمنہ کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت اور آپ کے شرفِ نفیس کے بارے مطلع فرمایا۔

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے حمل شریف کے تیسرے ماہ آپ کے پاس سیدنا حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے۔ اور سیدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کو اس امر کے متعلق ارشاد فرمایا کہ اے آمنہ آپ کے صاحبزادے صاحبِ النصر اور صاحب فتوح صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں جب کہ حمل شریف کے چوتھے ماہ حضرت آمنہ امینہ رضی اللہ عنہا کے پاس حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے اور انہوں نے حضرت آمنہ امینہ کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قدر و منزلت اور شرفِ جلیل کے

بارے بتلایا پھر حمل شریف کے پانچویں ماہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے پاس حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے اور انہوں نے حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کو اس امر کے بارے مطلع فرمایا کہ آپ کے شکم الورمیں جو حمل شریف ہے وہ ایسی ہستی کا ہے کہ جو صاحب مکارم اور شان وتبجیل کے سردار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں

حمل شریف کے چھٹے ماہ میں حضرت آمنہ امینہ رضی اللہ عنہا کے پاس حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے اور انہوں نے حضرت آمنہ کو حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم قدر و منزلت اور جاہِ عظیم اور بہت بڑے مرتبے کے بارے بتلایا۔

حمل مبارک کے ساتویں ماہ حضرت آمنہ امینہ رضی اللہ عنہا کے پاس سیدنا حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے۔ اور حضرت آمنہ امینہ رضی اللہ عنہا کو اس حقیقت کے بارے بتلایا کہ آپ کے شکم الورمیں جو حمل شریف ہے وہ ایسی ہستی کا ہے کہ جو صاحب مقام محمود صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ اور مالک حوضِ مورود ہیں آپ لوارِ معقود کو تھامنے والے ہوں گے اور روزِ محشر کو یہی ہستی شفاعتِ عظمیٰ وعظمہ کی مالک ہو گی۔

حمل شریف کے آٹھویں ماہ میں سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے پاس سیدنا حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے۔ اور آپ نے سیدہ حضرت آمنہ امینہ رضی اللہ عنہا کو اس امر کے بارے بتلایا کہ آپ جس عظیم الشان ہستی کے ساتھ حاملہ ہیں وہ بلاشبہ نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

جب کہ سیدہ حضرت آمنہ امینہ رضی اللہ عنہا کے حمل شریف کے نویں ۹ ماہ آپ کے پاس سیدنا حضرت عیسیٰ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے انہوں نے حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کو اس امر کی خبر دی کہ آپ جس ہستی کے ساتھ حاملہ ہیں وہ بلاشبہ صاحبِ قول صحیح ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم دین رجیح کے مالک ہیں چنانچہ حاضر ہونے والے تمام انبیاء کرام اور رسل عظام علیہ الصلوٰۃ والسلام

عرض کر رہے تھے۔ اے آمنہ امینہ آپ کو بشارت و مبارک ہو کیونکہ آپ تو بلاشبہ سید الدنیا اور سید الآخرۃ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات گرامی قدر کے ساتھ حاملہ ہیں اور جب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عالی قدر ذات کو جنم دے چکیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی اور اسم گرامی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی رکھنا۔

ترجمہ اشعار | اے اہل فلاح تم بکثرت صلوٰۃ وسلام پیش کرو ایسے نبی معظم و محتشم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر کہ جن پر خوبصورتی اور حسن وجمال کو ناز و فخر ہے۔

جو بلاشبہ رات کے قلیل حصہ میں معراج کے لئے تشریف لے گئے اور تھوڑے سے وقت کے بعد صبح سے بہت پہلے واپس تشریف لائے۔

اے عمدہ قسم کے بھورے رنگ والے اونٹوں پر سوارو! اللہ سبحانہ کا واسطہ وسیلہ تم جلدی اور سرعت کے ساتھ حضور نبی محتشم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ جہاں پناہ میں حاضر ہو جاؤ یعنی وہ ذاتِ اقدس کہ جن کا تاج انتہائی قیمتی بیش قیمت حلّہ ہے اور آپ کا فخر و نیکی صالحین بہت ہی زیادہ وکثیر ہے۔

اے بارگاہِ مصطفوی میں حاضری کا قصد کر کے چلنے والے مسافرو! تم عارضی فانی خوشبوؤں کی جانب ہرگز ملتفت و متوجہ نہ ہونا۔ اور تم دیگر سواریوں کے پیچھے پیچھے جلدی جلدی روانہ ہو جاؤ۔

تم تمام مخلوق اور کائنات کی افضل ترین مخلوق صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ جہاں پناہ میں حاضری کا قصد لے کر چلو یقیناً تم ہی اہل نجاح واہل فلاح و کامرانی ہو۔ اے مبارک ہبارک حلیمہ آپ کے مقدر میں روزِ ازل سے ہی خوش بختی وخوش قسمتی حاصل ہو ئی ہے۔ اور یہ ایسی ہستی کا امتیازی نشان ہے کہ جن کے فضائل عمیمہ اور عامہ ہیں تمہیں بشارت مبارک اور خوشخبری ہو کہ تم فلاح و کامرانی اور مراد پائی ہے۔

حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہٖ کی ذات گرامی قدر کا سینہ گنجینہ صاف شفاف اور خالص چاندی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک آنکھ تروتازہ نرم و نازک

حیات بخش سرچشمہ ہے۔ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی قدر کے مبارک انتہائی حسین وجمیل دانتوں سے آپ بہت بلند اور عالی مقامات واضح دعیاں ہیں حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک بال سیاہ یمانی ہیں اور یہ معانی کی آرائش وزیبائش کی کامل ومکمل ترین چوٹی تک واصل ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک آنکھوں کی بھنویں حیران کن حد تک انتہائی حسین وجمیل ہیں جن کی قوسیں نون اور صاد (ن ۔ ص) سے بھی زیادہ حسین وجمیل اور انتہائی خوبصورت ہیں اور جس روز حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کی شفاعت فرمائیں گے تو آپ کا قول مبارکہ مطلق اور شرفِ قبولیت پانے والا ہوگا۔

حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک پلکوں اور مقدس آنکھوں کے بال یوں خوبصورت ترین اور حسین ہیں کہ یاسمین کی کھلی ہوئی کلی سے بھی کہیں زیادہ حسین وجمیل ہیں اور آپ کی جبین مبارکہ کے نیچے ایسی قوس بنی ہوئی ہے کہ جیسے "ن" مولد کلام میں کا غذ پر خوبصورتی اور گولائی سے (ان کا حرف) لکھا جاتا ہے۔

حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گال مبارک سرخ ترین گلاب کے پھولوں سے بھی زیادہ حسین ہیں اور آپ کی نگاہ مبارک گویا عمدہ ترین ننگی تلوار سے بھی زیادہ خوبصورت ہے چنانچہ قمری نے چہچہا کر ترانہ گایا اس کے اندر باہر انتہائی خوبصورتی اور باکمال جمال موجود ہے۔ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ انور مخصوص امتیازی کمالات رکھتا ہے۔ جب کہ آپ کی بے مثل ذات کے مبارک کندھوں کے درمیان علامتِ نبوت ہے۔ بادلوں نے حضور سرورِ سروران صلی اللہ علیہ وسلم پر سایہ کیا اور حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عالی قدر ذات کا چہرۂ انور چمکتی دمکتی صبح کی مانند روشن آب وتاب رکھتا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک ناک واضح وآشکارا خوش نمائی شگفتگی رکھتی ہے جب کہ آپ کے لعاب دہن مبارک میں لامحدود حلاوت وحیات بخش شیرینی ہے۔

بلاشبہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انتہائی عمدہ خصوصیات اور منفرد عالی اخلاق واوصاف میں عاشق کے لئے یہ امر پایۂ تحقیق کو جا پہنچا اور ثابت ہو گیا کہ آپ سا حسین دنیا میں کہیں بھی نہیں ہے۔

بلاشبہ حضور سرورِ سرداراں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ والا صفات کی گردنِ مبارکہ ماوردی ردمی ہے۔ جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سینۂ اقدس علوم ومعارف کا خزینہ وگنجینۂ ہے۔

اور ثریا پر جیسے ستارے نمایاں ہوتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے منفرد کمالات ایسے ہی ممیّز و نمایاں اور واضح ومنفرد ہیں۔ جب دوزخ کی آگ سخت وزبردست ہو گی تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا شکم انور برف اور اولوں سے بھی زیادہ ٹھنڈا ہو گا۔ جو کہ بلاشبہ ابن زمزم اور ابن البطاح صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

بلاشبہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک ہتھیلی کی صفات اور خصائص مبارکہ جوہر کے سے ہیں اور آپ کی مبارک انگلیاں اِن کی زیبائش وآرائش ہیں۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک ناخن اِن انگلیوں کے تاج مرصع ہیں آپ کی مبارک ہتھیلیاں جود وسخا کو بے انتہا و بے حساب لٹاتی اور بکھیرتی ہیں۔

اے لوگوں کی جماعت اور گروہ اللہ کا کعبہ ہر وقت تجلی روشنی پھیلاتا ہے۔ اور جو شخص حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس کے ساتھ عشق ومحبت اور الفت رکھتا ہے اس کو شفاعت حاصل ہو گی کیونکہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ ذاتِ اقدس ہیں کہ جن کے حوض کا پانی کبھی منتھی ومختتم نہ ہو گا۔ اور درود ہو حضرت محمد مصطفیٰ کی ذات اقدس پر ہزاروں مرتبہ کہ جن کا تذکرۂ گرامی قدر باعثِ فرحت ہوتا ہے۔ اہل صلاح وبزرگوں نے فرمایا حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں ایک دفعہ درود شریف پیش کرنے سے اللہ سبحانہٗ

دس دفعہ رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

چنانچہ سیدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے حمل شریف کو نواں ماہ شروع ہوا اور یہ ماہ مقدس ربیع الاوّل شریف کا تھا۔ تو سیدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کو انتہائی فرحت و سرور حاصل ہوا۔ اور بے پناہ خوشی و مسرت ملی ربیع الاوّل شریف کی دوسری رات کو حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کو اس امر کی مبارک اور بشارت حاصل ہوئی کہ آپ کی تمنائیں اور آرزوئیں پوری ہو چکی ہیں اور ربیع الاوّل کی تیسری رات کو سیدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کو ارشاد فرمایا گیا بلاشبہ آپ کے شکم انور میں اس ہستی مبارکہ کا حمل ہے کہ جو ہمارا شکر کما حقہ ادا فرمائیں گے اور اس کا حق ادا فرمائیں گے۔

ولادت سے بارہ راتیں

چنانچہ سیدہ حضرت آمنہ امینہ رضی اللہ عنہا نے ربیع الاوّل کی چوتھی رات کو آسمان پر تسبیحِ ملائکہ سماعت فرمائی۔ جب کہ ربیع الاوّل شریف کی پانچویں رات حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے سیدنا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ملاحظہ فرمایا کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت آمنہ امینہ رضی اللہ عنہا کو ارشاد فرما رہے تھے۔ اے آمنہ آپ کو بشارت اور مبارک ہو۔ کہ آپ کے پاس صاحبِ قدر اور صاحب ثنا صلی اللہ علیہ وسلم کا ورودِ مسعود ہونے والا ہے۔ پھر ربیع الاوّل کی چھٹی رات کو ایک نور اور روشنی چمکی کہ جو موتیوں اور ہیروں سے بھی زیادہ خوبصورت و حسین و جمیل تھی۔ ربیع الاول شریف اور حمل مبارک کی ماہ کی آٹھویں رات کو ملائکہ اور فرشتوں نے سیدہ حضرت آمنہ امینہ رضی اللہ عنہا کے اردگرد طواف فرمایا کیونکہ حضور پرنور کی ولادت باسعادت کی گھڑیاں نزدیک آپہنچی تھیں۔ جب کہ حمل شریف کے ماہ ربیع الاوّل کی نویں شب کو حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی خوش بختی اور امارت کے ایام واضح اور عیاں ہونے لگے۔ اور دسویں رات کو ملائکہ نے شکر و ثنا کے مبارک کلمات سے گونج پیدا کر دی۔ ربیع الاوّل کی گیارھویں شب کو حضرت سیدہ آمنہ امینہ رضی اللہ عنہا کی

ذاتِ بابرکات سے تھکاوٹ اور مشقت زائل ہو کر دور ہو گئی۔ چنانچہ سیدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ربیع الاول کی بارہویں شب کو مجھے شدید دردِ زِہ لاحق ہوا۔ نیز مجھ پر رعب طاری ہو گیا چنانچہ میں اپنے آپ اور اپنے نفس (مبارکہ) پر روئی میں اس کیفیت سے دوچار تھی کہ میں نے دیوار کو پھٹتے ہوئے دیکھا اس دیوار سے تین خواتین رونما ہوئیں گویا کہ طویل قد کے اونچے کھجور والے درخت تھے یہ تمام خواتین حضرت عبد مناف کی صاحبزادیوں کے مشابہ اور مماثل تھیں۔ انہوں نے سفید لباس اور تہہ بند باندھ رکھے تھے۔ ان سے کستوری جیسی مہک اور خوشبو مہکتی پھیلتی واضح تھی۔ انہوں نے مجھے انتہائی فصیح و بلیغ زبان میں السلام علیکم ارشاد فرمایا۔ اور ان کا کلام بہت ہی شیریں ولذیذ تھا۔ انہوں نے مجھے کہا آپ ہم سے خوف و وحشت محسوس نہ فرمائیں اور مت ڈریں۔ نیز قطعاً مرعوب نہ ہوں میں نے ان خواتین سے دریافت کیا آپ کون ہیں؟ تو انہوں نے مجھے جواب دیا ہم حوّا، آسیہ، مریم بنت عمران رضی اللہ عنھن ہیں پھر ان خواتین کے بعد میرے پاس دس دیگر خواتین تشریف لائیں اور میں نے ان سے دریافت کیا آپ کون ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا ہم حور عین میں سے ہیں اور ہم سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت میں شامل ہونے کے لئے حاضر ہوئی ہیں۔ سیدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتیں ہیں کہ میرا دردِ زِہ مزید شدید ہو گیا لیکن اس کے باوجود میں نہ تو بوجھ اور ثقل محسوس کرتی، نہ ہی درد پاتی اور نہ ہی معمول کے طور پر میرے ہاں خون کی علامات ونشانات تھے۔ اللہ سبحانہ نے میری آنکھوں سے پردے اٹھا دیئے۔ اور میں نے زمین کے مشرقی مغربی حصوں کو دیکھ لیا نیز میں نے تین جھنڈے ملاحظہ کیئے ان میں سے ایک جھنڈا تو مشرق میں گاڑا جا چکا تھا اور ایک مغرب میں نصب شدہ تھا نیز ان میں سے ایک علم کعبہ معظمہ کے اوپر گاڑا ہوا

واضح تھا۔ نیز میں نے ملائکہ کو فوج در فوج ملاحظہ کیا پھر میں نے پرندوں کو ملاحظہ کیا کہ انھوں نے فضائے آسمان کو ڈھانپ رکھا تھا۔ ان کے پاؤں اور رنگ سرسبز تھے۔ ان کی چونچیں یوں تھیں کہ جیسے یاقوت ہوتا ہے گویا کہ یہ یاقوت سے بھی زیادہ حسین وجمیل تھے اور یہ پرندے ایسی زبانوں کے ساتھ اللہ جل جلالہٗ کی تسبیح وتقدیس بیان فرمارہے تھے کہ جو متعدد ومختلف تھی پھر مجھے پیاس لگی تو اچانک ایک پرندہ میرے پاس اتر آیا۔ اس کے ہاتھ میں سفید موتیوں سے بھی زیادہ خوبصورت گلاس تھا جس کا رنگ سفید تھا۔ اس فرشتے نے مجھے یہ خوبصورت جام تھما دیا تو میں نے کیا دیکھا کہ وہ برف سے بھی کہیں زیادہ ٹھنڈا اور شہد سے بہت ہی بڑھ کر شیریں اور لذیذ تھا۔ میں نے یہ سارے کا سارا پانی اس لئے پی لیا کہ یہ میری جان کو اچھا اور عمدہ لگا تھا۔ اور بہت ہی خوشگوار لگا تھا۔ چنانچہ اس کے بعد میں نے اپنے پروردگار جل مجدہ کی حمد وثنا بیان کی چنانچہ جس شخص کی کوئی حاجت یا ضرورت ہو تو اس کو مندرجہ ذیل الفاظ کے ساتھ دُعا کرنا چاہئے!!

دُعا قضا حاجت

یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ	اے حاجات وضروریات کو
وَیَا مُجِیْبَ الدَّعْوَاتِ	پورا فرمانے والے اے دعائیں
وَیَا غَافِرَ الذُّنُوْبِ وَ	قبول ومنظور فرمانے والے
الْخَطِیْئَاتِ وَیَا	اے گناہوں وخطاؤں کی
کَاشِفَ الضُّرِّ	مغفرت فرمانے والے اے
وَالْبَلِیَّاتِ یَا	نقصان دہ اور بلاؤں کو ٹالنے
رَبَّ الْعَالَمِیْنَ	والے اے وہ ذات کہ جو رب
(ص ۲۷)	العالمین ہے۔

سیدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ یہ سن کر آوازیں

تھم گئیں اور حرکات سکون اطمینان میں آگئیں جافرین نے سکون وقرار پکڑا۔ تو
ادھر اچانک ایک سفید پرندہ اپنے دو پروں کے ساتھ اور ہمراہ میری پیٹھ
پر سے گزرا اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا میرے شکم الور سے تولد ہوا

القیام ذکرِ میلاد شریف کے وقت مؤدبانہ کھڑے ہو کر صلاۃ وسلام عرض کرنا

یعنی

الصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ

اے میرے حبیب طٰہٰ آپ کی ذاتِ والا صفات پر صلوٰۃ وسلام ہو۔
اے میری کستوری اور مہکنے والی خوشبو آپ کی ذات گرامی قدر پر صلوٰۃ وسلام ہو۔
اے وہ ذات گرامی قدر کہ جو غریب کی اعانت وامداد فرمانے والے ہیں آپ پر
سلام اے احمد اور اے محمد صلی اللہ علیک وسلم آپ کی ذاتِ بابرکات پر سلام۔
اے مجد وبزرگی اور عظمتوں والی ذاتِ گرامی قدر طٰہٰ آپ پر صلوٰۃ وسلام ہو۔ جو
بھی مسلمان آپ کی زیارت سے مستفید ومستفیض ہو جائے وہ انتہائی خوش بخت
اور سعادت مند بن جاتا ہے آپ کی ذاتِ بابرکات پر صلوٰۃ وسلام ہو۔ اے
احمد اور اے تہامی صلی اللہ علیک وسلم آپ کی ذاتِ بابرکات پر صلوٰۃ وسلام عرض
ہے اے خیر الانام آپ کی ذات پر صلوٰۃ وسلام، باب السلام میں سے آپ پر
صلوٰۃ وسلام اللہ سبحانہٗ جل مجدہ نے آپ کی ذاتِ بابرکات کا اسمِ گرامی رکھا
ہے آپ پر سلام۔ اے خیر الخلائق صلی اللہ علیک وسلم آپ پر سلام۔ اے ہر
ناطق سے افضل وبرتر آپ پر صلوٰۃ وسلام!! جب تک دنیا کا سلسلہ چلتا اور
جاری رہے آپ پر صلوٰۃ وسلام جب تک بلائیں اور مصیبتیں ٹلتی رہیں آپ پر
صلوٰۃ وسلام۔ رب رحیم کی جانب سے آپ پر صلوٰۃ وسلام اے وہ ذاتِ پاک

کہ جو خاتم الانبیاء والمرسلین ہے آپ پر سلام حضرت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی ہے تو آپ کے چہرہ انور کے مبارک گال گلاب کے پھولوں سے بھی بڑھ کر خوبصورت اور سرخ حسین ہیں نیز حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک ہونٹوں سے نور در روشنی پھوٹ رہی ہے۔

اُس ذاتِ اقدس کی پیدائش ہوئی ہے کہ جو اگر نہ ہوتے تو کوئی انسان نہ ہوتا اور نہ ہی کوئی چراگاہ ہوتی نہ کوئی بنگھوڑا اور کائنات کا حیوان ہوتا۔

اور جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے منعہ حعن (مضبوط محفوظ قلعے) میں زور زور سے پکار کر ارشاد فرمانے لگے یہ ہیں ملیح اور حسین ترین چہرے والی ہستی اور یہ ہیں آحمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آپ کی ذات گرامی قدر

ترجمہ اشعار | یہ ہیں جناب حضرت مصطفیٰ کہ جن کی مبارک آنکھوں کو سرمہ لگا ہوا ہے یہ ہیں انتہائی خوبصورت ترین چہرہ انور والے جو کہ منفرد یکتا اور اکیلے ہیں۔

یہ ہیں مصطفیٰ کہ جو جمیل نعت والی ہستی اور مرتضیٰ مجتبیٰ ہیں یہ حبیب اللہ سید و آقا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں بشارت و مبارک ہو سیدہ حضرت آمنہ امینہ رضی اللہ عنہا کو کہ آپ رضی اللہ عنہا نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس کا حسن و جمال ملاحظہ فرمایا ہے۔

اور بلاشبہ یہ وہ جاہ و منزلت ہے کہ جو عریض اور بہت ہی زیادہ ہے۔
چنانچہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی قدر میں نور ہے جیسے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گال مبارکہ سے نور نے سوتے پھوٹ رہے ہیں اور ان میں گلاب جیسے پھول ہیں جیسے کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک بالوں میں سیاہ رات ہے۔

اور یہ ہے وہ ذات مصطفیٰ کہ جو اگر نہ ہوتے تو قبا کا ذکر نہ کیا جاتا ہمیشہ ہمیشہ اور نہ ہی لوگ محصّب کا ارادہ و قصد کرتے۔ اگر حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ

والسلام کا حسن وجمال کامل اور ہر لحاظ سے پورا ہوا تو اس مبارک میلاد والی ہستی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس کا حسن وجمال بہت ہی زیادہ اور اکثر ہے۔ اگر حضرت موسیٰ کلیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تقرب اور نزدیکی حاصل ہوئی تھی تو تمام رسل عظام اور انبیاء کرام مجھے میری زندگی کی قسم طٰہٰ سے کسبِ فیض کرتے ہیں اور یوں سعید و خوش قسمت ہوتے ہیں۔

اگر سیدنا حضرت عیسیٰ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو شرف عبادت حاصل ہوا تھا تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے بھی جلیل القدر اور عظیم الشان رتبے رکھتے ہیں۔

اے مختار و مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت وغیرہ میلاد آپ کے لئے بہت ہی ثنا و مدح اور تعریف ہے۔ اور بے شمار مدائح و ثنا ہیں جو کہ بلند و بالا اور مرتفع ہیں اور آپ کا ذکر وہ ذکر ہے کہ جس کی ازحد مدح و ثنا اور تعریف و توصیف کی جاتی ہے۔

اے کاش ایک طویل عرصہ تک میرے پاس حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی میلاد مبارکہ کا تذکرہ ہوتا۔ اور اے کاش میری ساری زندگی میں محض حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میلاد کا تذکرہ ہوتا اور جیسے کہ اخبار حقہ میں یہ روایت مستند ہے کہ سیدہ حضرت آمنہ امینہ نے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی قدر کو جنا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم انتہائی مسرور خوش اور مختون تھے۔

اے ذاکر و نعت خوان مصطفیٰ تم حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک حدیث پاک کو بار بار لوٹاؤ کیونکہ میں وہ عاشق و محب مصطفیٰ ہوں کہ جو حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس کے بعد اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کی وجہ سے ایک لمحہ بھر بھی قرار و سکون حاصل نہیں کر سکتا ہوں۔

اللہ سبحانہٗ آپ کی ذات گرامی پر صلوٰۃ وسلام بھیجے جب تک دنیا میں

ہوائیں چلتی رہیں اور صبح صبح جھونکے لہراتے رہیں اور جب تک لوگ محصب کا قصد وارادہ کر کے سفر پر گامزن ہوتے رہیں۔

اے مصطفیٰ آپ پر اللہ سبحانہٗ صلوٰۃ والسلام بھیجے کہ جن کا نام نامی اور اسم گرامی اس کائناتِ عالم اور مخلوق کے درمیان احمد و محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

سیدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ جب میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات گرامی کو جنا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس کیفیت میں پیدا ہوئے کہ آپ کی مبارک آنکھوں میں سرمہ لگا ہوا اور جسد انور پر تیل ملا ہوا تھا۔ آپ کے اطہر واقدس جسم پاک سے خوشبو و مہک آرہی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مختون تھے۔ نیز حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ عزّوجلّ کی بارگاہ اقدس میں سجدہ ریز تھے۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے دونوں مبارک ہاتھ آسمان کی طرف بلند فرمائے ہوئے تھے۔ آپ کے چہرہ انور سے روشنی اور نور کے سوتے پھوٹ رہے تھے۔ چنانچہ حضرت جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی قدر کو اٹھالیا اور آپ کو ایک ریشمی کپڑے کے اندر لپیٹ لیا یہ مبارک کپڑا جنت سے لایا گیا تھا۔ اور حضرت جبرائیل حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ گرامی کو لے کر زمین کے مشارق اور مغارب کا چکر لگایا حضرت سیدہ آمنہ امینہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ میں نے ایک منادی کو یہ ندا و صدا لگاتے ہوئے سنا تم حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مبارک ذات اقدس کو دیکھنے والوں کی نگاہوں سے مخفی و پوشیدہ رکھو۔

ترجمہ اشعار | خوش بختی اور خوش قسمتی آپہنچی اور سرور و فرحت واضح و آشکارا ہوگئی۔ وہ یوں کہ ربیع الاوّل شریف میں چودھویں کا چاند طلوع ہوگیا ہے۔

حضرت آمنہ بنت وہب رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے کہ جب وجودِ اکمل صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ظاہر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ

و آلہٖ وسلم پیدا ہوتے ہی اللہ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو گئے۔ اور ذاکرِ متہلل کی مانند آپ تضرع عاجزی والحاح میں مصروف تھے۔

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں میں نے ارادہ کیا کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسدِ انور پر تیل لگاؤں لیکن میں نے آپ کے مبارک جسم پر تیل ملا ہوا اور لگا ہوا پایا۔ اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی مبارک پلکیں فطرتی قدرتی طور پر سرمئی تھیں اِن کو سرمہ لگا ہوا تھا۔ نیز حضرت آمنہ امینہ رضی اللہ عنہا نے پردوں کے پیچھے سے ایک کہنے والے کو یہ کہتے ہوئے سنا۔ اے آمنہ اس مبارک صاحبزادے کو کائنات اور عالمین سے چھپا کر رکھیں اور لوگوں کے پاس زیادہ دیر مت رکھیں۔ تاکہ آپ عظیم الشان اور مبارک نے مثال نونہال کے ذریعے آسمان کے فرشتوں پر فخر و تہنیت اور ناز کر سکیں اور اے آمنۃ بنت وھب آپ کبھی بھی حضور پُر نور صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی ذاتِ اقدس کے غافل و سست نہ ہونا۔ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اِس واقعہ کے بعد میرے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا تشریف لائے۔ اور ان کو ندا و صدا لگا کر ارشاد فرمایا گیا کہ ابھی آپ اندر نہیں جا سکیں گے حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے پھر سر اُٹھایا تو ایک بادل ملاحظہ کیا کہ جو پھیلتا ہوا آیا اور میرے گھر کے اوپر سایہ کر لیا۔ اس بادل نے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی ذات گرامی کو کچھ عرصہ کے لئے مجھ سے پکڑ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ہاں رکھا۔ اور پھر حضور نبی محتشم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی لمحہ میں میرے پاس لوٹا دیئے گئے پھر میں نے فرشتوں کو دیکھا کہ وہ میرے پاس بڑھے چلے آ رہے تھے۔ اور بیت اللہ شریف کے ستون و ارکان متزلزل لرزتے کانپتے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔ اور میں نے مکہ مکرمہ کے مبارک ٹکڑوں کو رقص کرتے ہوئے پایا جو کہ حضور پر نور کا نور مطلع ہوا تھا اور اس سے آوازیں نکل رہی تھیں نیز میں نے زمین کی تمام جگہوں اور مقاماتِ جمیعہ ملاحظہ کیئے تھے۔ اور بحر و بر میں تمام مقامات دلہنوں کی مانند متجلی

اور منور تھے۔ اور میں نے جو کچھ دیکھا اس سے خوفزدہ ہوگیا حتیٰ کہ میں بات چیت کرنے کی استطاعت بھی نہ رکھتا تھا۔ میں نے حضور نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی عالی قدر ذاتِ اقدس کو دودھ پلانے کا ارادہ کیا تو حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چہرہ انور اور رخ مبارک پھیر لیا میں نے پھر کوشش کی اور حضور نے پھر بھی دودھ نوش نہ فرمایا۔ حتیٰ کہ اسی وقت ایک کہنے والے شخص نے یہ کہا ادھر آؤ اے آمنہ اور یہ لو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی قدر کہ جو خیر الانام اور افضل ترین ہیں انہیں دودھ پلاؤ۔

سیدہ حضرت آمنہ امینہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ میں نے ایک کہنے والے کو یہ کہتے ہوئے سنا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات کو حضرت آدم کی صفوت، حضرت شیث کا مولد، حضرت نوح کی شجاعت، حضرت ابراہیم کا حلم، حضرت اسماعیل کی زبان، حضرت اسحاق کی رضا، حضرت صالح کی فصاحت حضرت ادریس کی رفعت، حضرت لقمان کی حکمت، حضرت یعقوب کی بشارت حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جمال، حضرت ایوب کا صبر، حضرت موسیٰ کی قوت، حضرت یونس کی تسبیح، حضرت یوشع کا جہاد، حضرت داؤد کا نغمہ، حضرت سلیمان کی ھیبت وشوکت، حضرت دانیال کی محبت والفت، حضرت الیاس کا وقار، حضرت یحییٰ کی عصمت، حضرت زکریا کا قبول، حضرت عیسیٰ کا زہد وتقویٰ لی حضرت خضر کا علم عطا فرماؤ۔ صلی اللہ علیہ وسلم

اور اے فرشتو! حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات کو انبیاء کرام اور مرسلین عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اخلاق کے سمندروں میں غوطے دو۔ کیونکہ حضور سرور سروران صلی اللہ علیہ وسلم سید الاولین اور سید الآخرین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ پھر میں نے ایک بادل کو دیکھا کہ جو آگے بڑھتا چلا آرہا تھا۔ اور ایک کہنے والا یہ کہہ رہا تھا۔ کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نصرت وامداد کی چابیاں اپنے پاس رکھ لی ہیں بیت اللہ شریف کی کنجیاں آپ کے

دستِ اقدس میں ہیں نیز میں نے ایک فرشتے کو ملاحظہ کیا کہ جو آگے بڑھا اور اس نے حضور پرُ نور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک کانوں میں کچھ کلام اور گفتگو فرمائی۔ پھر اس فرشتے نے حضور پرُ نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی قدر کے بوسے لئے۔ اور عرض کیا اے میرے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ کو بشارت و مبارک ہو۔ کیونکہ آپ اولادِ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آقا و سید ہیں اور تمام بنو آدم کے باپ و والد!! آپ کی ذاتِ والاصفات کے ذریعے ہی اللہ سبحانہٗ نے رسولوں علیہم الصلوٰۃ والسلام کو ختم فرما دیا ہے۔ اور اوّلین و آخرین کے تمام علوم آپ کو عطا فرما دیئے گئے ہیں نیز سیدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے ایک کہنے والے کو یہ کہتے ہوئے سنا۔ اے آمنہ حضور پرُ نور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک مکان کا دروازہ تین ایام تک ہرگز نہ کھولنا حتیٰ کہ سات آسمانوں کے فرشتے حضور پرُ نور صلی اللہ علیہ کی ذات اقدس کی زیارت حاضری سے فارغ ہو جائیں۔ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور پرُ نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس کے لئے مکان کے اندر بچھونا بچھایا اور حضور سرورِ سروراں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دروازہ بند کر لیا۔ اور میں فرشتوں کی جانب دیکھتی کہ وہ حضور پرُ نور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ جہاں پناہ میں قطار اندر قطار اور فوج در فوج حاضر ہو رہے تھے۔

ترجمہ اشعار | حضور پرُ نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مشرف ربیع الاوّل میں تولد ہوئی اور آپ کی میلادِ مبارکہ کی خوشی میں کائنات رقص کناں ہے جب کہ ستارے متجلی اور نور سے بھرپور ہیں آپ کے پاس جمال و حسن کی دلہن ایک انتہائی عمدہ اور قیمتی حلّہ پہن کر حاضر ہو گئی۔ اور اس قیمتی حلّے کے اندر یوں کوئی شخص آپ سے قبل منور اور متجلی نہ تھا۔ ادھر حضرت آمنہ امینہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرما رہی تھیں کہ میں نے حضور نبی معظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات اقدس کا جمال اور حسن دیکھا جیسے چودھویں کا چاند اپنے بھرپور جوبن پر چمکتا دمکتا اور آب و تاب رکھتا ہے۔ اور میں نے آسمان کے فرشتوں کو آراستہ پیراستہ دیکھا ادھر

کائنات رقص کناں تھی۔ نیز میرے گھر کے اندر بہت ہی رونق و حسن و جمال تھا۔ میں نے دریافت کیا یہ کیا ہے تو آسمان کی بلندیوں سے مجھے فرمایا گیا تم حضور نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و فضیلت کے بارے دریافت نہ کرو۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت بہت ہی بلند اور اعلیٰ وارفع ہے۔

اے آمنہ آپ حضور نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کو ملائکہ آسمان سے کبھی بھی مخفی و پوشیدہ نہ رکھنا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کی قسم ایسا ہرگز ہرگز نہ کرنا۔ بلاشبہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی قدر وہ مشرف متفضل اور کرم و نوازش والی ذات اطہر ہے۔ کہ جو کائنات اور انام سے فائق برتر اور بڑھ کر ہیں۔ اور آپ بلاشبہ قدر اعلیٰ کے مالک آپ ہیں اے اونٹنیوں اور سوار یو اگر تم بوقت عشاء ادھر خیموں کے نزدیک سے گزرو اور انتہائی عمدہ عقیق کے قریب پہنچو تو میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ وہاں پر ضرور قیام پذیر ہونا اور تمہیں مبارک و بشارت ہو کیونکہ اس محفوظ اور مصئون مقام پر ایسے چاند اور بدر کامل صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہ جو کئی چودھویں کے چاندوں سے فائق ہیں اور بہت ہی زیادہ چمکیلے آب و تاب رکھنے والے ہیں۔

میرے پروردگار اللہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر ابداً دائماً صلوٰۃ والسلام نازل فرمائے جب تک کہ پرندے اونچی بلند آواز سے چہچہاتے پکارتے رہیں۔

شب ولادت معجزات کا ظہور

سیدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کی مبارک رات فارس کی آگ بجھ گئی حالانکہ اس سے قبل ایک ہزار برس سے یہ آگ کبھی نہ بجھی تھی۔ نیز ایوانِ کسریٰ پھٹ گیا اور اس کے کنگرے ادھر ادھر بکھر کر ریزہ ریزہ ہو گئے چنانچہ کسریٰ کے چودہ کنگرے گر پڑے۔ بحیرۂ ساوہ طبریہ خشک ہو گیا جادو باطل ہو گیا کہانت ختم ہوئی آسمان کی حفاظت اور نگہداشت فرمائی گئی شیاطین کو ادھر جانے سے روک دیا گیا۔ کہ

وہ اندر داخل ہو کر آواز سن سکیں چنانچہ دنیا کے تمام بت منہ کے بل اوندھے گر پڑے نیز ابلیس عدو اللہ کا تخت بھی منہ کے بل اوندھا گر پڑا یہ سب کچھ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی قدر کی تعظیم وتکریم اور توقیر کے باعث ہوا چنانچہ جب حضرت احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی اور حضور نبی محتشم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی والدہ ماجدہ سے جدا ہوئے تو حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھٹنوں کے بل زمین پر ورود مسعود فرمایا۔ اس وقت حضور پُر نور نبی الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک آنکھ کھلی ہوئی تھی۔

اور حضور نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم آسمان کی طرف نگاہیں بلند فرمائے ہوئے تھے چنانچہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی آیائیں اور دائیاں (دودھ پلانے والی خواتین) حیران ومتعجب ہوئیں۔ اور انہوں نے سیدنا حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے پاس پیغام ارسال فرمایا۔ اور آپ رضی اللہ عنہ کو اس امر کی اطلاع دی۔ اور سیدنا حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی قدر کے مبارک جسم پر سے کپڑا اٹھایا تو اس وقت حضور نبی الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مبارک انگلیاں چوس رہے تھے اور آپ ان سے دودھ نوش فرما رہے تھے چنانچہ اس وقت کے اہل عرب کا دستور تھا کہ جب ان میں کوئی مولود جنم لیتا تو وہ اس کے لئے دایاں اور دودھ پلانے والی خواتین تلاش کرتے تھے اور بچہ جننے والی ماں اس بچے کو دودھ نہیں پلایا کرتی تھی۔ اور جب حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی تو دودھ پلانے والی تمام خواتین سے یہ مسئلہ دریافت کیا گیا کہ کون ہے جو حضور پُر نور کو دودھ پلائے چنانچہ ان میں سے ہر ایک یہ کہتی کہ میں حضور اقدس کو دودھ پلاتی ہوں۔ نیز چونکہ تقدیر اور قضاء الٰہی کے مطابق فیصلہ ہو چکا تھا اور حکمت کے عین مطابق حکم ہو چکا تھا کہ اس درِ یتیم صلی اللہ علیہ وسلم اور نفیس

حلیمہ سعدیہ کا حضور کو دودھ پلانے کا بیان

کریمہ کو محض حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا ہی دودھ پلائیں گی۔

چنانچہ سیدہ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ جس سال حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات اقدس ولادت باسعادت ہوئی تو اس سال لوگ سخت تکلیف اور شدت عظیمہ میں مبتلا تھے۔ آپ کی ولادت باسعادت سے قبل کا سال قحط والا سال تھا۔ نیز یہ کہ ہم تمام لوگوں سے زیادہ فقر و افلاس میں مبتلا تھے۔ نیز مشکلات میں مبتلا تھے نیز حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں قبیلہ بنو سعد کی خواتین کے ہمراہ نکل کر روانہ ہوئی تاکہ دودھ پلانے والے بچے لاؤں۔ اور میں دوسری خواتین کے ہمراہ سواری کے خچر پر سوار تھی یہ خچر بہت ہی کمزور اور نحیف و نزار تھا۔ اس وقت ہمارے گھر کے اندر دودھ کا قطرہ تک نہ تھا۔ نیز ہم رات بھر سو بھی نہیں سکتے تھے کیونکہ ہمارے بچے روتے تھے، اور شور مچاتے جس سے ہم رات بھر جاگتے رہتے تھے۔ اور نہ ہی میرے سینے کے اندر اس قدر دودھ تھا کہ جس سے میرا بچہ سیر شکم ہو جاتا۔ اور جب ہم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اللہ سبحانہٗ اس کو مشرف و مکرم بنائے تو دائیاں اور خواتین اس امر کے لئے روانہ ہو گئیں کہ وہ دودھ پینے والے بچوں کو تلاش کریں۔ ادھر میں اور میرے ہمراہ ساتھ دایاں باقی رہ گئیں۔ اور ہماری ملاقات سیدنا حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ اور عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میرے پاس ایک چھوٹا بچہ ہے اور اے دودھ پلانے والیو! تم ادھر آؤ تاکہ اس بچے کو دیکھ لو اور جس آپا کی مرضی ہو یا اس کے مقدر میں ہو اس کو یہ بچہ لے لینا چاہیئے۔ حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتی ہیں کہ ہم سب آپا خواتین حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ چلی گئیں۔ اور ہم دودھ پلانے والی سب خواتین نے جب حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی قدر کو دیکھا تو ہم میں سے ہر خاتون کہنے لگی کہ میں حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی اقدس واطہر کو دودھ پلاؤں گی۔ اور جب یہ عورتیں حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی

بارگاہ اقدس میں آگے بڑھ کر حاضر ہوئیں تو حضور پُر نور ان میں سے ہر آیا سے روگردانی اور اعراض فرمالیا کرتے لیکن جونہی میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آگے بڑھی تو اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ملاحظہ فرمایا تو آپ مسکرائے اور میری جانب بڑھے۔ چنانچہ میں نے حضور سرور سروران صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی گود میں رکھ دیا پھر سرور سروران صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی قدر کو اپنا پستان آپ کے منہ مبارک میں دیا۔ اور سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دایاں پستان اپنے منہ مبارک میں لیا۔ اور دودھ نوش فرمایا اور جب میں نے حضرت مصطفیٰ کو بایاں پستان پیش کیا تو حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اعراض اور روگردانی اختیار فرمالی۔ کیونکہ اِس وقت حضور نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کو اس حقیقت کا علم تھا کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی بھائی کا حصہ ہے۔ چنانچہ بقول حضرت حلیمہ "حضور اقدس سے میری محبت و الفت اور زیادہ بڑھ گئی اور میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں مزید رغبت و شوق کا اظہار کرنے لگی۔ اور جب میں نے اس امر سعادت کا ارادہ کر لیا کہ میں حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس کو لے کر بڑھوں تو سیدنا حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔ بلاشبہ حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یتیم ہیں اور آپ کے والد گرامی کا وصال ہو چکا ہے۔ حضرت حلیمہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضور نبی معظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے والد گرامی کے وصال کے متعلق سُنا تو حضرت عبدالمطلب سے عرض کیا کہ آپ مجھے مہلت دیجئے تاکہ میں اس امر کے بارے اپنے خاوند حارث کے ساتھ صلاح مشورہ کر سکوں سیدہ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ بعد ازاں میں اپنے خاوند کے پاس بغرض صلاح مشورہ حاضر ہو گئی۔ اور انہیں اس امر کی کہانی بیان کی تو مجھے میرے خاوند نے کہا کہ ضرور آپ انہیں لے آئیں ہو سکتا ہے کہ اللہ سبحانہٗ ان میں سے برکت و مِس بنا دے اور ہم یوں سعادت مند و خوش نصیب ہو سکیں پھر میں حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم

ذات بابرکات کے پاس واپس لوٹی ہیں نے حضرت سرور سروران صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑ لیا۔ اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی گود میں رکھا۔ اور میں نے حضور نبی محتشم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات کو دودھ پلانا شروع کر دیا۔ اور جب صبح ہوئی تو میرے خاوند نے میرے سامنے سواری کے اِس خچر کو بڑھایا۔ اس وقت دودھ پلانے والی آیا خواتین کے پاس ستر خچر تھے ان میں سے میرا خچر سب سے زیادہ ناتواں اور نحیف وتزار تھا۔ میں اس کے اوپر سوار ہو گئی اور حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنے سامنے وآگے بٹھلایا کہ اچانک اس قدر چست اور پھرتیلا ہو گیا اور تمام خچروں سے آگے بڑھ کر سبقت وفوقیت لے گیا۔ لوگ یہ سب کچھ دیکھ کر متعجب وحیران ہو گئے کہ یہ تمام دوسرے خچروں سے سبقت وفوقیت لے گیا چنانچہ میں حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ گرامی قدر سے بہت خوش ومسرور ہوئی۔

اے حلیمہ سعدیہ آپ کو فضائل ومناقب مبارک وبشارت ہو کیونکہ آپ تو الطاف عمیمہ حاصل کرنے میں فائز المرام اور کامران ہو گئی ہیں نیز تمہارے جملہ امور مستقیمہ ہو کر سنور گئے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خلقتِ عظیمہ عالیہ کس قدر شیریں ولذیذ ہے۔ آپ کو بشارت ومبارک ہو آپ اے حلیمہ طیب وعمدہ اور خوشبودار ہو گئی ہیں آپ کو سرور خوشیاں اور مبارکبادیاں بخت میں ملی ہیں اور آپ نے تو حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کے باعث ہر قسم کی آرزوئیں اور تمنائیں حاصل کر لی ہیں۔ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات اقدس ایسی جلیل القدر نبی ورسول ہے کہ جنھوں نے ہر قسم کے معانی حاصل فرمائیے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خوشگوار طلوع وظہور پاک کے باعث آپ دونوں جہانوں کی نعمتیں حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئی ہیں۔ لہٰذا اے حلیمہ سعدیہ آپ کو بشارت ہو کہ آپ انتہائی عمدہ اور پاکیزہ مرتبہ پر فائز ومتعین ہو چکی ہیں رضی اللہ عنہا اللہ سبحانہٗ نے آپ کو توفیق بخشی اور

آپ نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلانے کی سعادت پالی ہے اور خیر الخلق صلی اللہ علیہ وسلم کی آیا بنی ہیں یوں آپ نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت حاصل کرلی اور آپ دوسروں کی شافعہ ہوں گی۔ نیز حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے عالی قدر اوصاف میں سے حسنِ قناعت بھی ہے مبارک اور بشارت ہو کہ آپ جنتِ نعیم میں مقیم ہوں گی۔

اے حلیمہ! آپ کو بشارت و مبارک ہو کہ آپ طیب خوشبودار اور عمدہ ہوگئی ہیں آپ نے حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عالی قدر ذات کی پرورش کی سعادت پالی کہ جو ہادی اور ایسی ہستی ہیں کہ جن کا فدیہ دیا گیا ہے۔ اور حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسی ہستی ہیں کہ جنہوں نے مکارم کا لباس زیب تن فرما رکھا ہے۔ جب حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جوبن پر ہوں اور ظہور فرمائیں تو چاند کا حسن و جمال آپ کی خوبصورتی لازوال کے مقابلے میں ہیچ ہوتا ہے۔ کیونکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرہ انور میں اوصافِ کریمہ عالیہ مخفی فرمائے ہوئے تھے

آپ کو بشارت مبارک ہو اے حلیمہ کہ آپ طیب و پاکیزہ ہوگئی ہیں۔

حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال و حسن کی علامات اور عمدہ آیات اس کائنات میں بے حد و حساب ہیں اور آپ کے مکارم اخلاق کی آیات یہاں پڑھ کر تلاوت ہوتی ہیں آپ ایسے حبیب معظم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہ جن کی ذاتِ اقدس کو عمدگی تواصل کے ساتھ حاصل ہے۔ نیز آپ کے وہ مفاخر و مناقب جو عیاں و ظاہر ہوئے وہ عظیم ہیں۔

اے حلیمہ! آپ طیب عمدہ اور خوش رہیں آپ کو بشارت و مبارک ہو حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم ایسے نبی محتشم و معظم ہیں کہ جن کا نور حسن ظاہر واضح اور عیاں ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے حبیب ہیں کہ جن کی مہک و خوشبو اس دنیا میں اور کائنات کے کونے کونے میں پھیلی ہوئی ہے حضور پُرنور صلی اللہ

علیہ وسلم کے عالی قدر اوصاف میں آپ کے مدائح و تعریفات پڑھی جاتی ہیں اور حضور پُر نور کی برکت عالیہ سے اے حلیمہ آپ مقیمہ ہوئی ہیں لہٰذا آپ کو بشارت و مبارک ہو آپ عمدہ و طیب اور اچھی طرح خوشگواری و خوشی محسوس فرمائیں جس شخص نے یہ سعادت حاصل کی کہ وہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی عالی قدر ذات اقدس پر صلوٰۃ وسلام بھیجے اُس کا مقدر اور ملجأ و ماویٰ دارالخلد ہے۔ اس کے ہاں اللہ کی بے پناہ اور بکثرت نعمتیں لپک کر آئیں گی اور جنتوں باغوں میں حوریں اس کی نوکرانیاں اور لونڈیاں ہوں گی اے حلیمہ آپ کو مبارک و بشارت ہو کہ آپ طیبہ عمدہ اور خوش ہوئی ہیں۔

سیدہ حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ میں جب کبھی بھی کسی درخت یا کسی پتھر کے نزدیک سے گزرتی یا کسی پختہ مکان کے پاس سے میرا گزر ہوتا تو وہ مجھے یہ الفاظ کہتا اے حلیمہ سعدیہ آپ کو بشارت اور مبارک ہو۔ اور میں نے جب حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس و اطہر سے ایسے معجزات کا صدور دیکھا تو میں متعجب اور حیران ہو گئی بلکہ میں بہت خوش و مسرور ہوئی۔ نیز حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے نورِ پاک کے باعث میں گھٹا ٹوپ سخت اندھیروں میں بھی دیکھنے کی قوت رکھتی تھی کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے سخت گھپ اندھیرے چھٹ گئے۔ اور میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار و تجلیات میں سفر کرتی ہوئی اپنے گھر میں پہنچی تو اس وقت میرے ارد گرد دور دراز تک روشنی اور نور پھیلا ہوا تھا۔ اور جب خاندانِ بنو سعد نے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی قدر کے انوار و تجلیات کی طرف دیکھا تو بے اختیار پکار اُٹھے اے حلیمہ یہ آب و تاب اور چمک دمک رکھنے والا نور اور روشنی کیسی ہے؟

ترجمہ اشعار | جب سیدہ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کی ذاتِ اقدس کے لئے یہ امر پایۂ تحقیق کو پہنچ گیا کہ حضور نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار و

تجلیات چمکنے دمکنے والے ہیں تو آپ بے پناہ خوش ہوئیں پھر کھڑی ہوئیں اور آپ نے حضور پُرانور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے مبارک گلے کے ساتھ لگایا جو کہ خیرالانام صلی اللہ علیہ وسلم اور ہمارے نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

اے حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا آپ یہ ارشاد فرماتی ہیں کہ ہم پر سے مشقت اور تکلیف وغیرہ سب زائل ہو گئے ہیں اور ہمارے پاس سارے جہان کی خوشیاں و فرحتیں آپہنچی ہیں اسے ہمارے کامرانی کامیابی اور ہماری انتہائی عمدہ خوش بختی! کہ ہم نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کی بدولت اپنی آرزوئیں اور تمنائیں حاصل کر لی ہیں

وجود مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور بلا شبہ شمس ضحیٰ ہے۔ اور معنی صفا ہے آپ کا نور مبارک عطاء اور بخشش کا خزانہ اور وفا کا راز و بھید ہے جو کہ ہمارے ہاں دودھ نوش فرمانے والے بچے کی حیثیت سے تشریف لائے ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کے لئے بشارت اور مبارک ہو۔ کہ جو سعادت مند اور خوش نصیب ہو گئی ہیں اور حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا خطرناک خوفناک امور سے بچ گئی ہیں اس لئے کہ اللہ کریم نے حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے ہمراہ وعدہ فرمایا ہے کہ آپ ہمارے افضل خیر اور عمدہ نبی معظم حضرت احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلائیں گی۔

اللہ سبحانہ نے اپنے حبیب معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر و منزلت ہمارے درمیان بلند و بالا فرمائی ہے۔ اور آپ کی ذات اقدس کے فخر و ناز کا ہمارے درمیان اعلان فرمایا ہے اسے خوش قسمتی حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی قدر کا ذکر پاک بار بار دہرایا گیا ہے اور سبھی عاشق مصطفیٰ ہیں وہ فائز المرام و کامیاب ترین ہی تو ہیں!

اگر تمہارا ارادہ خوش قسمتی و خوش بختی کے حصول کا ہو تو حضور پُرنور صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کی محبت کے ساتھ لذت و سرور حاصل کیجئے بس خوش بختی اور خوش قسمتی اس امر میں ہے۔ کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی قدر کے ساتھ از حد الفت و محبت رکھی جائے۔ اے اللہ! تیری ذات اقدس سے یہ التجا اور دعا ہے کہ جب یوم حساب ہو تو ہم سب محبین مخلصین کو حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شفاعتِ عظمٰی سے خوش نصیب و خوش بخت بنانا آمین

سیدہ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس قدر جلدی اور سرعت سے قد مبارک کے لحاظ سے بڑھنے لگے کہ بچوں میں سے کوئی بھی اس قدر تیزی اور سرعت سے نہیں بڑھتا اور جب حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات گرامی قدر کی عمر مبارکہ چھ ماہ ہوئی تو میں نے سب سے پہلے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا مندرجہ ذیل کلام اور گفتگو سنی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ارشاد فرما رہے تھے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا	اللہ بہت بڑا اور کبیر ہے۔ اور
وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ	سب تعریفیں اللہ سبحانہٗ کیلئے
کَثِیْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰہِ	ہیں اور صبح و شام ہم سبحان اللہ
بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا	کہتے ہیں (ص ۳۴)

جب حضور سرور سروران صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عمر مبارکہ چار برس ہوگئی تو ہم حضور نبی الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات گرامی کو ہمراہ لے کر آپ کی والدہ ماجدہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں لائے۔ اور ہمیں اس وقت حضور نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس کی سب سے زیادہ فکر اور آپ کا غم تھا۔ نیز ہم نے کہا کہ اگر حضرت آمنہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے پاس چھوڑ دیں تو ہم آپ کی ذاتِ اقدس کے متعلق ڈرتے ہیں اور جب تک۔ ہم سے ہو سکا ہم حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات اقدس کی تربیت و پرورش بھی کریں گے۔ تاہم اس طرح ہمارا مقصد اور مطلوب محض یہ ہے کہ ہم حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی قدر کی برکت

کے متمنی ہیں چنانچہ حضرت آمنہ امینہ رضی اللہ عنہا نے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو ہمارے ہمراہ لوٹا دیا۔ جب کچھ دنوں کا عرصہ بیت چکا تو حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا: اے میری والدہ میں اپنے بھائیوں کو دن کے وقت نہیں دیکھتا؟ تو میں نے حضور نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم کو عرض کیا آپ کے رضاعی بھائی بھیڑ بکریاں ہمارے گھروں اور مکانوں کے ارد گرد سے جا کر چراتے ہیں تو حضور نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا: آپ مجھے بھی ان کے ہمراہ بھیج دیں تاکہ میں وہاں پر بکریاں چرالاؤں حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے ڈورے میں پرو دیا ہوا ایک گھونگا لیا اور اس کو حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے گلے میں ڈال دیا تاکہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی قدر نظر بد سے محفوظ و مصؤن رہے۔ پھر حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک عصا اور لاٹھی پکڑی آپ ادھر یوں تشریف لے چلے کہ جیسے سادگی سے راعی چلتے ہیں اور جب آپ چراگاہ سے ادھر گھر میں بوقتِ عشاء واپس تشریف لائے تو میں حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی کیفیت اور حالت کے بارے میں دریافت کرتی تھی۔ تو آپ کے ساتھ آپ کے رضاعی بھائی مجھے بتلاتے کہ ہم حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس سے عجیب و غریب اور حیران کن نشانیاں ملاحظہ کرتے تھے۔ مثلاً اگر حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی خشک جگہ پر تشریف لے چلتے تو یہ بیابان اور خشک جگہ اسی وقت سر سبز و شاداب ہو جاتی تھی۔ اور حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کبھی کسی درخت کے پاس سے گزرتے یا کسی پتھر کے نزدیک سے تشریف لے چلتے تو وہ درخت اور پتھر لازمی طور پر حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام عرض کرتا اسی طرح ایک دن یوں ہوا کہ ہمارے ساتھ سرور سروران باہر چراگاہ میں تھے حضرت حلیمہ فرماتی ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے بھائی گھبراہٹ اور جلدی سے دوڑتے ہوئے تشریف لا رہے تھے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زور زور سے پکار رہے تھے اے

میری ماں اے میرے والد!! میرے قریشی بھائی کو جا کر سنبھالو کیونکہ آپ کو تو دو افراد نے پکڑ لیا ہے۔ اور انہوں نے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا بطن مبارک چاک کر دیا ہے۔ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ ہم یہاں سے نکل کر روانہ ہو گئے اور ہم نے حضور نبی معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی قدر کا رنگ متغیر و متبدل پایا حضرت حلیمہ فرماتی ہیں کہ میں نے دریافت فرمایا اے میرے صاحبزادے آپ، کو کیا ہو گیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے میری ماں، میرے پاس دو شخص آئے کہ جن کے جسم پر سفید رنگ کے کپڑے تھے۔ اِن کے ہمراہ سونے کا ایک طشت تھا کہ جو برف سے بھرا ہوا تھا انہوں نے میرے بطن کو شق کیا اور اس کے اندر سے عالقہ سودا (سیاہ رنگ کا گوشت) نکالا۔ پھر انہوں نے اس کو پھینک دیا۔ اور فرمانے لگے اے حبیب اللہ یہ آپ کی ذات میں حظّ الشیطان تھا کہ جس کو نکال دیا گیا ہے پھر انہوں نے میرے قلب اطہر اور مبارک دل کو دھویا۔ اور اس کے اوپر بھی وہی برف لگائی۔ تاہم اس سے مجھے درد و الم نہیں ہوتا تھا۔ پھر انہوں نے اس کے اوپر نور کی مہر لگائی تو میں خاتم اور مہر کی ٹھنڈک اپنے دل کے اندر پا رہا تھا۔ اور یہ ٹھنڈک میری اطراف وجوانب میں پائی جاتی تھی۔ پھر بنو سعید تمام کے تمام آگے بڑھے یہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس کو بوسے دے رہے تھے اور آپ کی حالت کے بارے دریافت کر رہے تھے۔ تو حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی حالت اور کیفیت کے بارے مطلع فرمانا شروع کر دیا چنانچہ قوم یہ سن کر متعجب اور حیران ہو گئی پھر مجھے ارشاد فرمایا گیا اے قوم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کو واپس لے چلیں اور آپ کو اپنے دادا کے پاس پہنچائیں۔ کیونکہ آپ کی ذات کے بارے ہمیں خوف اور ڈر ہے۔ حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ہم حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر آپ کی والدہ ماجدہ کے پاس پہنچے تو حضرت آمنہ نے پوچھا آپ۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو

اس قدر جلدی کیوں واپس لائے ہیں؟ حالانکہ آپ تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم
کی ذات اقدس کو ہمراہ رکھنے پر بہت حریص اور متمنی تھے؟ تو حضرت حلیمہ اور آپ
کے خاوند نے حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کو ساری بات کہہ سنائی۔ تو حضرت آمنہ
رضی اللہ عنہا ارشاد فرمانے لگیں کیا آپ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی جلیل
القدر ذات گرامی کے بارے میں ڈر رہے کہ آپ کو العیاذ باللہ شیطان کوئی ضرر
تکلیف پہنچائے گا۔ ہرگز نہیں شیطان آپ کا بال بیکا بھی نہیں کرسکتا ہے اور بلاشبہ
میرے اس صاحبزادے کی بے مثل اور منفرد شان و شوکت ہے جو کہ عظیم اور
جلیل القدر ہے۔ لہذا اے حلیمہ آپ یہ خیال دل سے جانے دیجئے اور واپس
لوٹ جائیں سیدہ حضرت حلیمہ سعدہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ جب حضور
نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارکہ چھ برس ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ
ماجدہ کا مقام ابواء میں وصال ہوگیا۔ اور ابواء مکہ مکرمہ مدینہ منورہ کے درمیان
ایک گاؤں تھا۔ پھر حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا حضرت عبد المطلب رضی
اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کفالت اور پرورش فرمائی۔ بعد ازاں جب
حضور نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارکہ آٹھ برس کی ہوئی تو اس وقت حضور پُر نور
صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا سیدنا حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ کا وصال ہوگیا۔
پھر آپ کے چچا حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ نے آپ کی پرورش اور کفالت
کی اور جب حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارکہ دس برس ہوگئی تو اللہ کی بارگاہ
سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس کو فخر و وقار حاصل ہوا۔ اور جب حضور
پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے چلتے تو سفید رنگ کا بادل آپ کے اوپر سایہ
کرتا۔ یہ بادل اس مقام پر کھڑا ہوجاتا کہ جہاں پر حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کھڑے ہوتے۔ اور وہاں وہاں چلنے لگتا کہ جہاں جہاں حضور پُر نور صلی اللہ علیہ
وسلم تشریف لے چلتے تھے۔ اور جب حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارکہ
چالیس برس پوری ہوگئی تو اللہ سبحانہ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین

نبی پاک کی والدہ ماجدہ اور جد امجد کا انتقال

مبعوث فرمایا۔

صَلَّی اللّٰہ علیہ وسلم وعلیٰ آلہٖ وکُلّ ناسِجٍ عَلیٰ مَنْوَالِہٖ آمین

ترجمہ اشعار | مولی الوریٰ مبدیٰ معید ہمیں ہر آن اور ہر گھڑی کافی ہے یعنی ہمارا وہ پروردگار کہ جو احسان اکرام اور امتنان والا اور اس دن معافی بخشنے والا ہے کہ جب یوم وعید آئیگا۔ اللہ سبحانہ حیؔ، علیم، واجد، باقی، غنی اور ماجد ہے۔ وہ عادل الٰہ، واحد، برّ، رؤف ورحیم ہے اپنے بندوں کے ساتھ اے وہ ذاتِ اقدس کہ جس سے جب دُعا کی جاتی ہے تو وہ اس کو شرف قبولیت عطا فرماتا ہے۔ ہم پر سے یہ حجاب اٹھا دے۔ اور اپنی جناب میں ہمارے وصل کے ساتھ اپنی بارگاہ ہماری التجاؤں دعاؤں کو حسن نے ہمیں حسنیٰ عطا فرمادے بلکہ اس سے بھی زیادہ عطا فرمادے اے اللہ نوازل میں قدیم ہے اور تو ہمیشہ ہمیشہ لطیف ہی رہا ہے ہم پر سے اِس وبال اور مصیبت کو ختم فرمادے کہ جو ہمارے اوپر نازل شدہ ہے یعنی سخت ترین اور اشد ترین مصائب و آلام کو ہم سے ٹال دے۔

اے اللہ جو کہ سلام ہے ہماری طرف سے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام نازل فرمادے اور اے سلام یوم جزا کو ہمیں سلامتی عطا فرمادے ایسے امور سے کہ جن سے ہم خائف اور ڈرنے والے ہیں اے مجید اور بزرگ!

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل صحابہ کرام سرداروں پر کہ جو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کے ذریعے سفید وسیاہ سب لوگوں کے آقا بن گئے

خصوصاً صحابہ کرام ـــــ کے حاسدوں کافروں کو مٹانے والے اللہ کی تلوار حضرت خالد ابن ولید رضی اللہ عنہ پر حضور کی متابعت میں بے پناہ صلوٰۃ وسلام ہو۔

استغفارۃ الشیخ العلمی

شیخ علمی کا اللہ سے استغفار فرمانا

شیخ علمی کا ایک قصیدہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ترجمہ اشعار | میں اللہ سبحانہ، سے اپنے گناہوں اور لغزشوں سے گناہوں کی توبہ کرتا ہوں میں اپنے وجود، اپنے علم اور عمل سے استغفار کرتا ہوں۔

میں اللہ سے استغفار کرتا ہوں کہ میں اللہ سبحانہ کی مدح وثنا کو شمار نہیں کرسکتا ہوں اللہ سبحانہ پاک ہے اور روزِ ازل سے اس مدح وثنا کی جاتی ہے۔

میں اللہ سبحانہ سے استغفار کرتا ہوں جو ہمارا بلند وجلیل خالق ہے خصوصاً شبیہ، ضد اور مثل سے پاک وطاہر ہے میں اللہ سبحانہ سے استغفار کرتا ہوں اپنے قول سے اور میرے ساتھ میرا ولی وسرپرست ہے اور جو کچھ میرے پاس ہے اور میں اپنے خیلوں سے استغفار کرتا ہوں میں اپنے تمام وجود سے استغفار کرتا ہوں۔ اور حالتِ کسل وسستی میں مجھ سے جو غلطیاں اور خطائیں ہوئیں ان سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔ میں اپنے بالوں اور اپنی کھال سے استغفار کرتا ہوں اور ایسے تصور وسوچ کے حاضر ہونے سے کہ جو میری امیدوں پر پانی پھیر دے۔ اور ان سے دور کرنے والا ہو۔

میں اللہ سے استغفار کرتا ہوں ایسے امور سے کہ جن کو میں جانتا نہیں ہوں۔ خطایا گناہوں سے خواہ وہ جان بوجھ کر کئے گئے ہوں اور لغزشوں خطاؤں سے توبہ کرتا ہوں۔ میں توبہ واستغفار کرتا ہوں ایسی عمر اور زندگی سے کہ جو یوں ہی ساری بیکار گزر جائے۔ اور جس عمر کا کل مستقبل میں کوئی نفع نہ ہو جب کہ ہم پریشانی واضحلال کے وقت اپنے دل کے پھرنے وتقلب سے استغفار وبخشش

طلب کرتا ہوں۔

میں اپنی خطا، دو گناہ اور غصے سے اللہ سبحانہ کی ذاتِ اقدس سے استغفار کرتا ہوں اور اپنی رضا، حکم و عدل سے بھی بخشش کا طلب گار ہوں۔

میں ایسی بات اور قول سے استغفار کرتا ہوں کہ جب وہ بھر جائے اس میں فاسد خیالات ہوں اور میں جھوٹی امیدیں باندھتا پھروں۔ میں اس حال سے استغفار کرتا ہوں کہ جو جب وارد ہو جائے اور اس کے ساتھ دواعی نفس جلدی سے مل جائیں۔ میں ایسے ستر اور راز سے استغفار کرتا ہوں کہ عمد و خلل کے ظاہر اس کے برعکس و متضاد ہوں۔ میں ایسے ظن فاسد سے استغفار کرتا ہوں کہ جو صاحب ظنِ فاسد کو کل گناہ اور وبال سے ذلیل و رسوا کر دے گا۔ میں اللہ سبحانہ سے اپنے ایسے ذکر سے استغفار اور بخشش کا طلبگار ہوں کہ جس کے اندر خیالاتِ فاسد کھٹکیں اور اس کے اندر مختلف نقائص و علل شامل ہوں۔ میں اپنی ایسی نگاہ و نظر کے بارے اللہ سبحانہ، سے استغفار کرتا ہوں کہ جو نگاہ جب کبھی کچھ ملاحظہ کرے اور وہ جلدی و تیزی کے ساتھ عبرت حاصل نہ کرے میں اپنے اس ستر و ضمیر سے استغفار کرتا ہوں کہ جو اللہ سبحانہ مہیمن جل اللہ کے سوا کسی دوسرے کو اس کی مثل دیکھے میں اللہ سبحانہ، سے اپنے ایسے کانوں کے متعلق استغفار کرتا ہوں کہ جو جب کوئی آواز سنے تو اس کا معنیٰ حقیقی نہ سمجھنے پائے۔ میں اپنے اس کلام اور نطق سے استغفار کرتا ہوں کہ جو ذکر الٰہی کے بغیر ظاہر و عیاں ہو اور اس میں یوں ہی لغو لڑائی و جھگڑا نمایاں ہو۔ میں اپنے اِس سانس اور جان کے بارے اللہ سبحانہ، سے استغفار کرتا ہوں اگر یہ دونوں خیر و عدل کے راستوں پر گامزن نہ ہوں۔ میں اپنی طبیعت اور طمع سے اس امر کا استغفار کرتا ہوں جب کہ یہ دونوں تلبیس و حیل سے محفوظ و مصئون نہ ہو میں اپنے اس خُلق اور خَلق سے اللہ کی بارگاہ میں استغفار کرتا ہوں کہ جو حسنِ قول اور حسنِ عمل کے ساتھ آراستہ پیراستہ نہ ہوں میں اپنے اس ہاتھ کے بارے میں اللہ سبحانہ، سے استغفار کرتا ہوں کہ جو غیر حق اللہ میں جھوٹ پکڑے

اور یوں نظام عالم میں خلل انداز ہو۔ میں اپنے اس پاؤں سے اللہ کی بارگاہ سے استغفار کرتا ہوں کہ جب وہ زمین کے اندر پھیلے اور غیر اللہ کی خاطر چلے یوں مجھے ذلیل وخوار کر دے۔ میں اللہ سے استغفار کرتا ہوں ایسے امور سے کہ جو میرے دل کے اندر کھٹکیں اور اولین و پہلے آقاؤں سرداروں کی سیرت اور اخلاق کے برعکس ہوں۔

میں اللہ سبحانہ سے بخشش اور غفران کا طلب گار ہوں کہ جو ہمیں شدید مصائب اور جرم تکالیف سے نجات دلائے۔ میں اللہ سبحانہ، سے استغفار کرتا ہوں ان ستاروں کی تعداد کے برابر کہ جو روز سالف ازل سے گزر رہے ہیں۔

میں اللہ سبحانہ سے روئے زمین کے قطروں کے برابر استغفار کرتا ہوں جو کہ تمام کے تمام ہوں۔ اور دنیا پر موجود تمام چیونٹیوں انسانوں اور آنکھوں کی تعداد کے برابر مغفرت و بخشش کا طلب گار ہوں۔ میں ہواؤں کی تعداد کے برابر استغفار کرتا ہوں۔ اور موسلادھار بارش کے بادلوں کی تعداد کے برابر استغفار کرتا ہوں۔

میں اللہ سبحانہ، سے استغفار کرتا ہوں تمام اور جمیع مخلوق کی تعداد کے برابر اور روئے زمین کے میدانوں پہاڑوں پر یہاں جس قدر انسان سانس لیتے ہیں اس کی مقدار کی تعداد میں استغفار کرتا ہوں میں سمندروں کی تعداد اور مقدار میں اللہ سبحانہ، سے استغفار کرتا ہوں اور اس تعداد میں جس قدر مخلوق، موجیں اور چوٹیاں ہیں ان کی مقدار میں طلب بخشش کرتا ہوں۔

میں ہواؤں کی کل اور مجموعی تعداد کے برابر استغفار کرتا ہوں اور ان بادلوں کی تعداد کے برابر استغفار کرتا ہوں کہ زبردست اور موسلادھار بارش کی صورت میں ہم پر برسیں و نازل ہوں۔ میں اس مقدار میں اللہ سبحانہ، سے استغفار کرتا ہوں کہ جس تعداد میں روز ازل سے اہل عناد و اہل کفر کے ساتھ بہادر سواروں

کی جانب سے جہاد ہوا۔

میں اللہ سبحانہٗ سے اس مقدار اور تعداد کے برابر استغفار کرتا ہوں کہ جب تک حاجی صاحبان ارض حجاز میں گناہوں کی مغفرت کرانے اور خطائیں بخشوانے کے لئے ارض حجاز میں حاضر ہوتے رہا کریں۔ میں اللہ سبحانہٗ سے درختوں کی تعداد کے مساوی استغفار کرتا ہوں اور اِن دنیا کے تمام درختوں و نباتات کے دانوں، کلیوں اور خوشوں کے برابر میں اللہ سبحانہ جل جلالہ سے پرندوں کی تعداد، کل جانوروں، تمام شہد کی مکھیوں کی تعداد اور چکوروں کی تعداد کی مثل و مانند۔

میں اللہ سبحانہ سے علوم کی تعداد کے برابر استغفار کرتا ہوں جب کہ علوم کو برّ و عمل کی زیادتی کے ساتھ دگنا اور دوہرا کر دیا جائے۔ میں کیڑے مکوڑوں کی کل تعداد اور برّ و بحر کی تمام مچھلیوں اور جانوروں کی مجموعی مقدار کے برابر اللہ سبحانہٗ سے استغفار کرتا ہوں میں اللہ سبحانہٗ سے اپنے قول و عمل سے استغفار کرتا ہوں اگر یہ قول و عمل تمام علتوں اور بیماریوں سے پاک و صاف نہ ہو۔ میں اللہ سبحانہٗ سے تمام وجہ دکائنات کے برابر استغفار کرتا ہوں جب میں اس کو اس ـــــ کے ازل کی جانب سے دیکھوں اے اللہ قصیدہ نظم کرنے والے کی مغفرت فرما اور اسکو پڑھنے والے کی مغفرت فرما دے اس پر اپنا خصوصی لطف و کرم فرما۔ اور اس کے سننے والے پر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عالی قدر واسطہ سے خصوصی سخاوت اور کرم فرما

تیرے چھوٹے بندے علمیؔ نے فقیرانہ حالت میں تجھ سے وعدہ پورا کیا ہے۔ اور وہ تیری جود و سخا کا امیدوار ہے اے میرے امیدوں کی آماجگاہ۔

اے اللہ علمی پر خصوصی احسان و اکرام فرما دے اور اِن کے اوپر کئی گنا نعمتیں نازل فرما دے۔ اور اے اللہ ان کو ہر طرح کی ذلت و نکبت اور عذاب سے محفوظ رکھ۔ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی آل، محبین اور پڑوسیوں پر نیز آپ

کے تمام بھائیوں پر مسلسل لگاتار برسنے والا فیض بے اندازہ نازل فرما۔
اسی طرح ایسے تمام مسلمانوں پر بھی کہ کتب انبیاء کرام پر ایمان لائے اللہ کی رحمت ہو۔ اے گناہوں کی بخشش و مغفرت فرمانے والے۔
پھر صلوٰۃ ہو مختار اور ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ جود وجود کے خزانے ہیں اور مخلوق و رسل کا ملجا و ماویٰ ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس مجتبیٰ ہیں کہ جو قبیلہ مضر میں سے مبعوث ہوئے اور جو سب سے زیادہ واضح راستوں سے ہمارے لئے سراپا رحمت بن کر تشریف لائے۔ اسی طرح حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمٰن کی جانب سے صلوٰۃ و سلام ہو جو صلوٰۃ والسلام اللہ سبحانہ کی عالی بارگاہ میں آپ کو اعلیٰ ترین درجہ و مرتبہ تک پہنچا دے۔
نیز اللہ سبحانہ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، زوجِ بتول علی رضی اللہ عنہ سے راضی ہو۔ نیز حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پاک صحابہ کرام اور تابعین عظام سب کے سب پر صلوٰۃ و سلام ہو نیز میرے والد میرے شیوخ اور ہر ولی پر صلوٰۃ و سلام ہو۔ اور اے اللہ ہمیں توحید پر قائم رکھنا اور صدق فی القول نیز اخلاق فی العمل یعنی بات چیت میں صدق اور عمل میں اخلاص عطا فرما دے۔
یہ استغفارِ مقبولہ مصنف کا کیا ہوا ختم ہوا ہے۔

امیر الشعراء احمد الشوقی رحمۃ اللہ علیہ کا
قصیدہ نہج البُردہ
امیر الشعراء احمد شوقی مصری رحمۃ اللہ علیہ

بان وعَلَم کے درمیان ٹکڑوں پر اور ٹیلوں کے درمیان وہ عظیم الشان محبوب تشریف فرما ہے کہ جس نے اشہرِ حرم کے درمیان میرا خون بہانا جائز

اور درست قرار دیا ہے۔

جب محبوب نے آواز نکالی تو مجھے میرے نفس نے میرے ساتھ یہ گفتگو اور کلام کرتے ہوئے بتلایا۔ اے ہائے افسوس اور خرابی آپ کا پہلو اور نفس تو پھینکے ہوئے تیر کے ساتھ نشان زدہ اور زخمی ہے۔ میں نے اس کے ساتھ مشقت کی اور اس تیر کو اپنے جگر کے اندر چھپالیا کیونکہ محبوبوں کے لگائے ہوئے زخم میرے نزدیک تکلیف دہ اور اذیت ناک نہیں ہوتے ہیں۔

اے وہ شخص کہ جو مجھے محبوب کی محبت میں لعن طعن کرتا ہے حالانکہ محبت والفت مقدر میں بن گئی ہے اگر تم پر وجد طاری ہوتا تو تم بھی معتدل مزاج نہ رہ سکتے اور نہ ہی مجھے لعن طعن کیا کرتے۔ محبت و عشق کے سلسلہ میں مجھے کچھ سنائی نہیں دیتا۔ بہت سے دل کھونے والے عاشقین محبین ایسے ہوتے ہیں کہ جن کا دل بہرہ بے پروا ہو کر لعن طعن خاطر میں نہیں لاتا۔

اے وہ شخص کہ جس کی آنکھیں اونگھ کر اظہار غفلت و سستی کر رہی ہیں تم نے کبھی بھی عشق اور محبت کا مزہ نہیں چکھا ہے۔ اور محبت کی حفاظت میں سخت عشق و محبت کے باعث تم رات بھر جاگتے رہے ہو لہذا اب سو جاؤ۔

اے جان و نفس تمہاری دنیا پر رونے والی کو مخفی رکھتی اور چھپاتی ہے اگرچہ اس میں سے تمہارے لئے مسکرانے والا حسن و جمال ظاہر بھی ہو جائے۔ اخلاق کے معاملہ میں اے نفس تمہاری اصلاح کا معاملہ محض اور صرف حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عالی قدر ذات اقدس ہی ہے۔ لہذا تم اپنے نفس اور جان کو اخلاق عالیہ سے سیدھا و مستقیم کیجیے تو تم خود سیدھے اور درست ہو جاؤ گے۔ اور نفس اگر نیک و خیر ہو تو اس کا انجام و عاقبت بھی بہترین اور درست ہو گی۔

اگر میرا گناہ مغفرت اور بخشش کے لائق نہ ہو تو بھی مجھے اللہ سبحانہ کی ذات پر امید ہے کہ اللہ جل مجدہ مجھے بہترین اور عمدہ ترین ٹھکانہ بخشے گا۔

جب مجھ پر مصائب و آلام اور خطرات کا ہجوم سخت و زبردست ہو جاتا ہے تو

میں اپنی امید اور رجار دنیا و آخرت کی مشکلات آسان طریقہ سے حل کرنے والی ہستی پر ڈال دیتا ہوں جن کی برکت سے دارین کے غم دور ہوں گے صلی اللہ علیہ وسلم جب عاجزی کی جبین نیاز جھکاتا ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ جہاں پناہ سے ہی شفاعت کی عزت کی بھیک طلب کرتا ہوں اور حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر کرم کا سوال ہی کرتا ہوں۔

اگر کوئی صاحبِ تقوی اور نیک و صالح شخص کوئی نیکی لے کر آگے بڑھے گا تو میں حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ جہاں پناہ میں ندامت کے آنسو پیش کرونگا چنانچہ میں نے امیر الانبیار صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس دروازے کو لازم پکڑ رکھا ہے۔ اور جو اللہ کے دروازے کی چابی کو مضبوطی سے پکڑے وہ مال غنیمت اور بے اندازہ کرم و بخشش حاصل کر لیگا بلا شبہ حضرت محمد اللہ سبحانہ' کے مخصوص و منتخب مصطفیٰ ہیں۔ اور اللہ سبحانہ' کی رحمت ہیں۔ آپ اللہ سبحانہ' کا مطلوب و مقصود ہیں اس کی ساری مخلوق میں سے اور تمام کائناتِ عالم و دنیا سے۔

اور حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی عالی قدر ذاتِ اقدس کو ارشاد فرمایا گیا "اقرا" یعنی آپ پڑھیں یہ ارشاد اور فرمان صادر فرمانے والی ہستی اللہ تعالیٰ جل جلالہ تھا۔ اور آپ سے پہلے یوں کسی کو منہ یا زبان کے ساتھ نہ فرمایا گیا کہ پڑھو اور تلاوت کرو۔

وہاں حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس نے اللہ کی طرف بلایا اور آپ کے مقدس لفظوں کے ساتھ اہل مکہ کے کان بھر کر مملوٴ ہو گئے۔

حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہادی اعظم کی بشارتیں اور ظہور کی اخبار جاری و ساری ہوئیں اور آپ کی ولادت باسعادت مشرق و مغرب میں مینارۂ نور کی طرح ہدایت و رشد پھیلانے والی ہے۔

یا رسول اللہ! آپ تشریف لائے تو اس وقت کے لوگ بے لگام اور بکھرے ہوئے تھے۔ اور ان کے ارد گرد بے شمار و لا تعداد پتھر لکڑی

کے گھڑے ہوئے بت تھے۔

آپ کی عالی قدر ذاتِ اقدس کو اللہ سبحانہٗ نے معراج و اسرار کرایا رات کے تھوڑے سے وقت میں جب کہ تمام ملائکہ و رسل مسجد اقصٰی میں جمع ہوئے اور آپ ان کے امام بنے۔ اور جب ان تمام لوگوں پر بے حد و حساب خطرات آ پہنچے تو انھوں نے اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عالی قدر ذاتِ اقدس کے دامن میں پناہ لے لی جیسے کہ شہاب اور چھوٹے ستارے چودھویں کے چاند کے سائے تلے یا کہ جیسے لشکر علم اور جھنڈے کے گرد مجتمع ہوتا ہے۔

ان تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے آپ کی اقتدا میں نماز ادا فرمائی جن کی شان و شوکت بہت اعلیٰ بالا اور ارفع ہے۔ اور حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں نماز ادا کرنے میں سعادت مند ہوئے۔ یا رسول اللہ علیہ وسلم آپ آسمانوں پر تشریف لائے۔ یا آسمانوں پر سے زیادہ بلند ہوں اور رفعتوں تک آ پہنچے آپ منور موتی اور عمدہ ترین بلند چوٹیوں تک آ پہنچے۔

حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی معراج جسمانی جیسے بے مثل کمالاتِ عالیہ خالقِ باری کی مشیّت اور صنعت سے قرار پائے۔ اور اللہ کی قدرت و طاقت شک و شبہ سے پاک اور تہمتوں سے منزہ ہے۔ حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیک وسلم ایسی بلندی رفعت اور آسمان تک آ پہنچے کہ جہاں پر پرواز سے اُڑ کر رسائی حاصل نہیں کی جا سکتی ہے۔ اور نہ ہی یہاں قدموں کے بل چل کر پہنچا جا سکتا ہے فرمایا گیا کہ ہر نبی اپنے رتبہ اور مقام تک ہی ہے۔ اور یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم یہ ہے عرش کہ آپ نے اس تک یا اس سے بھی بڑھ کر رفعتیں پا لیں اے اللہ حضور پُر نور کی آرزو میں قبائل بیدار اور ہوشیار ہو گئے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے باعث اقوام و ملل عدم و موت کی نیند سے بیدار ہو گئیں۔

ہمارے متعلق تیرے حکم اور امر و قضاء کی رائے تیری حکمت اور دانائی

کے باعث ہی ہے۔ تو اپنے چہرہ الورسے ایک عمدہ قاضی اور منتقم کی مشیت
سے ہم پر کرم اور نوازش فرما دے۔
اور اے اللہ حضور رسول العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ وسیلہ ہم پر
خصوصی لطف وکرم فرما دے۔ اور اے اللہ حضور کی امت کو خسف و مسخ
نیز زہر آلودگی وغیرہ سے محفوظ و مصؤن فرما دے۔
اے اللہ تو نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کے وسیلہ
جلیلہ سے مسلمانوں کی ابتدا اچھی طرح و عمدہ طریقے سے فرمائی ہے۔ لہذا تو
اپنے فضل وکرم کو مکمل فرما۔ اور حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ والاصفات
کو حسنِ اختتام اور بہترین انجام عطا فرما دے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدح میں شیخ برعی رضی اللہ عنہ کا ایک قصیدہ

اے اللہ نبی مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ اقدس پر صلوٰۃ وسلام نازل
فرما جب تک کہ بیابان کی قمری بیابان میں چہچہاتی اور گاتی رہے۔ تا قیامت
اے اللہ نبی اکرم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پاک پر صلوٰۃ وسلام
نازل فرما تا جب تک کہ بطحار کی فضاؤں میں بجلی کوندتی رہے یا مخفی رہے اور
پھر چمکے۔
اے اللہ حضور نبی معظم اور آپ کی آل پاک پر صلوٰۃ وسلام نازل فرما جب
تک کہ حاجی صاحبان اور زائرین تیرے مبارک گھر میں حج و زیارت کا
قصد کریں۔
اے اللہ حضور نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پاک پر صلوٰۃ وسلام
نازل فرما۔ جب تک کہ صاحب کرم وبخشش کسی مہمان کو مرحبا کہتا رہے۔

اے اللہ حضور نبی اکرم اور آپ کی آل پاک پر اس وقت تک صلوٰۃ وسلام نازل فرما جب تک کہ فضاء کا ستارہ دوسرے ستارے کے سامنے آتا رہے۔ اللہ کی قسم اے ذکر مصطفیٰ سے لذت و سرور پانے والو تم حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام ارسال کرو جیسے کہ اس نے فرض اور واجب قرار دے دیا ہے۔

تم نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام بھیجو کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے شفیع ہیں اس روز حشر کو آپ نجات دلائیں گے جب کہ ہر بچہ اور چھوٹی عمر والا نوجوان اٹھایا جائیگا۔ تم اس ذات والاصفات پر صلوٰۃ وسلام بھیجو کہ جن کے اوپر بادل نے سایہ کیا اور ہرنی نے آپ کی بارگاہ میں عاجزی انکساری کے ساتھ دہائی دے کر فریاد کی اونٹ کے بچے نے شوق و محبت کے ساتھ اپنے دکھ درد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیئے۔ تم اس ذاتِ اقدس واعلیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں صلوٰۃ وسلام عرض کرو کہ جن کے واسطے وسیلے سے تم جنت میں داخل ہو گے جو کہ دار السلام ہے۔ اور یوں تم اپنے مقصد و مطلب و غرض کو پا لو گے۔

تم حضور پُر نور پر صلوٰۃ وسلام پیش کرو اور آپ کیلئے طلب ترحم کرو کہ جن کی برکت اور وسیلے سے تم ایک پانی پینے کے گھاٹ اور مشرب حوضِ کوثر پر وارد ہو گے۔

اے ذاتِ ذوالجلال آپؐ کی ذاتِ اقدس پر صلوٰۃ وسلام ہو کہ جن کی طلعت کی روشنی اور نور کے باعث ہر طرح کے اندھیرے اور ظلمتیں چھٹ گئیں اور آپ کے نور مقدس سے سارا عالم بقعۂ نور بن گیا۔

دوست محمد شاکر سیالوی عفی عنہ

ترجمہ: یکم صفر المظفر ۱۴۰۶ ہجری

مولد العروس

للعالم العلامة والحبر الفهامة

الإمام ابن الجوزي

نفعنا الله به والمسلمين آمين

(١)

دار الكتب الشعبية

بيروت - لبنان

٢ بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي أبرز من غرة عروس الحضرة صبحا مستنيرا . وأطلع في أفلاك الكمال من بروج الجمال شمسا وقمرا منيرا. واختار في القدم سيد الكونين حبيبا ونجيبا وسفيرا. وأخذ له العهود على سائر مخلوقات الوجود تعظيما له وتوقيرا. وجعل لجلال جمال كمال بهاء غرته بطونا اختارها لحمله وظهورا . وجعلها لصون صدفة درة بهجة مهجة لؤلؤة نفسه النفيسة بحورا وجعل منها عذبا فراتا وملحا أجاجا حكمة منه وتقديرا . واجتباه وحماه من الدنس والرجس وطهره تطهيرا ونقله في الأصلاب من آدم إلى نوح وشيث وإبراهيم وإسماعيل وكل نبي غدا به مستجيرا . وما منهم إلا من أخذ عليه العهد والميثاق ليؤمنن به ولينصرنه وكان ذلك في الكتاب مسطورا . فآدم لأجله تاب الله عليه وإدريس بسببه رفعه الله إليه. ونوح في الفلك به توسل وهود في دعائه عليه عول. والخليل به تشفع . وإسماعيل به تضرع . وموسى أعلم قومه بمكالمته وسأل ربه أن يكون من أمته وله وزيرا . وعيسى بشر بوجوده وطلب المهلة إلى زمانه ليكون له نصيرا . والأخبار به أخبرت . والكهان به أعلنت . والجن برسالته آمنت . والآيات باسمه نطقت ونار فارس

مِنْ نورِهِ اخمدَتْ . وَالأَسِرَّةُ بملوكِها تزلزلَتْ . وَالتِّيجانُ مِنْ رُؤُوسِ أَرْبَابِهَا تَسَاقَطَتْ . وَبُحَيْرَةُ طَبَرِيَّا عِنْدَ ظُهُورِهِ وَقَفَتْ . وَكَمْ مِنْ عَيْنٍ نَبَعَتْ وَفَارَتْ . وَٱنْشَقَّ إِيوَانُ كِسْرَىٰ وَشُرُفَاتُهُ تَسَاقَطَتْ . وَمَلَائِكَةُ ٱلسَّبْعِ سَمٰوَاتٍ بِمَوْلِدِهِ تَبَاشَرَتْ وَالسَّمَاءُ شَرَفاً لَهُ حُرِسَتْ . وَٱلشُّهُبُ إِكْرَاماً لَهُ لِمُسْتَرِقِ ٱلسَّمْعِ رُجِمَتْ . وَإِبْلِيسُ صَاحَ وَنَادَىٰ عَلَىٰ نَفْسِهِ وَيْلاً وَثُبُوراً . ٣

أَعَلِمتَ مَنْ رَكِبَ ٱلْبُرَاقَ عَتِيمًا وَتَلَاهُ جِبْرِيلُ الأَمِينُ نَدِيمَا
حَتَّىٰ سَمَا فَوْقَ السَّمَاءِ قُدُومًا وَدَنَا وَكَلَّمَ رَبَّهُ تَكْلِيمًا

(صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا)

وَمَنِ الْمُخَصَّصُ بِالنُّبُوَّةِ أَوَّلاً وَأَبُوهُ آدمُ طِينَةٌ لَمْ يَكْمُلَا
وَمَنِ ٱلَّذِي نَالَ الْعُلَا حَتَّىٰ عَلَا شَرَفاً وَحَازَ الْفَخْرَ وَالتَّفْخِيمَا

(صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا)

ذَاكَ ابْنُ آمِنَةَ الْبَشِيرُ الْمُنْذِرُ الصَّادِقُ الْمُزَّمِّلُ الْمُدَّثِّرُ
السَّابِقُ الْمُتَقَدِّمُ الْمُتَأَخِّرُ حَاوِي الْمَفَاخِرِ آخِراً وَقَدِيمَا

(صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا)

إِخْتَارَهُ رَبُّ ٱلسَّمٰوَاتِ الْعُلَا وَٱخْتَصَّهُ بِالْمَكْرُمَاتِ وَفَضَّلَا
وَهَدَاهُ بِالْوَحْيِ الشَّرِيفِ مُفَصَّلاً سُؤْلاً وَذِكْراً مِنْ لَدَيْهِ حَكِيمَا

(صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيماً)

هُوَ صَفْوَةُ ٱلْبَارِي وَخَاتَمُ رُسْلِهِ وَأَمِينُهُ ٱلْمَخْصُوصُ مِنْهُ بِفَضْلِهِ

لَا دَرَّ دَرُّ الشِّعْرِ إِنْ لَمْ أُمْلِـــهِ فِي مَدْحِ أَحْمَدَ لُؤْلُـؤًا مَنْظُومًا
(صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا)
يَا مَنْ بَرَاهُ اللهُ نُورًا لِلْوَرَى فَأَقَامَ فِيهِمْ مُنْذِرًا وَمُبَشِّرًا
هَا غَرْسُ جُودِكَ فِي الْعَرَاءِ وَفِي الثَّرَى وَغَدًا سَيَجْمَعُنَا الْمَعَادُ عُمُومًا
(صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا)
مِنِّي السَّلَامُ عَلَيْكَ مَا هَبَّ الصَّبَا وَتَعَانَقَتْ عَذَبَاتُ بَانَاتِ الرُّبَا
وَتَنَاوَحَتْ وُرْقُ الْحَمَائِمِ فِي رُبَا وَأَضَاءَ نُورُكَ فِي السَّمَاءِ نُجُومًا
(صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا)
وَعَلَيْكَ صَلَّى اللهُ غَالِبُ أَمْرِهِ تَعْدَادَ مَوْجُودِ الْوُجُودِ بِأَسْرِهِ
بِاللهِ يَا مُتَلَذِّذِينَ بِذِكْرِهِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ ظَاعِنًا وَمُقِيمًا
(صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا)

فَلَمَّا وُلِدَ صَاحِبُ النَّامُوسِ * بَدَا فِي الْحَضْرَةِ كَالْعَرُوسِ. بِوَجْهٍ يَحْكِي الْقَمَرَ ظُهُورًا. وَشَعْرٍ يُشْبِهُ فِي سَوَادِهِ دَيْجُورًا. وَجَبِينٍ أَطْلَعَ مِنْهُ ضِيَاءً وَنُورًا وَقَدْ أَمْسَى الْجَمَالُ بِهِ قَرِيرًا. وَأَنْفٍ أَحْسَنَ مِنْ حَدِّ الْحُسَامِ مَشْهُورًا. وَشَفَتَيْنِ كَالْعَقِيقِ وَثَغْرٍ حَكَى لُؤْلُؤًا مَنْثُورًا. وَجَبِينٍ كَالْفِضَّةِ أَبْدَتْ بَهَاءً وَنُورًا. وَصَدْرٍ أَضْحَى بِالْإِيمَانِ مَعْمُورًا. وَيَدَيْنِ فُجِّرَ مِنْهُمَا مَاءُ النَّعِيمِ تَفْجِيرًا وَقَدَمِ صِدْقٍ أَنَّ لَهُ فِي سَعْيِ السَّعَادَةِ تَأْثِيرًا. وَاضْطَرَبَ الْكَوْنُ عِنْدَ وِلَادَتِهِ وَكَانَ مَخْمُورًا. وَنُشِرَ السَّعْدُ عَلَى الْوُجُودِ نُشُورًا وَأَصْبَحَ مَوْطِنُ الْإِيمَانِ مَعْمُورًا وَجَاءَ بَشِيرُ الْوَحْيِ إِلَى أَهْلِ الْأَكْوَانِ وَقَرَأَ قَارِئُ الْوَصْلِ وَنَادَى فِي الْأَقْطَارِ جَمًّا غَفِيرًا

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا . وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا . وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ لَهُمْ مِنَ اللَّهِ فَضْلًا كَبِيرًا وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ وَدَعْ أَذَاهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ وَكَفَى بِاللَّهِ وَكِيلًا .

٥ شِعْرٌ

صُبْحُ الْهُدَى مَلَأَ الْوُجُودَ سُرُورًا	لَمَّا بَدَا وَجْهُ الْحَبِيبِ مُنِيرًا
أَطْلَعْتَ يَا شَهْرَ الرَّبِيعِ مُشَرَّفًا	قَمَرًا يَفُوقُ مَعَ الْكَمَالِ بُدُورًا
شَهْرُ الرَّبِيعِ أَتَى بِمَوْلِدِ أَحْمَدٍ	وَلَقَدْ أَتَانَا بِالْهَنَاءِ بَشِيرًا
وَتَرَنَّمَ الْأَطْيَارُ عِنْدَ ظُهُورِهِ	فَرَحًا وَمَالَ الْغُصْنُ مِنْهُ بُدُورًا
وَأَتَى النَّسِيمُ مُبَشِّرًا وَمُعَطِّرًا	بِقُدُومِ أَحْمَدَ فِي الْأَنَامِ نَذِيرًا
وَالْحُورُ فِي غُرَفِ الْجِنَانِ تَبَاشَرَتْ	وَقَضَتْ بِمِيلَادِ النَّبِيِّ نُذُورًا
لَمَّا بَدَا وَجْهُ الْحَبِيبِ تَلَأْلَأَتْ	كُلُّ الْبِقَاعِ وَقَدْ نَطَقْنَ شُكُورًا
وَرَأَتْهُ آمِنَةٌ يُسَبِّحُ سَاجِدًا	عِنْدَ الْمِيلَادِ إِلَى السَّمَاءِ مُشِيرًا
وَانْشَقَّ إِيوَانُ لِكِسْرَى جَهْرَةً	وَغَدَا حَزِينًا فِي الْأَنَامِ كَسِيرًا
وَتَسَاقَطَ الْأَصْنَامُ عِنْدَ مِلَادِهِ	وَتَصَعَّدَ الْكُهَّانُ مِنْهُ زَفِيرًا
لَمَّا تَشَفَّعَ آدَمُ مِنْ ذَنْبِهِ	غَفَرَ الْإِلَهُ لَهُ وَكَانَ غَفُورًا
وَكَذَاكَ نُوحٌ فِي السَّفِينَةِ قَدْ نَجَا	بِمُحَمَّدٍ فَاسْأَلْ بِذَاكَ خَبِيرًا
لَوْلَاهُ مَا كَانَ الْكَلِيمُ مُخَاطِبًا	فِي الطُّورِ لَمَّا أَنْ أَرَادَ أُمُورًا
لَوْلَاهُ مَا رُفِعَ الْمَسِيحُ إِلَى السَّمَا	وَلَيَنْزِلَنَّ مُجَاهِدًا وَنَذِيرًا
وَالْأَنْبِيَاءُ جَمِيعُهُمْ قَدْ بَشَّرُوا	بِوِلَادِ أَحْمَدَ مَوْرِدًا وَصُدُورًا
طَفِئَتْ بِهِ نَارُ الْمَجُوسِ تَذَلُّلًا	وَغَدَا بِهِ صَيِّبُ الْغَمَامِ مَطِيرًا

أخبارُ أحمدَ في الكتابِ تواترت ۞ ولقد أباحَ بسرِّ ذاكَ بحيرا
بُشراكمُ يا أمّةَ الهادي فقد ۞ نلتُمْ بطٰه جنّةً وحريرا
صلّى عليهِ اللهُ ربّي دائماً ۞ ما دامتِ الدّنيا وزادَ كثيرا

وفي ليلةِ مولدهِ ﷺ انشقَّ إيوانُ كسرى ورُمِيَ بالمحنِ والنوائبِ ★ ومُنعتِ الشياطينُ من الصعودِ إلى السماءِ وصُمّت آذانُهم عن سماعِ الملأ ويُقذفونَ من كلِّ جانبٍ دُحورًا ولهم عذابٌ واصبٌ ★ كلُّ ذلكَ لحرمةِ هذا النبيِّ الكريمِ والرسولِ العظيمِ ★ الذي أُنزلتَ عليهِ في مُحكمِ كتابِكَ العزيزِ إنّا زيّنّا السماءَ الدنيا بزينةٍ الكواكبِ. يا لهُ من نبيٍّ كلّما حنَّ إليهِ المشتاقُ وقطعَ السباسبَ وسارَ على ظهورِ النجائبِ وكلّما حدا الحادي ولاحتِ الأعلامُ والمضاربُ. بادرَ الكئيبُ المستهامُ وقد زادَ بهِ الوجدُ إلى لُقيا الحبائبِ. يقولُ.

٦

حُداةَ العيسِ رفقًا بالنجائبْ ۞ فقلبي سارَ في إثرِ الركائبْ
وجسمي ذابَ من ألمٍ ووجدٍ ۞ ومن شوقي إلى لُقيا الحبائبْ
فهل لي من سبيلٍ للتلاقي ۞ فدمعي قد غدا مثلَ السحائبْ
لئن سمحَ الزمانُ بطيبِ وصلٍ ۞ وبُلّغتُ المقاصدَ والمآربْ
لألثُمُ ذلكَ التُّربَ افتخارًا ۞ وأرويهِ بأدمعيَ السواكبْ
وأحظى بالعقيقِ وساكنيهِ ۞ ومن قد حلَّ في تلكَ المضاربْ
قبابٌ قد حوتْ بدرًا منيرًا ۞ إذا ما مالَ في تلكَ النوائبْ
فلو أنّا عملنا كلَّ يومٍ ۞ لأحمدَ مولدًا قد كانَ واجبْ

تحِنُّ لَهُ بُدورُ الحُسْنِ طَوْعًا ... سُجُودًا فِي المَشَارِقِ وَالمَغَارِبْ
عَلَيْهِ مِنَ المُهَيْمِنِ كُلَّ وَقْتٍ ... صَلَاةٌ مَا بَدَا نُورُ الكَوَاكِبْ

وَلَمَّا وُلِدَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَعْلَنَتِ المَلَائِكَةُ سِرًّا وَجَهْرًا وَأَتَى جِبْرِيلُ بِالبِشَارَةِ وَاهْتَزَّ العَرْشُ طَرَبًا . وَخَرَجَتِ الحُورُ العِينُ مِنَ القُصُورِ وَنَثَرَتِ العِطْرَ نَثْرًا . وَقِيلَ لِرِضْوَانَ زَيِّنِ الفِرْدَوْسَ الأَعْلَى . وَارْفَعْ عَنِ القَصْرِ سِتْرًا . وَابْعَثْ إِلَى مَنْزِلِ آمِنَةَ أَطْيَارَ جَنَّاتِ عَدْنٍ تَرْمِي مِنْ مَنَاقِيرِهَا دُرًّا فَلَمَّا وَضَعَتْ مُحَمَّدًا ﷺ رَأَتْ نُورًا أَضَاءَتْ مِنْهُ قُصُورُ بُصْرَى . وَقَامَتْ حَوْلَهَا المَلَائِكَةُ وَنَشَرَتْ أَجْنِحَتَهَا نَشْرًا وَنَزَلَ الصَّافُّونَ وَالمُسَبِّحُونَ فَمَلَئُوا سَهْلًا وَوَعْرًا

صَلَاةُ اللهِ مَوْلَانَا البَدِيعِ ... عَلَى نُورِ الهُدَى طَهَ الرَّفِيعِ
بَدَا بَدْرُ الكَمَالِ عَلَى الجَمِيعِ ... وَأَشْرَقَ نُورُ ذِي الحُسْنِ البَدِيعِ
أَضَاءَ الكَوْنُ يَزْهُو فِي ابْتِهَاجٍ ... بِمِيلَادِ المُكَرَّمِ فِي رَبِيعِ
وَفَاحَ عَبِيرُ مَوْلِدِهِ كَمِسْكٍ ... يَفُوحُ شَذَاهُ مِنْ طِيبِ الصَّنِيعِ
وَعَمَّ الخَافِقَيْنِ سَنَاهُ ضَوْءًا ... يَلُوحُ عَلَى الوَرَى ضَوْءُ الشَّفِيعِ
قُصُورُ الرُّومِ مَعْ بُصْرَى أَضَاءَتْ ... وَأَشْرَقَ فِي الأَنَامِ سَنَا الرَّفِيعِ
مُحَيًّا مِنْهُ فَاقَ الشَّمْسَ حُسْنًا ... مُنِيرًا مُسْفِرًا هَدْيَ القَطِيعِ
وَأَصْبَحَ طَالِعُ الأَوْقَاتِ سَعْدًا ... رَبِيعٌ فِي رَبِيعٍ فِي رَبِيعِ
عَلَيْهِ اللهُ صَلَّى مَا تَغَنَّى ... حَمَامٌ فَوْقَ أَغْصَانِ الرَّبِيعِ
وَآلٍ ثُمَّ أَصْحَابٍ وَحِزْبٍ ... أُهَيْلِ الفَضْلِ وَالقَدْرِ المَنِيعِ
وَمَهْمَا قِيلَ مِنْ طَرَبٍ وَمَدْحٍ ... صَلَاةُ اللهِ مَوْلَانَا البَدِيعِ

قَالَ وَلَمَّا خلقَ اللهُ آدمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ظَهَرَ نُورُهُ وَاسْمُهُ مَكْتُوبٌ عَلَىٰ سَاقِ الْعَرْشِ سَطْرًا. فَلَمَّا انْتَقَلَ النُّورُ إِلَىٰ شِيثٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَظْهَرَ ذَلِكَ النُّورُ جَمَالًا وَحُسْنًا. وَلَمَّا انْتَقَلَ النُّورُ إِلَىٰ نُوحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَمْسَىٰ بِنُورِهِ عَلَى الْجُودِيِّ مُسْتَقِرًّا. وَلَمَّا انْتَقَلَ النُّورُ إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ الْخَلِيلِ عَلَيْهِ السَّلَامُ صَارَتِ النَّارُ عَلَيْهِ بَرْدًا وَنَهَرًا. وَلَمَّا انْتَقَلَ النُّورُ إِلَىٰ إِسْمَاعِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فُدِيَ بِبَرَكَتِهِ وَوَجَدَ صَبْرًا. وَلَمَّا انْتَقَلَ النُّورُ إِلَىٰ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَجَدَ يُسْرًا بَعْدَ عُسْرٍ. وَرُدَّ بِنُورِ الْمُصْطَفَىٰ ﷺ الْفِيلُ وَكُسِرَ أَبْرَهَةُ كَسْرًا. وَاهْتَزَّ الْبَيْتُ الْحَرَامُ طَرَبًا وَأَشْرَقَ الصَّفَا بِنُورِ الْمُصْطَفَىٰ بِمَوْلِدِ عَرُوسِ الْجَمَالِ وَخِدْرًا.

يَا رَسُولَ اللهِ يَا حَبِيبَ اللهِ أَنْتَ لِي عَوْنٌ يَوْمَ أَلْقَى اللهَ
سِرْنَا وَالرُّكْبَانُ نَحْوَ ذَا السُّلْطَانْ نَرْتَجِي الْغُفْرَانْ بِجَاهِ رَسُولِ اللهِ
أَيُّهَا الْحَادِي غَنِّ بِالْوَادِي اُذْكُرِ الْهَادِي خَيْرَ خَلْقِ اللهِ
طَرِبَتِ الْأَشْبَاحْ سَكِرَتِ الْأَرْوَاحْ غَنَّتِ الْأَرْيَاحْ لِابْنِ عَبْدِ اللهِ
بَانَتِ الْقِبَابْ لِأُولِي الْأَلْبَابْ فَرِحَتِ الْأَحْبَابْ بِرَسُولِ اللهِ
فَنَسُوا الْأَوْطَانْ رَوِيَ الظَّمْآنْ وَانْجَلَتِ الْأَحْزَانْ يَا رَسُولَ اللهِ
قَبَّلُوا الْأَعْتَابْ شَاهَدُوا الْقِبَابْ ذَكَرُوا الْأَحْبَابْ عِنْدَ ابْنِ عَبْدِ اللهِ
سَكَبُوا الدُّمُوعْ ظَهَرَ الْخُشُوعْ حَنَّتِ الْجُذُوعْ لِرَسُولِ اللهِ
صَلُّوا يَا إِخْوَانْ عَلَى النَّبِيِّ الْعَدْنَانْ جَاءَ بِالْقُرْآنْ مِنْ عِنْدِ اللهِ

 قَالَتْ آمِنَةُ لَمَّا وَضَعْتُ وَلَدِي مُحَمَّدًا ﷺ وَضَعْتُهُ مَكْحُولًا

مَدْهُونًا مَسْرُورًا. مُطَيَّبًا مَخْتُونًا قَدْ شَرَحَ ٱللهُ لَهُ صَدْرًا وَحَمَلَهُ
جِبْرِيلُ فَطَافَ بِهِ بَرًّا وَبَحْرًا . وَحُفَّتْ بِهِ ٱلْمَلَائِكَةُ عَنْ يَمِينِهِ
وَشِمَالِهِ ، فَرَأَوْا جَبِينًا وَحَاجِبًا يَفُوقُ حُسْنًا وَنُورًا وَضِيَاءً
وَعِطْرًا . وَثَغْرًا قَدْ أَوْدَعَ ٱللهُ مِنْهُ فِي قُلُوبِ ٱلْعَاشِقِينَ خَمْرًا .
وَسَمِعَتْ آمِنَةُ صَوْتًا مِنَ ٱلْعُلَى يُنَادِيهَا : يَا آمِنَةُ لَكِ ٱلْبُشْرَى .
فَهٰذَا هُوَ جَدُّ الْحَسَنَيْنِ وَأَبُو ٱلزَّهْرَا . وَكَانَ يُسَبِّحُ ٱللهَ فِي
بَطْنِهَا سِرًّا وَجَهْرًا . فَسُبْحَانَ مَنْ خَلَقَ هٰذَا النَّبِيَّ الْكَرِيمَ سُلْطَانَ
الْأَنْبِيَاءِ وَرَفَعَ لَهُ فِي الْمَلَكُوتِ قَدْرًا وَذِكْرًا . وَجَعَلَ لِمَنْ
فَرِحَ بِمَوْلِدِهِ حِجَابًا مِنَ النَّارِ وَسِتْرًا . وَمَنْ أَنْفَقَ فِي مَوْلِدِهِ
دِرْهَمًا كَانَ الْمُصْطَفَى ﷺ لَهُ شَافِعًا وَمُشَفَّعًا وَأَخْلَفَ ٱللهُ
عَلَيْهِ بِكُلِّ دِرْهَمٍ عَشْرًا . فَيَا بُشْرَى لَكُمْ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ لَقَدْ نِلْتُمْ
خَيْرًا كَثِيرًا فِي الدُّنْيَا وَفِي ٱلْأُخْرَى. فَيَا سَعْدَ مَنْ يَعْمَلُ لِأَحْمَدَ
مَوْلِدًا فَيَلْقَى ٱلْهَنَاءَ وَٱلْعِزَّ وَٱلْخَيْرَ وَالْفَخْرَ. وَيَدْخُلُ جَنَّاتِ
عَدْنٍ بِتِيجَانٍ مِنْ دُرٍّ تَحْتَهَا خِلَعٌ خُضْرًا وَيُعْطَى قُصُورًا لَا تُعَدُّ
لِوَاصِفٍ وَفِي كُلِّ قَصْرٍ حُورِيَّةٌ عَذْرَا فَصَلُّوا عَلَى خَيْرِ الْأَنَامِ
ﷺ فَقَدْ نَشَرَتِ الْحُسْنَى بِمَوْلِدِهِ نَشْرًا . وَكُلُّ مَنْ صَلَّى
عَلَيْهِ مَرَّةً يُجَازِيهِ رَبُّنَا بِهَا عَشْرًا . شِعْرٌ ٩

بِوَادِي ٱلْمُنْحَنَى وَبِأَرْضِ رَامَهْ ... مَلِيحٌ بِالْحِمَى عَلَّى خِيَامَهْ
ظَرِيفٌ كَيِّسٌ حَسَنٌ جَمِيلٌ ... سَخِيُّ ٱلْكَفِّ سِيمَتُهُ ٱلْكَرَامَهْ
لَطِيفُ الذَّاتِ مَا أَحْلَاهُ بَدْرًا ... تَثَنَّى ٱلرُّمْحُ حِينَ رَأَى قَوَامَهْ

رَئِيسٌ سَالِمٌ مِنْ كُلِّ عَيْبٍ بَهِيجٌ نَيِّرٌ وَلَهُ عَلَامَةْ
وَأَقْدَامٌ لَهُ فِي الصَّخْرِ بَانَتْ وَلَا فِي الرَّمْلِ بَانَ لَهَا عَلَامَةْ
بِشَعْرٍ أَدْعَجٍ وَلَهُ سَوَادٌ كَلَيْلٍ مُظْلِمٍ أَرْخَى لِثَامَهْ
أَزَجُّ نَيِّرٌ وَلَهُ جَبِينٌ لَهُ نُورٌ يُنَوِّرُ فِي الْقِيَامَةْ
أَزَجُّ الْحَاجِبَيْنِ بِأَنْفٍ أَقْنَى كَحِيلُ الْمُقْلَتَيْنِ حَوَى الْقَسَامَةْ
ضَحُوكُ السِّنِّ تَنْظُرُهُ بَشُوشًا وَلَا فِي حُبِّهِ عِنْدِي مَلَامَةْ
غَزَالٌ سَارِحٌ فِي أَرْضِ نَجْدٍ يَصِيدُ الْأُسْدَ إِنْ أَرْخَى لِثَامَهْ
وَقَدْ جَاءَ الْبَعِيرُ إِلَيْهِ يَشْكُو فَخَلَّصَهُ الْحَبِيبُ مِنَ الظَّلَامَةْ
وَنَادَتْهُ الْغَزَالَةُ بِاشْتِيَاقٍ أَجِرْنِي يَا شَفِيعًا فِي الْقِيَامَةْ
رَأَى الصَّيَّادُ مَا قَدْ كَانَ مِنْهَا فَأَسْلَمَ عَاجِلًا وَقَضَى مَرَامَهْ
وَجَاءَتْ نَحْوَهُ الْأَشْجَارُ تَسْعَى مَعَ الْأَطْيَارِ حَقًّا فِي تِهَامَةْ
نَسِيجُ الْعَنْكَبُوتِ خَفَاهُ حَقًّا وَفَوْقَ الْبَابِ عَشَّشَتِ الْحَمَامَةْ
عَلَيْهِ صَلَاةُ رَبِّ الْعَرْشِ دَوْمًا مَدَى الْأَيَّامِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةْ

وَفِي الْخَبَرِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ بَعْضِ تَوَاضُعِهِ يَخْصِفُ نَعْلَهُ ١٠ وَيَرْقَعُ ثَوْبَهُ وَيَحْلُبُ شَاتَهُ وَيَطْحَنُ مَعَ الْجَارِيَةِ وَيَأْكُلُ مَعَهَا وَكَانَ هَيِّنَ الْمُؤْنَةِ لَيِّنَ الْجَانِبِ سَخِيَّ الْكَفَّيْنِ سَهْلَ الْخُلُقِ عَبْلَ الذِّرَاعَيْنِ كَثِيرَ الْحَيَاءِ حَنَّ الْجِذْعُ الْيَابِسُ إِلَيْهِ وَسَلَّمَ الضَّبُّ عَلَيْهِ وَتَزَلْزَلَ تَحْتَ قَدَمَيْهِ الْجَبَلُ وَخَاطَبَهُ الضَّبُّ وَالْجَمَلُ فَنُورُهُ أَنْوَرُ وَسِرُّهُ أَظْهَرُ قَدْرُهُ أَعْلَى وَذِكْرُهُ أَحْلَى وَصَوْتُهُ أَجْمَلُ وَدِينُهُ

شتى فأخذني العطش وإذا بطائر قد هبط عليّ وبيده شربة من لؤلؤة بيضاء فناولني إياها وإذا هي أبرد من الثلج وأحلى من العسل * فشربت ذلك الماء كله فطاب قلبي وحمدت ربي فمن له حاجة فليقل ياقاضي الحاجات ويامجيب الدعوات ويا غافر الذنب والخطيئات ويا كاشف الضر والبليات * يارب العالمين * قالت آمنة فسكتت الأصوات وهدأت الحركات * وتطاولت الأعناق وإذا بطائر أبيض مر بجناحيه على ظهري فوضعت محمداً ﷺ

القيام ٢٧

الصلاة والسلام عليك يارسول الله
السلام عليك ورحمة الله وبركاته.

طه ياحبيبي	سلام عليك	يامسكي وطيبي	سلام عليك
ياعون الغريب	سلام عليك	أحمد يامحمد	سلام عليك
طه ياممجد	سلام عليك	من زارك يسعد	سلام عليك
أحمد يا تهامي	سلام عليك	ياخير الأنام	سلام عليك
من باب السلام	سلام عليك	ياعزي وجاهي	سلام عليك
سماك الإله	سلام عليك	ياخير الخلائق	سلام عليك
أفضل كل ناطق	سلام عليك	ما سارت مطايا	سلام عليك
ما دفعت بلايا	سلام عليك	من رب رحيم	سلام عليك
من رب كريم	سلام عليك	ياخاتم الأنبياء والمرسلين	

ولد الحبيب وخده متورد والنور من وجناته يتوقد
ولد الذي لولاه ما كان النقا كلا ولا كان الحمى والمعهد
جبريل نادى في منصة حسنه هذا مليح الوجه هذا أحمد

هٰذَا الكَحِيلُ الطَّرْفِ هٰذَا المُصْطَفَى ... هٰذَا جَمِيلُ الوَجْهِ هٰذَا الأَوْحَدُ
هٰذَا جَمِيلُ النَّعْتِ هٰذَا المُرْتَضَى ... هٰذَا حَبِيبُ اللهِ هٰذَا السَّيِّدُ
بُشْرَى لِآمِنَةٍ بِرُؤْيَا حُسْنِهِ ... هٰذَا هُوَ الجَاهُ العَرِيضُ الأَزْيَدُ
فِي وَجْهِهِ نُورٌ كَمَا فِي خَدِّهِ ... وَرْدٌ كَمَا فِي الشَّعْرِ لَيْلٌ أَسْوَدُ
هٰذَا الَّذِي لَوْلَاهُ مَا ذُكِرَتْ قُبَا ... أَبَدًا وَلَا كَانَ المُحَصَّبُ يُقْصَدُ
إِنْ كَانَ يُوسُفُ قَدْ تَكَامَلَ حُسْنُهُ ... فَجَمَالُ ذَا المَوْلُودِ مِنْهُ أَزْيَدُ
إِنْ كَانَ قَدْ أُعْطِي الكَلِيمُ تَقَرُّبًا ... فَالكُلُّ مِنْ طٰهٰ لَعَمْرِي يَسْعَدُ
إِنْ كَانَ قَدْ أُعْطِي المَسِيحُ عِبَادَةً ... فَمُحَمَّدٌ مِنْهُ أَجَلُّ وَأَمْجَدُ
يَا مَوْلِدَ المُخْتَارِ كَمْ لَكَ مِنْ ثَنَا ... وَمَدَائِحٍ تَعْلُو وَذِكْرٍ يُحْمَدُ
يَا لَيْتَ طُولَ الدَّهْرِ عِنْدِي ذِكْرُهُ ... يَا لَيْتَ طُولَ الدَّهْرِ عِنْدِي مَوْلِدُ
وَضَعَتْهُ مَسْرُورًا وَمَخْتُونًا كَمَا ... قَدْ جَاءَ فِي الأَخْبَارِ حَقًّا مُسْنَدُ
كَرِّرْ عَلَيَّ حَدِيثَهُ فَأَنَا الَّذِي ... مِنْ بَعْدِهِ وَلِبُعْدِهِ لَا أَرْقُدُ
صَلَّى عَلَيْهِ اللهُ مَا هَبَّ الصَّبَا ... سَحَرًا وَمَا دَامَ المُحَصَّبُ يُقْصَدُ
صَلَّى عَلَيْكَ اللهُ يَا مَنْ اِسْمُهُ ... بَيْنَ البَرِيَّةِ أَحْمَدٌ وَمُحَمَّدُ

٢٨ قَالَتْ آمِنَةُ لَمَّا وَضَعْتُهُ ﷺ وَضَعْتُهُ مَكْحُولًا مَدْهُونًا مُطَيَّبًا مَخْتُونًا * سَاجِدًا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ * رَافِعًا يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ وَوَجْهُهُ يَسْطَعُ نُورًا * فَاحْتَمَلَهُ جِبْرِيلُ وَلَفَّهُ فِي ثَوْبٍ مِنْ حَرِيرٍ مِنَ الجَنَّةِ وَطَافَ بِهِ مَشَارِقَ الأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا * قَالَتْ آمِنَةُ: وَسَمِعْتُ مُنَادِيًا يُنَادِي أَخْفُوهُ عَنْ أَعْيُنِ النَّاظِرِينَ .

اَلسَّعْدُ أَقْبَلَ وَالسُّرُورُ المُنْجَلِي ... بِأَتَمِّ بَدْرٍ فِي رَبِيعِ الأَوَّلِ
قَالَتْ تُحَدِّثُ بِنْتُ وَهْبٍ إِنَّهُ ... لَمَّا بَدَا نُورُ الوُجُودِ الأَكْمَلِ
اذَا بِهِ لِلّٰهِ حَقًّا سَاجِدٌ ... مُتَضَرِّعٌ كَالذَّاكِرِ المُتَهَلِّلِ

فَأَرَدْتُ أَدْهَنُ جِسْمَهُ فَوَجَدْتُهُ مُتَدَهِّناً وَجُفُونُهُ بِتَكَحُّلِ
وَسَمِعْتُ مِنْ خَلْفِ السَّتَائِرِ قَائِلاً إِخْفِيهِ عَنْ كُلِّ الْوَرَى لَا تُمْهِلِي
كَيْمَا بِهِ تَهْنَا الْمَلَائِكُ فِي السَّمَا إِيَّاكِ عَنْهُ بِنْتَ وَهْبٍ تَغْفَلِي
مِنْ بَعْدِ هٰذَا قَدْ أَتَانِي جَدُّهُ نُودِي لَهُ لَمْ تَسْتَطِعْ مِنْ مَدْخَلِ
وَرَفَعْتُ رَأْسِي إِذْ رَأَيْتُ سَحَابَةً جَاءَتْ وَغَطَّتْ كَالْمِظَلَّةِ مَنْزِلِي
أَخَذَتْهُ عَنْ عَيْنَيَّ مِنِّي سَاعَةً وَإِذَا بِهِ فِي لَحْظَةٍ قَدْ رُدَّ لِي
وَرَأَيْتُ أَمْلَاكاً عَلَيَّ أَقْبَلَتْ وَالْبَيْتُ يَرْعَدُ رُكْنُهُ كَمُزَلْزَلِ
وَرَأَيْتُ مَكَّةَ وَالْبِقَاعَ تَرَاقَصَتْ طَرَباً بِطَلْعَةِ نُورِهِ الْمُتَهَلِّلِ
وَأَمَاكِنَ الْأَرْضِ الْجَمِيعَ رَأَيْتُهَا بَرّاً وَبَحْراً كَالْعَرَائِسِ تَنْجَلِي
فَبَقِيتُ مُنْكِرَةً لِمَا عَايَنْتُهُ حَتَّى كَأَنْ لَمْ أَسْتَطِعْ مِنْ مِقْوَلِ
وَأَرَدْتُ أُرْضِعُهُ فَأَعْرَضَ وَجْهَهُ فَأَعَدْتُهُ فَكَأَنَّهُ لَمْ يَفْعَلِ
حَتَّى بَدَا فِي الْحَالِ شَخْصٌ قَائِلٌ هَيَّا ارْضِعِي خَيْرَ الْأَنَامِ الْأَفْضَلِ

٢٩ قَالَتْ آمِنَةُ وَسَمِعْتُ قَائِلاً يَقُولُ أَعْطُوا لِمُحَمَّدٍ ﷺ صَفْوَةَ آدَمَ وَمَوْلِدَ شِيثٍ وَشَجَاعَةَ نُوحٍ وَحِلْمَ إِبْرَاهِيمَ وَلِسَانَ إِسْمَاعِيلَ وَرِضَا إِسْحَاقَ وَفَصَاحَةَ صَالِحٍ وَرِفْعَةَ إِدْرِيسَ وَحِكْمَةَ لُقْمَانَ وَبُشْرَى يَعْقُوبَ وَجَمَالَ يُوسُفَ وَصَبْرَ أَيُّوبَ وَقُوَّةَ مُوسَى وَتَسْبِيحَ يُونُسَ وَجِهَادَ يُوشَعَ وَنَغْمَةَ دَاوُدَ وَهَيْبَةَ سُلَيْمَانَ وَحُبَّ دَانْيَالَ وَوَقَارَ إِلْيَاسَ وَعِصْمَةَ يَحْيَى وَقَبُولَ زَكَرِيَّا وَزُهْدَ عِيسَى وَعِلْمَ الْخَضِرِ وَاغْمِسُوهُ فِي أَخْلَاقِ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ ★ فَإِنَّهُ سَيِّدُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ وَرَأَيْتُ سَحَابَةً أَقْبَلَتْ وَقَائِلاً يَقُولُ قَبَضَ مُحَمَّدٌ ﷺ عَلَى مَفَاتِيحِ النَّصْرِ وَعَلَى مَفَاتِيحِ الْبَيْتِ وَرَأَيْتُ مَلَكاً أَقْبَلَ وَتَكَلَّمَ فِي أُذُنَيْهِ ثُمَّ قَبَّلَهُ وَقَالَ أَبْشِرْ حَبِيبِي مُحَمَّدُ

فَإِنَّكَ سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ أَجْمَعِينَ بِكَ خَتَمَ اللهُ الرُّسُلَ فَمَا بَقِيَ عِلْمٌ فِي الأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ إِلَّا أُوتِيتَهُ وَسَمِعَتْ آمِنَةُ قَائِلًا يَقُولُ يَا آمِنَةُ لَا تَفْتَحِي عَلَيْهِ الْبَابَ إِلَى ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ حَتَّى تَفْرُغَ مِنْ زِيَارَتِهِ مَلَائِكَةُ السَّبْعِ سَمَاوَاتٍ قَالَتْ فَفَرَشْتُ لَهُ الْبَيْتَ وَأَغْلَقْتُ عَلَيْهِ الْبَابَ وَكُنْتُ أَنْظُرُ إِلَى الْمَلَائِكَةِ تَنْزِلُ عَلَيْهِ أَفْوَاجًا أَفْوَاجًا

وُلِدَ الْمُشَرَّفُ فِي رَبِيعِ الأَوَّلِ ... الْكَوْنُ يَرْقُصُ وَالْكَوَاكِبُ تَنْجَلِي
جَاءَتْ عَرُوسُ جَمَالِهِ فِي حُلَّةٍ ... مَا كَانَ فِيهَا قَبْلَهُ أَحَدٌ جُلِي
وَتَقُولُ آمِنَةٌ رَأَيْتُ جَمَالَهُ ... كَالْبَدْرِ فِي تَمٍّ يَلُوحُ وَيَنْجَلِي
وَرَأَيْتُ أَمْلَاكَ السَّمَاءِ تَزَخْرَفَتْ ... وَالْكَوْنُ يَرْقُصُ وَالْهَنَا فِي مَنْزِلِي
نَادَيْتُ مَا هَذَا فَقِيلَ مِنَ الْعُلَى ... لَا تَسْأَلِي عَنْ فَضْلِهِ لَا تَسْأَلِي
لَا تَحْجُبِيهِ عَنْ مَلَائِكَةِ السَّمَا ... بِحَيَاتِهِ بِحَيَاتِهِ لَا تَفْعَلِي
هَذَا الْمُشَرَّفُ وَالْمُفَضَّلُ وَالَّذِي ... فَاقَ الأَنَامَ وَصَاحِبُ الْقَدْرِ الْعَلِي
يَا نُوقُ إِنْ جِئْتِ الْخِيَامَ عَشِيَّةً ... عِنْدَ الْعَقِيقِ لَقَدْ نَصَحْتُكِ فَانْزِلِي
فَلَكِ الْبِشَارَةُ إِنَّ فِي ذَاكَ الْحِمَا ... قَمَرًا يَفُوقُ عَلَى الْبُدُورِ وَيَنْجَلِي
صَلَّى عَلَيْهِ اللهُ رَبِّي دَائِمًا ... مَا نَاحَتِ الأَطْيَارُ فِي صَوْتٍ عَلِي

٣٠ قَالَتْ آمِنَةُ وَأُخْمِدَتْ تِلْكَ اللَّيْلَةَ نَارُ فَارِسَ وَلَمْ تَكُنْ خَمَدَتْ قَبْلَ ذَلِكَ بِأَلْفِ عَامٍ وَانْشَقَّ إِيوَانُ كِسْرَى وَشُرُفَاتُهُ تَنَاثَرَتْ وَسَقَطَ مِنْهُ أَرْبَعَةَ عَشَرَ شُرْفَةً وَغَاصَتْ بُحَيْرَةُ سَاوَةَ طَبَرِيَّةَ وَبَطَلَ السِّحْرُ وَالْكَهَانَةُ وَحُرِسَتِ السَّمَاءُ وَمُنِعَتِ الشَّيَاطِينُ مِنِ اسْتِرَاقِ السَّمْعِ وَأَصْبَحَتْ أَصْنَامُ الدُّنْيَا كُلُّهَا مَنْكُوسَةً وَأَصْبَحَ عَرْشُ إِبْلِيسَ عَدُوِّ اللهِ مَنْكُوسًا إِكْرَامًا لِمُحَمَّدٍ ﷺ وَلَمَّا وُلِدَ ﷺ وَانْفَصَلَ عَنْ أُمِّهِ وَقَعَ جَاثِيًا عَلَى رُكْبَتَيْهِ قَدْ شَقَّ بَصَرُهُ نَحْوَ

ٱلسَّمَاءِ فَتَعَجَّبَتِ ٱلْقَوَابِلُ فَأَرْسَلْنَ إِلَىٰ جَدِّهِ عَبْدِ ٱلْمُطَّلِبِ فَأَعْلَمُوهُ
بِذَٰلِكَ فَكَشَفَ عَنْهُ ٱلْغِطَاءَ فَإِذَا هُوَ يَمُصُّ أَصَابِعَهُ فَتَشْخَبُ لَبَنًا
وَكَانَ مِنْ عَادَةِ ٱلْعَرَبِ إِذَا وُلِدَ لَهُمْ مَوْلُودٌ ٱلْتَمَسُوا لَهُ ٱلْمَرَاضِعَ
وَلَا تُرْضِعُهُ أُمُّهُ فَلَمَّا وُلِدَ ﷺ سُئِلَ جَمِيعُ ٱلنِّسَاءِ مِنْ ذَوَاتِ ٱلرَّضَاعِ
فَكُلٌّ تَقُولُ أَنَا أُرْضِعُهُ فَكَانَتْ قَدْ سَبَقَتْ حِكْمَةُ ٱللهِ أَنْ لَا يُرْضِعَ
هٰذِهِ ٱلدُّرَّةَ ٱلْيَتِيمَةَ وَٱلنَّفْسَ ٱلْكَرِيمَةَ غَيْرُ حَلِيمَةَ ٱلسَّعْدِيَّةِ ★ قَالَتْ
حَلِيمَةُ وَفِي ٱلسَّنَةِ ٱلَّتِي وُلِدَ فِيهَا رَسُولُ ٱللهِ ﷺ كَانَ ٱلنَّاسُ فِي
شِدَّةٍ عَظِيمَةٍ وَكَانَتْ سَنَةً مُمْحِلَةً وَكُنَّا نَحْنُ أَشَدَّ ٱلنَّاسِ فَقْرًا
وَعُسْرًا فَخَرَجْتُ فِي نِسْوَةٍ مِنْ بَنِي سَعْدٍ يَلْتَمِسْنَ ٱلرَّضَاعَ عَلَىٰ أَتَانٍ
هَزِيلَةٍ وَلَا بِهَا قَطْرَةُ لَبَنٍ وَلَا نَنَامُ لَيْلَنَا جَمِيعَهُ مِنْ بُكَاءِ أَطْفَالِنَا
مِنَ ٱلْجُوعِ وَلَا أَجِدُ فِي صَدْرِي مَا يُشْبِعُ وَلَدِي فَلَمَّا دَخَلْنَا مَكَّةَ
شَرَّفَهَا ٱللهُ تَعَالَىٰ ذَهَبَتِ ٱلْمَرَاضِعُ يَلْتَمِسْنَ ٱلْأَطْفَالَ وَقَدْ بَقِيتُ
أَنَا وَسَبْعُ مَرَاضِعَ فَلَقِيَنَا عَبْدُ ٱلْمُطَّلِبِ فَقَالَ : إِنَّ عِنْدِي وَلَدًا
فَتَعَالَيْنَ حَتَّىٰ تَنْظُرْنَهُ فَمَنْ كَانَ لَهَا فِيهِ نَصِيبٌ فَلْتَأْخُذْهُ قَالَتْ حَلِيمَةُ
فَذَهَبْنَا مَعَهُ فَلَمَّا نَظَرْنَاهُ جَعَلَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ تَقُولُ أَنَا أُرْضِعُهُ
وَتَقَدَّمْنَ إِلَيْهِ فَأَعْرَضَ عَنْهُنَّ فَتَقَدَّمْتُ إِلَيْهِ فَحِينَ رَآنِي تَبَسَّمَ
وَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَوَضَعْتُهُ فِي حِجْرِي وَنَاوَلْتُهُ ثَدْيِيَ ٱلْأَيْمَنَ فَشَرِبَهُ
فَنَاوَلْتُهُ ٱلْأَيْسَرَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ﷺ لِعِلْمِهِ أَنَّ لَهُ شَرِيكًا فَازْدَدْتُ
فِيهِ حُبًّا وَرَغْبَةً فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَذْهَبَ بِهِ قَالَ عَبْدُ ٱلْمُطَّلِبِ إِنَّهُ
يَتِيمٌ مَاتَ وَالِدُهُ ★ فَقُلْتُ أَمْهِلْنِي حَتَّىٰ أُشَاوِرَ بَعْلِيَ ٱلْحَارِثَ فِي
ذَٰلِكَ ★ ثُمَّ ذَهَبْتُ إِلَىٰ بَعْلِي وَقَصَصْتُ عَلَيْهِ ٱلْخَبَرَ ★ فَقَالَ إِفْعَلِي
عَسَىٰ ٱللهُ أَنْ يَجْعَلَ فِيهِ ٱلْبَرَكَةَ لَنَا فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَأَخَذْتُهُ وَوَضَعْتُهُ

فِي حِجْرِي فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ ثَدْيِي فَلَمَّا أَصْبَحْتُ قَدَّمَ لِي بَعْلِي الْأَتَانَ وَكَانَ لِلْمَرَاضِعِ سَبْعُونَ أَتَانًا لَمْ يَكُنْ فِيهِنَّ أَضْعَفُ مِنْ أَتَانِي فَرَكِبْتُهَا وَوَضَعْتُهُ ﷺ أَمَامِي وَإِذَا بِالْأَتَانِ قَدْ نَشِطَتْ وَصَارَتْ تَسْبِقُ الْأُتُنَ جَمِيعًا فَتَعَجَّبَ النَّاسُ مِنْ ذَلِكَ وَفَرِحْتُ بِمُحَمَّدٍ ﷺ

تَهَنَّيْ بِالْفَضَائِلِ يَا حَلِيمَةْ لَقَدْ فُزْتِ بِأَلْطَافٍ عَمِيمَةْ
وَقَدْ أَضْحَتْ أُمُورُكِ مُسْتَقِيمَةْ فَمَا أَحْلَاهُ خِلْقَتُهُ عَظِيمَةْ
لَكِ الْبُشْرَى فَطِيبِي يَا حَلِيمَةْ

حَظِيتِ بِالسُّرُورِ وَبِالتَّهَانِي وَقَدْ نِلْتِ بِهِ كُلَّ الْأَمَانِي
نَبِيٌّ قَدْ حَوَى كُلَّ الْمَعَانِي لَقَدْ فُزْتِ بِطَلْعَتِهِ الْوَسِيمَةْ
لَكِ الْبُشْرَى فَطِيبِي يَا حَلِيمَةْ

لَكِ التَّوْفِيقُ قَدْ نِلْتِ الرَّضَاعَةْ بِخَيْرِ الْخَلْقِ فُزْتِ بِالشَّفَاعَةْ
وَمِنْ أَوْصَافِهِ حُسْنُ الْقَنَاعَةْ تَهَنَّيْ بِالنَّعِيمِ أَنْتِ مُقِيمَةْ
لَكِ الْبُشْرَى فَطِيبِي يَا حَلِيمَةْ

كَفَلْتِ الْمُصْطَفَى الْهَادِي الْمُهْدَى نَبِيٌّ بِالْمَكَارِمِ قَدْ تَرَدَّى
يَغَارُ الْبَدْرُ مِنْهُ إِذَا تَبَدَّى حَوَى بِالْوَجْهِ أَوْصَافًا كَرِيمَةْ
لَكِ الْبُشْرَى فَطِيبِي يَا حَلِيمَةْ

٣٢

عَرُوسُ جَمَالِهِ فِي الْكَوْنِ تُجْلَى وَآيَاتُ الْمَكَارِمِ فِيهِ تُتْلَى
حَبِيبٌ بِالتَّوَاصُلِ قَدْ تَمَلَّى مَفَاخِرُهُ لَقَدْ ظَهَرَتْ عَظِيمَةْ
لَكِ الْبُشْرَى فَطِيبِي يَا حَلِيمَةْ

نَبِيٌّ نُورُهُ فِي الْحُسْنِ لَائِحْ حَبِيبٌ طِيبُهُ فِي الْكَوْنِ فَائِحْ
وَفِي أَوْصَافِهِ تُتْلَى الْمَدَائِحْ وَمِنْ بَرَكَاتِهِ صِرْتِ مُقِيمَةْ
لَكِ الْبُشْرَى فَطِيبِي يَا حَلِيمَةْ

بِدَارِ ٱلْخُلْدِ مَنْ صَلَّىٰ عَلَيْهِ   وَآثَارُ ٱلرِّضَا ظَهَرَتْ عَلَيْهِ
نَعِيمٌ زَائِدٌ يَسْعَىٰ إِلَيْهِ   وَحُورٌ فِي ٱلْجِنَانِ لَهُ خَدِيمَةْ
لَكِ ٱلْبُشْرَىٰ فَطِيبِي يَا حَلِيمَةْ

قَالَتْ حَلِيمَةُ فَمَا مَرَرْتُ عَلَىٰ شَجَرٍ وَلَا عَلَىٰ حَجَرٍ وَلَا عَلَىٰ مَدَرٍ إِلَّا وَيَقُولُ بُشْرَاكِ يَا حَلِيمَةُ ★ وَصِرْتُ أَنَا فِي عَجَبٍ مِمَّا رَأَيْتُهُ وَقَدْ أَخَذَنِي ٱلطَّرَبُ وَنُورُ سَيِّدِ ٱلْأَنَامِ قَدْ أَزَالَ عَنِّي حِنْدِسَ ٱلظَّلَامِ فَلَمْ أَزَلْ أَمْشِي فِي أَنْوَارِهِ ﷺ ★ حَتَّىٰ وَصَلْتُ إِلَىٰ بَيْتِي وَقَدْ أَضَاءَ مَا حَوْلِي فَلَمَّا نَظَرَ بَنُو سَعْدٍ إِلَىٰ تِلْكَ ٱلْأَنْوَارِ: قَالُوا يَا حَلِيمَةُ مَا هٰذَا ٱلنُّورُ ٱلسَّاطِعُ ؟

شِعْرٌ

لَمَّا حَلِيمَةُ حَقَّقَتْ   أَنْوَارَهُ قَدْ أَشْرَقَتْ
فَرِحَتْ وَقَامَتْ عَانَقَتْ   خَيْرَ ٱلْأَنَامِ نَبِيَّنَا
دور: وَتَقُولُ قَدْ زَالَ ٱلْعَنَا   عَنَّا وَقَدْ جَاءَ ٱلْهَنَا
يَا فَوْزَنَا يَا سَعْدَنَا   بِمُحَمَّدٍ نِلْنَا ٱلْمُنَىٰ
دور: نُورُ ٱلْوُجُودِ ٱلْمُصْطَفَىٰ   شَمْسُ ٱلنُّهَىٰ مَعْنَى ٱلصَّفَا
كَنْزُ ٱلْعَطَا سِرُّ ٱلْوَفَا   أَضْحَىٰ رَضِيعًا عِنْدَنَا
دور: بُشْرَىٰ لَهَا قَدْ أُسْعِدَتْ   وَعَنِ ٱلْمَخَاوِفِ أُبْعِدَتْ
وَمِنَ ٱلْكَرِيمِ أُوعِدَتْ   بِرَضَاعِ أَحْمَدَ خَيْرِنَا
دور: ٱللهُ شَرَّفَ قَدْرَهُ   فِينَا وَأَعْلَنَ فَخْرَهُ
يَا صَاحِ كَرِّرْ ذِكْرَهُ   فَهَوَايَا أَجْمَعُهُ هُنَا
دور: إِنْ رُمْتَ سَعْدًا لُذْ بِهِ   فَٱلسَّعْدُ حُبُّ جَنَابِهِ
يَا رَبِّ أَسْعِدْنَا بِهِ   يَوْمَ ٱلْحِسَابِ جَمِيعَنَا

قَالَتْ حَلِيمَةُ ، وَكَانَ ﷺ ★ يَشِبُّ شَبَابًا لَا يُشْبِهُهُ أَحَدٌ مِنَ

الأَطْفَالِ★ وَلَمَّا بَلَغَ سَنَتَيْنِ فَأَوَّلُ كَلَامٍ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: اللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا وَلَمَّا بَلَغَ أَرْبَعَ سِنِينَ قَدِمْنَا بِهِ عَلَى أُمِّهِ وَنَحْنُ أَحْرَصُ شَيْءٍ عَلَيْهِ★ فَقُلْنَا لَوْ تَرَكْتِهِ عِنْدَنَا فَإِنَّا نَخْشَى عَلَيْهِ وَنُرَبِّيهِ مَا أَمْكَنَ وَمَا قَصَدْنَا إِلَّا بَرَكَتَهُ★ فَرَدَّتْهُ مَعَنَا★ وَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ الأَيَّامِ قَالَ لِي يَا أُمَّاهُ إِنَّ إِخْوَتِي لَا أَرَاهُمْ فِي النَّهَارِ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّهُمْ يَرْعَوْنَ غَنَمًا حَوْلَ بُيُوتِنَا فَقَالَ أَرْسِلِينِي مَعَهُمْ فَعَمَدْتُ إِلَى خَرَزَةِ جَذْعٍ فَعَلَّقْتُهَا عَلَيْهِ مِنَ الْعَيْنِ وَأَخَذَ عَصًا وَخَرَجَ كَمَا تَخْرُجُ الرُّعَاةُ وَلَمَّا كَانَ يَعُودُ فِي كُلِّ عَشِيَّةٍ مِنَ الْمَرْعَى أَسْأَلُ عَنْ حَالِهِ فَيَقُولُونَ: إِنَّا نُشَاهِدُ مِنْهُ آيَاتٍ عَجِيبَةً إِنْ مَشَى عَلَى يَابِسٍ اخْضَرَّ لِوَقْتِهِ وَلَا يَمُرُّ عَلَى شَجَرٍ وَلَا حَجَرٍ إِلَّا وَسَلَّمَ عَلَيْهِ★ قَالَتْ حَلِيمَةُ★ وَلَمَّا كَانُوا فِي بَعْضِ الأَيَّامِ يَرْعَوْنَ الأَغْنَامَ وَلَا أَنْظُرُ إِلَّا وَأَخُوهُ يَشْتَدُّ فَزِعًا وَيُنَادِي يَا أُمَّاهُ وَيَا أَبَاهُ أَدْرِكَا أَخِي الْقُرَشِيَّ فَقَدْ أَخَذَهُ رَجُلَانِ فَشَقَّا بَطْنَهُ قَالَتْ: فَخَرَجْنَا فَوَجَدْنَاهُ مُتَغَيِّرًا لَوْنُهُ★ فَقُلْتُ★ لَهُ مَا بِكَ يَا بُنَيَّ

٣٤ فَقَالَ لِي يَا أُمَّاهُ قَدْ جَاءَنِي رَجُلَانِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيضٌ وَمَعَهُمَا طِشْتٌ مِنْ ذَهَبٍ مَمْلُوءٍ ثَلْجًا فَشَقَّا بَطْنِي وَأَخْرَجَا مِنْهُ عَلَقَةً سَوْدَاءَ فَطَرَحَاهَا وَقَالَا هٰذَا حَظُّ الشَّيْطَانِ مِنْكَ يَا حَبِيبَ اللّٰهِ ثُمَّ غَسَلَا قَلْبِي بِذٰلِكَ الثَّلْجِ وَلَا أَجِدُ لَهُ أَلَمًا ثُمَّ خَتَمَا عَلَيْهِ مِنْ نُورٍ وَإِنِّي لَأَجِدُ بَرْدَ الْخَاتَمِ بَيْنَ أَضْلُعِي ثُمَّ أَقْبَلَ بَنُو سَعِيدٍ يُقَبِّلُونَهُ وَيَسْأَلُونَهُ عَنْ حَالِهِ فَصَارَ يُخْبِرُهُمْ فَتَعَجَّبَ الْقَوْمُ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ قِيلَ لِي يَا حَلِيمَةُ أَرْجِعِيهِ إِلَى جَدِّهِ وَأُمِّهِ فَإِنَّا نَخَافُ عَلَيْهِ قَالَتْ حَلِيمَةُ فَأَتَيْنَا بِهِ إِلَى أُمِّهِ★ فَقَالَتْ لَهُمَا مَا رَدَّكُمَا بِهِ وَقَدْ كُنْتُمَا حَرِيصَيْنِ عَلَيْهِ★ فَأَخْبَرَاهَا بِمَا

جَرَى ★ فَقَالَتِ ٱسْتَخْوَفْتُمَا عَلَيْهِ مِنَ ٱلشَّيْطَانِ كَلَّا وَٱللهِ مَا لِلشَّيْطَانِ عَلَيْهِ مِنْ سَبِيلٍ ★ وَإِنَّ لِابْنِي هٰذَا لَشَأْنًا عَظِيمًا ★ فَدَعِيهِ عَنْكِ وَٱنْصَرِفِي ★ قَالَتْ حَلِيمَةُ: فَلَمَّا بَلَغَ مِنَ ٱلْعُمُرِ سِتَّ سِنِينَ تُوُفِّيَتْ أُمُّهُ بِالْأَبْوَاءِ ★ وَهِيَ قَرْيَةٌ بَيْنَ مَكَّةَ وَٱلْمَدِينَةِ ★ وَكَفِلَهُ جَدُّهُ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ فَلَمَّا كَمُلَ لَهُ مِنَ ٱلْعُمُرِ ثَمَانُ سِنِينَ مَاتَ جَدُّهُ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ ★ وَكَفِلَهُ عَمُّهُ أَبُوطَالِبٍ فَلَمَّا كَمُلَ لَهُ مِنَ ٱلْعُمُرِ عَشْرُ سِنِينَ أَتَاهُ مِنَ ٱللهِ ٱلْفَخْرُ وَٱلْوَقَارُ وَكَانَ إِذَا مَشَى تُظَلِّلُهُ غَمَامَةٌ بَيْضَاءُ تَقِفُ مَعَهُ إِذَا وَقَفَ وَتَسِيرُ مَعَهُ إِذَا سَارَ فَلَمَّا كَمُلَ لَهُ مِنَ ٱلْعُمُرِ أَرْبَعُونَ سَنَةً أَرْسَلَهُ ٱللهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ ★ ﷺ وَعَلَى آلِهِ وَكُلِّ نَاسِجٍ عَلَى مِنْوَالِهِ آمِين .

٣٥

شِعْرٌ

فِي كُلِّ آنٍ حَسْبُنَا ... مَوْلَى الْوَرَى الْمُبْدِي الْمُعِيدْ
ذُو الْاِمْتِنَانِ رَبُّنَا ... وَٱلْعَفْوِ فِي يَوْمِ الْوَعِيدْ
حَيٌّ عَلِيمٌ وَاحِدٌ ... بَاقٍ غَنِيٌّ مَاجِدٌ
عَدْلٌ إِلٰهٌ وَاجِدٌ ... بَرٌّ رَؤُوفٌ بِالْعَبِيدْ
يَا مَنْ إِذَا دُعِيَ أَجَابْ ... اِكْشِفْ لَنَا هٰذَا ٱلْحِجَابْ
وَٱسْمَحْ بِوَصْلٍ لِلْجَنَابْ ... وَأَعْطِنَا ٱلْحُسْنَى وَزِيدْ
أَنْتَ ٱلْقَدِيمُ فِي ٱلْأَزَلْ ... أَنْتَ ٱللَّطِيفُ لَمْ تَزَلْ
عَنَّا أَزِلْ مَا قَدْ نَزَلْ ... مِنْ فَادِحِ ٱلْخَطْبِ الشَّدِيدْ
وَلِلنَّبِي صَلِّ يَا سَلَامْ ... مِنَّا صَلَاةً مَعْ سَلَامْ
يَوْمَ ٱلْجَزَا اَمْنَحْنَا السَّلَامْ ... مِمَّا نَخَافُ يَا مَجِيدْ
وَٱلْآلِ وَٱلصَّحْبِ ٱلْأُسُودْ ... شَادُوا بِهِ بِيضٌ وَسُودْ
لَاسِيَّمَا مَاحِي الْحَسُودْ ... سَيْفُ ٱلْإِلٰهِ ٱبْنُ الْوَلِيدْ

استغفار الشيخ العلمي

بسم الله الرحمن الرحيم

أَسْتَغْفِرُ اللهَ مِنْ إِثْمِي وَمِنْ زَلَلِي ... وَمِنْ وُجُودِي وَمِنْ عِلْمِي وَمِنْ عَمَلِي

أَسْتَغْفِرُ اللهَ لا أُحْصِي عَلَيْهِ ثَنا ... سُبْحانَهُ إِذْ هُوَ الْمُثْنِي مِنَ الْأَزَلِ

أَسْتَغْفِرُ اللهَ جَلَّ اللهُ خالِقُنا ... عَنِ الشَّبِيهِ وَعَنْ ضِدٍّ وَعَنْ مَثَلِ

أَسْتَغْفِرُ اللهَ مِنْ قَوْلِي أَنا وَمَعِي ... وَلِي وَعِنْدِي وَمِنْ حَوْلِي وَمِنْ حِيَلِي

أَسْتَغْفِرُ اللهَ مِنْ كُلِّي بِأَجْمَعِهِ ... وَمِنْ تَحَوُّلِ حالِي حالَةَ الْكَسَلِ

أَسْتَغْفِرُ اللهَ مِنْ شِعْرِي وَمِنْ بَشَرِي ... وَمِنْ شُهُودِي لِفِكْرٍ مُبْعِدِ الْأَمَلِ

أَسْتَغْفِرُ اللهَ مِمَّا لَسْتُ أَعْلَمُهُ ... مِنَ الْخَطايا وَمِنْ عَمْدٍ وَمِنْ زَلَلِ

أَسْتَغْفِرُ اللهَ مِنْ عُمْرٍ يَضِيعُ سُدًى ... مِنْ غَيْرِ نَفْعٍ غَدًا فِي مَوْقِفِ الْخَجَلِ

أَسْتَغْفِرُ اللهَ مِنْ سِرِّي وَمِنْ عَلَنِي ... وَمِنْ تَقَلُّبِ قَلْبِي حالَةَ الْمَلَلِ

أَسْتَغْفِرُ اللهَ مِنْ سُوئِي وَمِنْ سَخَطِي ... وَمِنْ رِضائِي وَمِنْ حِلْمِي وَمِنْ عَدَلِي

أَسْتَغْفِرُ اللهَ مِنْ قَوْلٍ إِذا عَدَلَتْ ... فِيهِ الْخَواطِرُ زَهْوًا نَحْوَ مُؤْتَمَلِي

أَسْتَغْفِرُ اللهَ مِنْ حالٍ إِذا وَرَدَتْ ... وَخالَطَتْها دَواعِي النَّفْسِ بِالْعَجَلِ

أَسْتَغْفِرُ اللهَ مِنْ سِرٍّ يُخالِفُهُ ... ما فِي الظَّواهِرِ عَنْ عَمْدٍ وَعَنْ خَلَلِ

أَسْتَغْفِرُ اللهَ مِنْ ظَنٍّ يَبُوءُ غَدًا ... بِالْخِزْيِ صاحِبُهُ وَالْإِثْمِ وَالْوَجَلِ

أَسْتَغْفِرُ اللهَ مِنْ ذِكْرِي إِذَا خَطَرَتْ ... فِيهِ الظُّنُونُ وَجَالَتْ فِيهِ بِالْعِلَلِ
أَسْتَغْفِرُ اللهَ مِنْ عَيْنِي إِذَا نَظَرَتْ ... شَيْئاً وَمَا اعْتَبَرَتْ فِي سُرْعَةِ الْأَجَلِ
أَسْتَغْفِرُ اللهَ مِنْ سِرِّي إِذَا شَهِدَتْ ... غَيْرَ الْمُهَيْمِنِ جَلَّ اللهُ عَنْ مَثَلِ
أَسْتَغْفِرُ اللهَ مِن أُذْنِي إِذَا سَمِعَتْ ... صَوْتاً وَلَمْ تَفْتَهِمْ مَعْنًى لِمُنْتَحِلِ
أَسْتَغْفِرُ اللهَ مِنْ نُطْقِي إِذَا بَرَزَتْ ... مِنْ غَيْرِ ذِكْرٍ كَذَا فِي اللَّغْوِ وَالْجَدَلِ
أَسْتَغْفِرُ اللهَ مِنْ نَفْسِي وَمِنْ نَفَسِي ... إِنْ لَمْ يَسِيرَا لِسُبْلِ الْخَيْرِ وَالْعَدَلِ
أَسْتَغْفِرُ اللهَ مِنْ طَبْعِي وَمِنْ طَمَعِي ... إِنْ لَمْ يُصَانَا عَنِ التَّلْبِيسِ وَالْحِيَلِ
أَسْتَغْفِرُ اللهَ مِنْ خَلْقِي وَمِنْ خُلُقِي ... إِنْ لَمْ يُزَانَا بِحُسْنِ الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ
أَسْتَغْفِرُ اللهَ مِنْ يَدِي إِذَا بَطَشَتْ ... بِالْإِفْكِ فِي غَيْرِ حَقِّ اللهِ وَالْخَلَلِ
أَسْتَغْفِرُ اللهَ مِنْ رِجْلِي إِذَا انْتَشَرَتْ ... فِي الْأَرْضِ تَسْعَى لِغَيْرِ اللهِ وَاخَجَلِي
أَسْتَغْفِرُ اللهَ مِمَّا حَاكَ فِي خَلَدِي ... مِمَّا يُخَالِفُ سَيْرَ السَّادَةِ الْأُوَلِ
أَسْتَغْفِرُ اللهَ غُفْرَاناً يُخَلِّصُنَا ... عِنْدَ الشَّدَائِدِ مِنْ جُرْمٍ وَمِنْ خَطَلِ
أَسْتَغْفِرُ اللهَ تَعْدَادَ النُّجُومِ عَلَى ... مَمَرِّ أَوْقَاتِهَا مِنْ سَالِفِ الْأَزَلِ
أَسْتَغْفِرُ اللهَ عَدَّ الْقَطْرِ أَجْمَعِهِ ... وَالذَّرِّ وَالنَّمْلِ وَالْأَشْبَاحِ وَالْمُقَلِ
أَسْتَغْفِرُ اللهَ عَدَّ الْخَلْقِ قَاطِبَةً ... وَعَدَّ أَنْفَاسِهِمْ فِي السَّهْلِ وَالْجَبَلِ
أَسْتَغْفِرُ اللهَ تَعْدَادَ الْبِحَارِ وَمَا ... فِيهَا مِنَ الْخَلْقِ وَالْأَمْوَاجِ وَالْقُلَلِ
أَسْتَغْفِرُ اللهَ تَعْدَادَ الرِّيَاحِ وَمَا ... جَادَتْ عَلَيْنَا بِهِ مِنْ وَابِلٍ هَطِلِ
أَسْتَغْفِرُ اللهَ مَا قَامَ الْجِهَادُ عَلَى ... أَهْلِ الْعِنَادِ بِسَيْفِ الْفَارِسِ الْبَطَلِ

أَسْتَغْفِرُ اللهَ مَا سَارَ الْحَجِيجُ إِلَى	أَرْضِ الْحِجَازِ لِوَضْعِ الْإِثْمِ وَالزَّلَلِ
أَسْتَغْفِرُ اللهَ تَعْدَادَ النَّبَاتِ وَمَا	فِيهَا مِنَ الْحَبِّ وَالْأَزْهَارِ وَالسُّبُلِ
أَسْتَغْفِرُ اللهَ تَعْدَادَ الطُّيُورِ وَتَعْـ	ـدَادَ الْوُحُوشِ وَعَدَّ النَّحْلِ وَالْحَجَلِ
أَسْتَغْفِرُ اللهَ تَعْدَادَ الْعُلُومِ إِذَا	مَا ضُوعِفَتْ بِازْدِيَادِ الْبِرِّ وَالْعَمَلِ
أَسْتَغْفِرُ اللهَ تَعْدَادَ الْهَوَامِ وَمَا	فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ مِنْ حُوتٍ وَمِنْ حَجَلِ
أَسْتَغْفِرُ اللهَ مِنْ قَوْلِي وَمِنْ عَمَلِي	إِنْ لَمْ يَكُنْ خَالِصًا مِنْ سَائِرِ الْعِلَلِ
أَسْتَغْفِرُ اللهَ مِنْ كُلِّ الْوُجُودِ إِذَا	شَاهَدْتُهُ قَبْلَ مُبْدِيهِ مِنَ الْأَزَلِ
وَاغْفِرْ لِنَاظِمِهَا وَالْعُطْفِ بِقَارِئِهَا	وَاسْمَحْ لِسَامِعِهَا بِالْمُصْطَفَى الْبَطَلِ
عُبَيْدُكَ الْعَلَمِي وَافَاكَ مُفْتَقِرًا	يَرْجُو نَوَالَكَ يَا ذُخْرِي وَيَا أَمَلِي
فَامْنُنْ عَلَيْهِ بِآلَاءٍ مُضَاعَفَةٍ	وَأَمِّنْهُ يَا رَبِّ مِنْ خِزْيٍ وَمِنْ وَجَلِ
وَآلِهِ وَمُحِبِّيهِ وَجِيرَتِهِ	وَجَمْعِ إِخْوَانِهِ مِنْ فَيْضِكَ الْهَطِلِ
كَذَاكَ لِلْمُسْلِمِينَ الْكُلِّ أَجْمَعِهِمْ	بِالْكُتْبِ وَالْأَنْبِيَا يَا غَافِرَ الزَّلَلِ
ثُمَّ الصَّلَاةُ عَلَى الْمُخْتَارِ سَيِّدِنَا	كَنْزِ الْوُجُودِ مَلَاذِ الْخَلْقِ وَالرُّسُلِ
مُحَمَّدِ الْمُجْتَبَى الْمَبْعُوثِ مِنْ مُضَرٍ	مَنْ جَاءَنَا رَحْمَةً فِي أَوْضَحِ السُّبُلِ
كَذَا سَلَامٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ يَرْفَعُهُ	أَرْقَى مَقَامٍ لَهُ عِنْدَ الْإِلٰهِ عَلِي
ثُمَّ الرِّضَا عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعَنْ عُمَرٍ	كَذَاكَ عُثْمَانَ مَعْ زَوْجِ الْبَتُولِ عَلِي
وَالْآلِ وَالصَّحْبِ وَالْأَتْبَاعِ أَجْمَعِهِمْ	وَوَالِدَيَّ وَأَشْيَاخِي وَكُلِّ وَلِي
وَاجْعَلْ إِلٰهِي عَلَى التَّوْحِيدِ قَبْضَتَنَا	وَالصِّدْقَ فِي الْقَوْلِ وَالْإِخْلَاصَ فِي الْعَمَلِ

تمت هذه الاستغفارة المقبولة ان شاء الله تعالى

رِيمٌ على القاعِ بينَ البانِ والعلمِ ... أحلَّ سفكَ دمي في الأشهرِ الحُرُمِ

لمّا رنا حدّثتني النفسُ قائلةً ... يا ويحَ جنبِكَ بالسهمِ المُصيبِ رُمي

جحدتُها وكتمتُ السهمَ في كبدي ... جُرحُ الأحبّةِ عندي غيرُ ذي ألمِ

يا لائمي في هواهُ والهوى قدرٌ ... لو شفّكَ الوجدُ لم تعدِلْ ولم تلُمِ

لقد أنلتُكَ أذناً غيرَ واعيةٍ ... وربَّ منتصِبٍ والقلبُ في صممِ

يا ناعِسَ الطرفِ لا ذُقتَ الهوى أبداً ... أسهرتَ مضناكَ في حفظِ الهوى فنمِ

يا نفسُ دنياكِ تُخفي كلَّ مبكيةٍ ... وإنْ بدا لكِ منها حُسنُ مبتسمِ

صلاحُ أمرِكَ للأخلاقِ مرجعُهُ ... فقوّمِ النفسَ بالأخلاقِ تستقمِ

والنفسُ من خيرِها في خيرِ عاقبةٍ ... والنفسُ من شرِّها في مرتعٍ وخِمِ

إنْ جلَّ ذنبي عنِ الغفرانِ لي أملٌ ... في اللهِ يجعلُني في خيرِ معتصمِ

ألقي رجائي إذا عزَّ المجيرُ على ... مفرّجِ الكربِ في الدارينِ والغممِ

إذا خفضتُ جناحَ الذلِّ أسألُهُ ... عزَّ الشفاعةِ لم أسألْ سوى أَمَمِ

وإنْ تقدّمَ ذو تقوى بصالحةٍ ... قدّمتُ بينَ يديهِ عبرةَ الندمِ

لزمتُ بابَ أميرِ الأنبياءِ ومَنْ ... يُمسِكْ بمفتاحِ بابِ اللهِ يغتنمِ

محمّدٌ صفوةُ الباري ورحمتُهُ ... وبغيةُ اللهِ من خلقٍ ومن نسمِ

ونُوديَ اقرأْ تعالى اللهُ قائلُها ... لم تتّصلْ قبلَ من قيلتْ له بفمِ

هناكَ أذّنَ للرحمانِ فامتلأتْ ... أسماعُ مكّةَ من قدسيّةِ النغمِ

سرتْ بشائرُ بالهادي ومولدِهِ ... في الشرقِ والغربِ مسرى النورِ في الظُّلَمِ

أتيتَ والناسُ فوضى لا تمرُّ بهم ... إلّا على صنمٍ قد هامَ في صنمِ

أسرى بكَ اللهُ ليلاً إذ ملائكُهُ ... والرُّسْلُ في المسجدِ الأقصى على قدمِ

لمّا خطرتَ بهمْ لفّوا بسيّدِهمْ ... كالشُّهبِ بالبدرِ أو كالجندِ بالعلمِ

صَلَّى وَرَاءَكَ مِنْهُمْ كُلُّ ذِي خَطَرٍ — وَمَنْ يَفُزْ بِحَبِيبِ اللهِ يَأْتَمِمِ

حَبَتِ السَّمٰوَاتِ أَوْ مَا فَوْقَهُنَّ بِهِنَّ — عَلَى مُنَوَّرَةٍ دُرِّيَّةِ اللُّجُمِ

مَشِيئَةُ الْخَالِقِ الْبَارِي وَصَنْعَتُهُ — وَقُدْرَةُ اللهِ فَوْقَ الشَّكِّ وَالتُّهَمِ

حَتَّى بَلَغْتَ سَمَاءً لَا يُطَارُ لَهَا — عَلَى جَنَاحٍ وَلَا يُسْعَى عَلَى قَدَمِ

وَقِيلَ كُلُّ نَبِيٍّ عِنْدَ رُتْبَتِهِ — وَيَا مُحَمَّدُ هٰذَا الْعَرْشُ فَاسْتَلِمِ

يَارَبِّ هَبَّتْ شُعُوبٌ مِنْ مَنِيَّتِهَا — وَاسْتَيْقَظَتْ أُمَمٌ مِنْ رَقْدَةِ الْعَدَمِ

رَأَى قَضَاؤُكَ فِينَا رَأْيَ حِكْمَتِهِ — أَكْرِمْ بِوَجْهِكَ مِنْ قَاضٍ وَمُنْتَقِمِ

وَالْطُفْ لِأَجْلِ رَسُولِ الْعَالَمِينَ بِنَا — وَلَا تَزِدْ قَوْمَهُ خَسْفًا وَلَا تُسِمِ

يَارَبِّ أَحْسَنْتَ بَدْءَ الْمُسْلِمِينَ بِهِ — فَتَمِّمِ الْفَضْلَ وَامْنَحْ حُسْنَ مُخْتَتَمِ

(٦٥) لِلشَّيْخِ الْبُرَعِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي مَدْحِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

يَارَبِّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ الْمُجْتَبَى * مَا غَرَّدَتْ فِي الْأَيْكِ سَاجِعَةُ الرُّبَا

يَارَبِّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ وَآلِهِ * مَا لَاحَ بَرْقٌ فِي الْأَبَاطِحِ أَوْ خَبَا

يَارَبِّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ وَآلِهِ * مَا أَمَّتِ الزُّوَّارُ نَحْوَكَ يَثْرِبَا

يَارَبِّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ وَآلِهِ * مَا قَالَ ذُو كَرَمٍ لِضَيْفٍ مَرْحَبَا

يَارَبِّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ وَآلِهِ * مَا كَوْكَبٌ فِي الْجَوِّ قَابَلَ كَوْكَبَا

بِاللهِ يَا مُتَلَذِّذِينَ بِذِكْرِهِ * صَلُّوا عَلَيْهِ كَمَا أَحَقَّ وَأَوْجَبَا

صَلُّوا عَلَى الْمُخْتَارِ فَهُوَ شَفِيعُكُمْ * فِي يَوْمِ يُبْعَثُ كُلُّ طِفْلٍ أَشْيَبَا

صَلُّوا عَلَى مَنْ ظَلَّلَتْهُ غَمَامَةٌ * وَالْجِذْعُ حَنَّ لَهُ وَأَفْصَحَ الظِّبَا

صَلُّوا عَلَى مَنْ تَدْخُلُونَ بِجَاهِهِ * دَارَ السَّلَامِ وَتَبْلُغُونَ الْمَطْلَبَا

صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا وَتَرَحَّمُوا * وَرِدُوا بِهِ حَوْضَ الْكَرَامَةِ مَشْرَبَا

صَلَّى وَسَلَّمَ ذُو الْجَلَالِ عَلَيْكَ يَا * مَنْ نُورُ طَلْعَتِهِ يَشُقُّ الْغَيْهَبَا

علامہ الحاج ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری سیالکوٹی کی محققانہ تصانیف

الانوار المحمدیہ ۱۰۰ روپے	سیرت غوث الثقلین ۷۵ روپے	اہلسنت وجماعت کون ہیں؟ ۷۵ روپے
گیارہویں شریف ۷۵ روپے	ہاتھ پاؤں چومنے کا ثبوت ۵۰ روپے	وہابی مذہب ۲۲۵ روپے
وہابیت کا پوسٹ مارٹم ۶۶ روپے	ختم غوثیہ کا جواز ۳۵ روپے	مدلل تقریریں ۷۵ روپے
تبلیغی جماعت سے اختلاف کیوں؟ ۳۰ روپے	الوہابیت ۸۱ روپے	نجد سے قادیان براستہ دیوبند ۷۵ روپے

خلفائے ثلاثہ اور اہل بیت اطہار کے تعلقات اور رشتہ داریاں
۲۰ روپے

قصر وہابیت پر بم ۴۵ روپے	عقائد وہابیہ ۶۰ روپے	وہابی توحید ۳۰ روپے	فرقہ ناجیہ ۲۰ روپے
مخالفین پاکستان ۲۰ روپے	وہابیت و مرزائیت ۲۰ روپے	مرزا قادیانی کی حقیقت ۱۵ روپے	

علامہ الحاج ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری سیالکوٹی کی محققانہ تصانیف

الانوار المحمدیہ فی السیرۃ المصطفویہ (حصہ اول)
نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانیت و اولیت کا بیان انبیاء کرام علیہم السلام کا آپ کی آمد آمد کا تذکرہ کرنا، کتب سابقہ میں نبی پاک کی بشارات اور غیر مسلموں کی کتب سے رفعت مصطفیٰ کا بیان ہے، سیرت پر دور حاضرہ کی محققانہ کتاب ہے، چار سو کتب کے حوالہ جات درج ہیں، -/۳۶ روپے

سیرت خلفاء راشدین علیہم الرضوان
قرآن وحدیث مستند مفسرین اور محدثین کی کتب کے حوالہ جات سے سیرت درج کی گئی ہے، نیز کتب شیعہ سے بھی خلفاء راشدین کی عظمت اور انکا کردار بیان کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ آئمہ اہلبیت کے دلوں میں ان حضرات کا کتنا وقار تھا، ہدیہ -/۳۰ روپے

سیرت غوث الثقلین: غوث پاک رضی اللہ عنہ کی سیرت پر دور حاضرہ کی بے نظیر اور لاجواب کتاب ہے ایک سو گیارہ مستند کتب کے حوالہ جات درج ہیں۔ ہدیہ -/۲۸ روپے

مدلل تقریریں (حصہ اول) علامہ قادری صاحب کی ولولہ انگیز، بادلائل، موثر تقاریر کا بے نظیر مجموعہ ہے حوالہ جات سے بھرپور مدلل تقاریر ہیں جو کہ عوام و خواص کیلئے یکساں مفید ہیں۔ ہدیہ -/۳۶ روپے

محفل میلاد مصطفیٰ: سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد شریف اور محفل میلاد شریف کی برکات اور اس کے ثبوت پر مدلل کتاب ہے۔ ہدیہ -/۱۰ روپے

وہابی مذہب (حصہ اول): اس کتاب میں وہابیوں کی مکمل تاریخ، ہندوؤں اور انگریزوں سے تعلقات انکی علمی قابلیت کردار اور عقائد باطلہ درج کئے ہیں۔ ۵۵ کتب کے حوالہ جات سے دیوبندیوں اور غیر مقلدین کا انسائیکلوپیڈیا ہے ۴۰ روپے

وہابی مذہب (حصہ دوم): اس کتاب میں وہابیوں کی خود ساختہ تفاسیر اور ان کے فقہی عقائد درج کئے ہیں جنکو پڑھ کر ہر مسلمان کے دل میں نفرت پیدا ہوتی ہے۔ -/۲۷ روپے

عقائد وہابیہ: دیوبندی، مودودی، تبلیغی اور غیر مقلد وہابیوں کے عقائد انکی کتب سے درج کر کے قرآن وحدیث سے ان کا رد کیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ ان کے عقائد باطلہ ہیں۔ -/۱۵ روپے

گیارہویں شریف کا ثبوت: تعصب کو بالائے طاق رکھ کر اس کتاب کا مطالعہ کرنیوالا شخص کبھی بھی گیارہویں شریف کو حرام یا ناجائز نہیں کہے گا۔ سترہ اکابر سے ثبوت درج ہے۔ ہدیہ -/۲۱ روپے

ہاتھ اور پاؤں چومنے کا ثبوت: احادیث شریفہ، مفسرین، محدثین اور محققین کی مستند کتب سے خلفاء راشدین، صحابہ کرام اور اولیاء عظام سے اسکا ثبوت درج کیا ہے ۲۵۰ کتب کے حوالہ جات درج ہیں ۱۵ روپے

فرقہ ناجیہ: ۸۰ مستند کتب کے حوالہ جات سے ثابت کیا ہے کہ اہلسنت وجماعت ہی وہ گروہ ہے جو جنتی ہے۔ نیز اہلسنت وجماعت کے عقائد کا قرآن وسنت سے ثبوت درج ہے۔ ہدیہ -/۶ روپے

اہلسنت وجماعت کون ہیں؟: قرآن وحدیث اور مسلمہ اکابر کی کتب معتبرہ کے حوالہ جات سے یہ ثابت کیا ہے کہ دیوبندی، غیر مقلد، مودودی، تبلیغی جماعت کے حضرات اہلسنت وجماعت نہیں ہیں -/۱۵ روپے

نعمت کبریٰ: علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ کی تصنیف ہے جس میں خلفاء راشدین اور اولیاء امت سے محفل میلاد شریف کا ثبوت درج ہے، عربی اور اردو ہدیہ -/۱۵ روپے

وہابیت اور مرزائیت: اس کتاب میں وہابیوں کے مرزائیوں کے ساتھ تعلقات درج ہیں اور وہابی اکابر کے اسلام کیخلاف فتوے کہ مرزائیوں سے نکاح اور انکے پیچھے نماز جائز ہے درج کئے ہیں -/۶ روپے

ملنے کا پتہ: قادری کتب خانہ، جامع مسجد تحصیل بازار، سیالکوٹ